سلسلہ مرویاتِ صوفیاء ۳

اَلمَرویَاتُ السُّهرَوَردِيّة مِنَ الأَحَادِيثِ النَّبَوِيَّة

(شیخ شہاب الدین السہروردی ؒ کی مرفوع متصل روایات)

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلہ مرویاتِ صوفیاء: ۳

اَلْمَرْوِيَّاتُ السُّهْرَوَرْدِيَّة

مِنَ

الْاَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّة

﴿شیخ شہاب الدین السہروردیؒ کی مرفوع متصل روایات﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ وتخریج:

محمد تاج الدین کالامی، اجمل علی مجددی

منہاج القرآن پبلی کیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695

www.Minhaj.org-sales@Minhaj.org

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

سلسلہ مرویاتِ صوفیاء : ۳

نام کتاب	:	اَلْمَرْوِیَّاتُ السُّهْرَوَرْدِیَّةُ مِنَ الْأَحَادِیْثِ النَّبَوِیَّةِ ﴿شیخ شہاب الدین السہروردیؒ کی مرفوع متصل روایات﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونینِ ترجمہ وتخریج	:	محمد تاج الدین کالامی، اَجمل علی مجدّدی
نظر ثانی	:	پروفیسر محمد نصر اللہ معینی
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	ستمبر 2009ء (1,100)
اِشاعتِ دوم	:	اگست 2010ء (1,100)
قیمت	:	-/150 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور **CDs** سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش **www.MinhajBooks.com**

بسم الله الرحمن الرحیم

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَونَینِ وَالثَّقَلَینِ

وَالْفَرِیقَینِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۹۷۰-۳۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	المحتويات	الصفحة
۞	مُقَدِّمَۃ	١١
۞	﴿الشيخ شهاب الدّين عمر السُّهُرَوَردي رضي الله عنه﴾	٢٥
۞	تعارف	٢٧
۞	آپؒ کے شیوخ	٢٩
۞	آپؒ کے تلامذہ	٣٠
۞	شیخ سہروردیؒ کے بارے میں ائمہ کرام کی آراء	٣٢
۞	آپؒ کی تالیفات	٣٤
۞	عوارف المعارف کا مختصر تعارف	٣٤
۞	عوارف المعارف کی نسبت ائمہ علم کی رائے	٣٧
۞	إسناد المؤلف إلى الشيخ شهاب الدين السهروردي رضي الله عنه	٤٢

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿شیخ شہاب الدین السُّہرَوردی رضی اللہ عنہ تک مؤلّف کی متّصل سند﴾	
۞	**الأحاديث المتّصلة المرفوعة من عوارف المعارف**	٤٧
	﴿عوارف المعارف سے ماخوذ مرفوع متصل اَحادیث﴾	
١.	اَلإِيْمَانُ وَالْفِتَنُ	٤٩
	﴿ایمان اور (اُسے تباہ کرنے والے) فتنے﴾	
٢.	بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ	٥٧
	﴿حضور ﷺ پر نزولِ وحی کا آغاز﴾	
٣.	لُزُوْمُ السُّنَّةِ	٥٩
	﴿سنتِ نبوی ﷺ کا التزام﴾	
٤.	اَلْعِلْمُ	٦٨
	﴿علم کا بیان﴾	
٥.	فَضَائِلُ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم	٧٩

الرقم	المحتویات	الصفحة
	﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل﴾	
٦.	اَلطَّهَارَةُ	٨٤
	﴿طہارت کا بیان﴾	
٧.	اَلصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ	٨٩
	﴿نماز اور روزہ کا بیان﴾	
٨.	اَلأَخْلَاقُ الْحَسَنَةُ	٩٤
	﴿اخلاقِ حسنہ کا بیان﴾	
٩.	اَلإِخْلَاصُ	١٠٠
	﴿اخلاص کا بیان﴾	
١٠.	اَلْمَحَبَّةُ	١٠٥
	﴿محبت کا بیان﴾	
١١.	اَلذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ وَالِاسْتِغْفَارُ	١١٣
	﴿ذکر و دعا اور استغفار کا بیان﴾	
١٢.	اَلْمُجَاهَدَةُ	١٢٢

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿مجاہدہ کا بیان﴾	
١٣.	اَلزُّهْدُ وَالْقَنَاعَةُ	١٢٤
	﴿زہد اور قناعت کا بیان﴾	
١٤.	اَلْفَقْرُ وَالتَّوَاضُعُ	١٣٤
	﴿فقر و تواضع کا بیان﴾	
١٥.	اَلصَّبْرُ وَالْعَفْوُ	١٤٠
	﴿صبر اور درگزر کرنے کا بیان﴾	
١٦.	اَلْجُوْدُ وَالسَّخَاءُ	١٤٣
	﴿فیاضی اور سخاوت کا بیان﴾	
١٧.	اَلْأَدَبُ وَالتَّكْرِيْمُ	١٤٦
	﴿ادب و تکریم بجا لانے کا بیان﴾	
١٨.	اَلْأُخُوَّةُ وَالْفُتُوَّةُ	١٤٨
	﴿اُخوت و مودّت کا بیان﴾	
١٩.	اَلْمِزَاحُ	١٥٢

الرقم	المحتويات	الصفحة
	﴿مزاح کا بیان﴾	
۲۰.	اَللِّبَاسُ	۱۵۶
	﴿حُسنِ لباس کا بیان﴾	
۲۱.	اَلسَّمَاعُ	۱۵۸
	﴿سماع کا بیان﴾	
۲۲.	فَضِيْلَةُ الْمَوْتِ فِی السَّفَرِ	۱٦۰
	﴿حالت سفر میں موت کی فضیلت کا بیان﴾	
۞	مَصَادِرُ التَّخْرِيْج	۱٦۳

مُقدّمہ

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تصوف و طریقت دینِ اسلام سے الگ ایک متوازی دین ہے۔ یہ خیال سراسر کم علمی اور کم فہمی بلکہ جہالت پر مبنی ہے۔ اُمتِ مسلمہ کی چودہ سو سالہ تاریخ میں علمِ حدیث، تفسیر اور فقہ کے کسی شعبے کے اَئمہ کا ایک چھوٹا سا مکتبہ فکر بھی تصوف اور صوفیاء یا اُن کی تعلیمات کا منکر نہیں رہا۔ دوسری اَہم بات یہ ہے کہ تصوف علمی سند کے بغیر وجود میں نہیں آیا۔ معروف اَکابر صوفیاء بیک وقت عالم بھی تھے اور زاہد و متقی بھی۔ طبقۂ علماء کی طرح طبقۂ عرفاء و صلحاء بھی ہمیشہ سے خدمتِ دین میں پیش پیش رہا ہے بلکہ علماء سے دو قدم آگے بڑھ کر صوفیاے کرام نے اُمتِ مسلمہ کو رُشد و ہدایت، علم اور معرفتِ حق، گمراہیوں سے نجات، تطہیرِ باطن اور تہذیبِ اَخلاق کا عملی درس دیا ہے۔ قول کی بجائے کردار و عمل سے ایمان اور اسلام کو درجۂ اِحسان تک پہنچایا اور تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب و باطن کے کٹھن فرائض سرانجام دے کر خدمتِ دین کا فریضہ نبھایا۔ عجیب اِتفاق یہ ہوا کہ صدیوں سے اِن اَئمہ تصوف پر بطور مفسر، محدّث، فقیہ اور مجتہد علمی کام کما حقہ نہیں ہو سکا۔ نتیجتاً تصوف اور ائمہ تصوف کا علمی پہلو عوام و خواص کی نظروں سے اوجھل ہوتا گیا۔ اِس اِعتبار سے اَکابر صوفیاے کرام کی علمی ثقاہت کو متعارف کروانا اہلِ علم و تحقیق کا فرض تھا لیکن اس میں کوتاہی ہوتی رہی۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ صدیوں سے محقق علماء کے ذمے قرض تھا جس کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مرویاتِ صوفیاء کے سلسلہ اشاعت کے ذریعے چکایا ہے۔

ذیل میں ہم موضوع کی مناسبت سے علمی تاریخ کا ایک مختصر جائزہ لے رہے ہیں جس میں ہم ان اَسباب پر اِجمالی روشنی ڈالیں گے جن کی وجہ سے صوفیاے کرام کے

مقابلے میں محدثین اور فقہاء کو زیادہ اعتبار و استناد حاصل رہا۔

قرآن حکیم میں جہاں بھی فرائضِ نبوت و رسالتِ محمدی ﷺ کا تذکرہ فرمایا گیا وہاں کم و بیش ان چار فرائض کا ذکر ضرور آیا ہے:

- تلاوتِ آیات
- تزکیہ نفوس
- تعلیمِ کتاب
- تعلیمِ حکمت

اِرشاد فرمایا گیا:

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَo (۱)

’’اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفسًا و قلبًا) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھےo‘‘

یہ بات قابلِ غور ہے کہ آیت مبارکہ میں بیان شدہ جہات اور فرائض میں سے ہر جہت اور ہر فریضہ ایک طبقہ اُمت کی نشان دہی کر رہا ہے۔ مثلا لوگوں کو حق کی تلقین کرنے والے مبلغین و مصلحینِ اُمت تلاوتِ آیات کے محاذ پر ڈٹے رہے۔ تزکیہ نفوس اور تصفیہ باطن کرنے والے صلحاء اور اَصفیاء اپنے طور پر فریضہ رسالت نبھاتے رہے، تعلیم

(۱) البقرۃ، ۲: ۱۵۱

کتاب و حکمت سے بہرہ ور کرنے والے مجتہدین، مفکرین اور حکماے اُمت ہر عہد میں اس دور کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے تجدید و اِحیاے دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ تینوں طبقات اپنے اپنے دائروں اپنے اپنے مراتب اوراپنے اپنے اَدوار میں دین کی خدمت پر مامور رہے اور آج بھی ہیں۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اِن طبقات میں سے کسی ایک نے دوسرے کے وجود کا انکار کیا ہو یا اپنے علاوہ دوسرے کی نفی کی ہو۔ اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا:

اِنَّمَا يَخۡشَى اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا.[1]

’’بس اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو (ان حقائق کا بصیرت کے ساتھ) علم رکھنے والے ہیں۔‘‘

یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے خشیت کی لازمی صفت کے ساتھ علماء کا تذکرہ فرمایا ہے۔ معروف اور اکابر صوفیاء کا حال بھی یہی تھا کہ وہ بیک وقت عالم بھی تھے اور زاہد و متقی بھی۔ مذکورہ بالا دونوں آیات میں وارثانِ پیغمبر علماء و عرفاء کی ذمہ داریوں کے دائرے مختلف بتائے گئے ہیں مگر ان میں سے کسی ایک دینی طبقہ کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی گئی۔ تاہم یہ ایک تلخ تاریخی حقیقت ہے کہ صدیوں پر محیط، طویل عرصہ سے لاشعوری طور پر علماء اور صوفیاء جیسے امت کے دو بڑے اور محترم طبقوں میں واضح تقسیم پیدا ہوگئی۔ اس امتیاز اور تقسیم کار کے اَسباب اور وُجوہات پر الگ سے تحقیق ہوسکتی ہے، لیکن ہم یہاں ان تمہیدی سطور میں صرف دو بنیادی اَسباب کا تذکرہ ضروری سمجھتے ہیں:

ان اَسباب پر بحث کرنے سے قبل یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ یہ تقسیم قرونِ اولیٰ کے اَدوار میں خود بہ خود ہوئی۔ اس کے پیچھے کسی بھی طبقے کی شعوری کاوش یا سازشی حکمتِ عملی کارفرما نہیں تھی۔ تاہم بعد ازاں جب تیسری صدی ہجری میں علم الکلام

(۱) فاطر، ۳۵: ۲۸

اور فلسفہ یونان کے نظریات و اَفکار کا اِسلامی تصوف سے اِختلاط شروع ہوا تو اس تقسیم میں شعوری کاوشیں اور کسی حد تک تعصب اور معاصرانہ رقابت کے مظاہر بھی واضح طور پر دیکھنے میں آتے ہیں۔

پہلا سبب:

پہلی صدی ہجری کا نصف آخر اور دوسری صدی ہجری مکمل طور پر اس لحاظ سے اسلامی علوم کی تاریخ میں اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ یہی دور دراصل تمام اسلامی علوم کی تدوین وتنظیم کا دور ہے۔

حکمتِ الٰہیہ کے تحت صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم سمیت بہترین دماغ کے حامل نفوسِ قدسیہ علومِ اِسلامی کی خدمت میں یوں لگ گئے کہ ان کی ساری زندگیاں ان علوم وفنون کی خدمت کے لیے وقف ہوگئیں۔ انہوں نے پورے خلوص، دیانت اور جاں فشانی سے تفسیر قرآن، حدیثِ نبوی اور فقہ اسلامی کے میادین میں شاندار خدمات سرانجام دیں۔ یہی دور تھا جب ایک طرف احادیثِ نبوی کو حجاز مقدس کے علاوہ کوفہ، بصریٰ، شام، عراق، مصر اور یمن جیسے علاقوں میں مختلف اَسالیب میں جمع کیا جارہا تھا اور دوسری طرف اَطراف و اکنافِ عالم میں پھیلتے ہوئے دین کی تفہیم کے لئے تفسیر اور فقہی علوم پر ائمہ کرام تصنیف و تالیف کے سنہری اَبواب رقم کر رہے تھے۔

ان دینی علوم کے علم برداروں میں ایک طرف امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام محمد بن حسن الشیبانی جیسی عبقری اور جامع الصفات شخصیات تھیں جو قرآن و سنتِ نبوی کی روشنی میں اجتہاد و استنباط کے بعد شرعی قوانین و اصول مرتب کر رہے تھے اور دوسری طرف امام طحاوی، امام ابن ابی شیبہ، امام عبدالرزاق، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ اور امام دارمی جیسے

فقید المثال رجالِ کار احادیث نبوی کے صاف و شفاف حالت میں جمع و ترتیب کا کام سرانجام دے رہے تھے۔

الغرض اِس دورِ اَوائل میں اَئمہ تفسیر، اَئمہ حدیث، اَئمہ عقائد و کلام اور اَئمہ فقہ جو اپنے اپنے شعبوں میں سند (**authority**) تھے ان کے وسیع حلقے قائم ہوتے چلے گئے۔ دور و نزدیک سے اَعلیٰ دماغ ان کے حلقہ ہائے دروس کا حصہ بنے اور ان کی کتب کو پوری دنیا میں شہرت و ثقاہت مل گئی۔ آئندہ آنے والی نسلیں انہی معروف اَئمہ کی مشہور کتب کو پڑھتی رہیں اور اپنے اپنے حلقوں میں پڑھاتی رہیں۔ اِس طرح ہر فن اور ہر موضوع پر یہ کتب مرکزی حیثیت حاصل کرتی چلی گئیں اور انہی ائمہ کو سند کا درجہ حاصل ہوگیا۔ چنانچہ صدیوں سے جاری اس عمل نے لاشعوری اور غیر ارادی طور پر ایک تقسیم اور امتیاز پیدا کردیا۔ اس تقسیم اور امتیاز کے تحت پوری امت میں بجا طور پر سند اور حجت کے لیے یہ ائمہ دین معروف ہو گئے۔

قرونِ اوائل میں ان اَئمہ دین کے پہلو بہ پہلو ایک دوسرا طبقہ بھی دین اسلام کی خدمت و تبلیغ میں مصروف رہا، جن میں امام حسن بصری، فضیل بن عیاض، ذوالنون مصری، سری السقطی، الحارث المحاسبی، بایزید بسطامی، سفیان الثوری، عبداللہ بن المبارک، معروف الکرخی، یحییٰ بن معاذ، جنید بغدادی، سہل بن عبد اللہ تستری اور ابن ابی الدنیا وغیرہم رضی اللہ عنہم جیسے اسماے گرامی بطورِ خاص قابلِ ذکر ہیں۔ یہ لوگ اپنی اپنی جگہ فقیہ بھی تھے اور محدث و مفسر بھی، لیکن ان کی طبیعت کا غالب رجحان عرفان، تصوف اور طریقت کی طرف تھا۔ لہٰذا یہ بطور عارف، صوفی اور متصوف مشہور ہوگئے، ان کی توجہ قال سے زیادہ حال پر مرکوز تھی۔ یہ شہرت و ناموری سے کوسوں دور رہے تھے۔ ان کے ہاں اظہار کی بجائے اِخفاء غالب تھا۔ یہ امتِ مسلمہ کو رشد و ہدایت دینے کے لیے گفتار کی بجائے کردار کو زیادہ معتبر سمجھتے تھے۔ ان کے ہاں معرفتِ حق کے لئے علم کے ساتھ ساتھ عرفان ضروری تھا۔ یہ اسلام اور

ایمان کے درجات میں کیفیتِ اِحسان کے قائل تھے۔ یہ اپنے اپنے حلقہ تربیت میں بیٹھنے والوں کو محض کتابیں پڑھا کر مسند فراغت دینے پر اکتفاء نہیں کرتے تھے بلکہ انہیں مجاہدۂ نفس اور عرفانِ ذات و کائنات کے مراحل سے گزار کر عارف اور مزکی بناتے تھے۔

ان کی نظر عبادت کے حفظ و ضبط اور نصوص کی تشریح وتعبیر پر مرکوز نہیں ہوتی تھی بلکہ وہ اُسوۂ حسنہ کی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے لوگوں کو تطہیرِ باطن، تہذیبِ اَخلاق اور معرفتِ حق کی کھٹن منزلوں سے انگلی پکڑ کر گزارنے کو دینی فریضہ گردانتے تھے۔ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں تھا کہ ان کے حلقے میں کتنے لوگ آئے؟ کیا پڑھا؟ اور کس فن میں سند اجازت حاصل کی؟ بلکہ ان کے نزدیک اہم یہ تھا کہ کون کس حال میں آیا اور اسے کیسے صاحبِ حال بنا کر دین کی امانت اس کے سپرد کی جائے؟ صاف ظاہر ہے اس طبقہ میں نہ شہرت تھی اور نہ دولت۔ نہ ظاہری کروفر تھا اور نہ حلقہ درس کی وسعت کی خواہش۔ جو آتے وہ دنیا طلبی، ہوسِ مال و زر اور اقتدار کی تمنا چھوڑ کر آتے اور جب جاتے تو دنیا کی ترجیحات ان کا مطمع نظر رہتی ہی نہیں تھیں۔ اس لیے طبقہ علماء سے یہ طبقہ صوفیاء الگ اور منفرد ہوتا چلا گیا، حالاں کہ خود ائمہ علوم فقہ و حدیث ان نفوسِ قدسیہ کے حلقوں میں بیٹھ کر اپنے ایمان کو جلا بخشتے تھے، ان کا بے حد احترام کرتے اور ان کی زیارت کو سعادت خیال کرتے۔ لیکن مقامِ تعجب ہے کہ ائمہ کی ان سے اس عقیدت کے باوجود ثقاہت و اعتبار کی دنیا میں انہیں ہمیشہ ''کمزور'' اور ''ظنی'' خیال کیا جاتا رہا۔ ہمارے نزدیک اس کا سبب ان بزرگانِ دین کی عدم ثقاہت نہیں تھی بلکہ ان کے حال اور مقام سے لوگوں کی عدم معرفت تھی۔ البتہ صاحبانِ معرفت کے لیے ان کی حیثیت ہمیشہ سرچشمہ علم وعرفان کی سی رہی اور آج بھی ہے۔

اس غیر ارادی تقسیم کے نتیجے میں گویا علماء ایک طرف ہو گئے اور صوفیاء خاشعین دوسری طرف۔ علماء و مشائخ کے ساتھ ایک علمی نشست میں حضرت شیخ الاسلام مدظلہ نے

سورۃ فاطر کی آیت نمبر ۲۸ - ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ - کا حوالہ دیتے ہوئے موضوع زیرِ بحث کو یوں سمیٹا ہے:

’’اللہ تعالیٰ نے علماء اور صوفیاء کو جوڑا تھا کہ علماء وہی ہیں جو خاشعین ہیں لیکن بعد ازاں خشیت، طہارت، ورع اور روحانیت ایک طرف کر دی گئی اور علم ایک طرف کر دیا گیا۔ معرفت، قیام اللیل، سجدہ ریزیاں، رِقت اور گریہ و بکاء اور اس کے نتیجے میں طاعات کے جو روحانی نتائج و ثمرات مرتب ہوتے ہیں وہ ایک طرف کر دیے گئے، اور سند، روایت، حجت اور تحقیق دوسری طرف جمع ہو گئیں۔ اوائل وقت سے ہی علم اُن اصحابِ تصنیف و تالیف کے ساتھ خاص کر دیا گیا جو علماء تھے۔ ان کے ذریعے دین کا ’’قال‘‘ امت تک پہنچا۔ جبکہ اولیاء کرام اور صوفیاء عظام کا طبقہ الگ کر دیا گیا۔ یہ وہ لوگ تھے جو دین کے ’’حال‘‘ کے امین تھے۔ ’’حال‘‘ تقاضا کرتا ہے کہ بولا کم جائے اور عمل زیادہ کیا جائے۔ لہٰذا ’’اہلِ حال‘‘ نے اپنے اوپر سکوت لازم کر لیا جبکہ ’’اہلِ قال‘‘ نے اپنے اوپر روایتِ علم لازم کر دی۔ لہٰذا جو روایت کرنے والے تھے اہلِ روایت نے اُنہی سے رجوع جاری رکھا، اُمت اُن سے ثقاہت کی نسبت سے شناسا ہوگئی۔ اس کے برعکس جنہوں نے غلبۂ حال کی وجہ سے کثرتِ روایت کا عمل ترک کر دیا تھا، اِخفاے حال کی بناء پر وہ پسِ پردہ چلے گئے۔ چونکہ انہوں نے زیادہ کتابیں نہیں لکھیں اور جو لکھیں وہ موضوعات کے اعتبار سے مدارس اور اہلِ علم تک نہیں پہنچیں اس لئے عام لوگوں نے ان کی پہچان علم کے حوالے سے کرنا چھوڑ دی اور یہ سمجھا کہ یہ اَصحابِ کشف و کرامات اور ریاضات و مجاہدات ہیں۔ ساتھ ہی نہ جانے کیوں سمجھا جانے لگا کہ یہ دین کے علم میں حجت نہیں۔ اس بے بنیاد مفروضے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ جو حاملینِ علم ٹھہرے، ان کے سامنے جب بھی

کسی اللہ کے عارف کی بات کی جائے تو وہ کہتے ہیں: ''ٹھیک ہے بھئی! وہ بزرگ ہیں مگر آپ ائمہ علم کی بات کریں جو حجت ہیں؛ اولیاء وصلحاء تو صاحبانِ کشف وکرامات اور عبادت کرنے والے اَہل اللہ تھے۔'' یعنی ہم ہر دور میں برکت تو ان کی مانتے ہیں مگر علم میں ان کی بات حجت نہیں مانتے۔ ان کے فیوضات وکرامات حق ہیں مگر بات اُن کی مانیں گے جو علم میں حجت ہیں۔[1]

صدیوں سے جاری اِس خود ساختہ تقسیم کا مزید نتیجہ یہ ہوا کہ بتدریج صوفیاء، عرفاء، اَصحابِ ذِکر وتصوّف - خواہ جتنے بڑے عالم کیوں نہ ہوں، محدّث، مفسر اور فقیہ کیوں نہ ہوں - انہیں ''اہلِ تصوف و روحانیت'' کے زمرے میں ڈال کر علم سے الگ کر دیا گیا؛ بلکہ اس پر متاخرین میں سے کچھ ظاہر بین علماء نے زیادتی یہ کی کہ اپنی اہمیت بڑھانے کے لئے ان بے نفس اور بے ریا شخصیات کو دین سے خارج، بدعتی اور متوازی طرزِ فکر کا حامل قرار دے دیا۔ حالاں کہ حقیقتِ حال اس سے مختلف تھی۔ یہ عظیم المرتبت لوگ پہلے عالمِ دین تھے اور بعد میں صوفی و عارف۔ زُہد و ریاضت کا معنی ہرگز یہ نہیں تھا کہ ایسے لوگ علم اور روایتِ علم سے نابلد تھے یا ان کا تعلق حدیث، تفسیر، فقہ یا علم الکلام سے کٹ گیا تھا بلکہ یہی لوگ دراصل دین کے سچے خادم اور رسول اللہ ﷺ کے نائب تھے۔ یہ محدّث بھی تھے، مفسر بھی اور فقیہ بھی۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ ان کے حلقہ ہائے تربیت میں وقت کے محدّثین، مفسرین اور فقہاء حاضر ہوتے اور علم کو نفع بخش بنانے کے لئے ان سے زُہد و اخلاص کی چاشنی حاصل کرتے۔

دوسرا سبب

جلیل القدر ائمہ حدیث کی کتب سے یہ ثابت ہے کہ جو ہستیاں بطور صوفی و ولی

(۱) اِقتباس اَز خطاب آل پاکستان مشائخ کانفرنس، منعقدہ بتاریخ ۳ مارچ، ۲۰۰۹ء

معروف و مشہور تھیں انہوں نے ترکِ روایت کر دیا تھا مگر اس ترکِ روایت کے رجحان سے یہ استدلال ہرگز نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کم علم تھے۔ وہ قلیل الروایت ہونے کے باوجود کثیر العلم تھے۔ غلبہ حال ضرور تھا مگر اس کا معنی یہ نہیں کہ ان کے پاس ''قال'' نہ تھا بلکہ انہوں نے ''قال'' پر اکتفا کرنے کی بجائے حال تک رسائی حاصل کر لی تھی۔ وہ فقیر بھی تھے، محدّث بھی تھے اور فقیہ و مجتہد بھی۔ بڑے بڑے اہل اللہ، عرفاء اور صلحاء جنہیں ساری دنیا صرف صوفیاء اور اولیاء کے طور پر جانتی ہے مگر وہ اپنے وقت کے عظیم محدّث، مفسر اور فقیہ و مجتہد بھی تھے؛ مثلاً امام حسن بصری، حارث المحاسبی، جنید بغدادی، امام سلمی، ابو نصر سراج الطّوسی، امام القشیر ی، ابوطالب المکی، شیخ عبدالقادر جیلانی، محی الدین ابن العربی اور امام شعرانی رحمھم اللہ وغیرہ کا امامِ حدیث اور امامِ فقہ ہونا اور ان کے معاصر اَجل ائمہ فقہ و حدیث کا ان کی بارگاہ میں بیٹھ کر زانوے تلمذ طے کرنا تاریخ نے ثابت کر دیا ہے۔

یہاں یہ بات بھی یاد رہنی چاہیے کہ وہ اَجل اَئمہ علم جنہیں دنیا بڑے محدث یا فقیہ کے طور پر جانتی ہے - جیسے امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام مالک، امام بخاری اور امام مسلم رحھم اللہ وغیرہ - وہ خود بہت بڑے صوفی تھے۔

بنیادی سوال اور اس کا ''عملی'' جواب

درج بالا حقائق کی روشنی میں ہمارا یہ دعویٰ پایہ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ تصوف علمی سند کے بغیر وجود میں نہیں آیا۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ صوفیاء اَئمہ علم و حدیث بھی تھے تو کیا امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابو داوٗدؒ اور امام ترمذیؒ کی طرح حضور علیہ الصلاۃ و السلام تک حدیث میں ان کی بھی متصل مرفوع اسانید ہیں؟ اس کا جواب تلاش کرنے سے قبل ایک غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ جو زیادہ روایات کرتا ہے یا اس کی مرویات کی تعداد زیادہ ہوگی تو اسے زیادہ ثقہ سمجھا جائے گا۔ ثقاہت اور اعتبار کا تعلق قطعاً روایات کی کثرت کے ساتھ نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو خلفاے

راشدین ﷺ کو (معاذ اللہ) سب سے غیر ثقہ سمجھا جاتا کیونکہ ان سے مروی احادیث کی تعداد سیدنا ابو ہریرہ ﷺ، عبادلہ ثلاثہ اور سیدہ عائشہ وغیرہم کے مقابلے میں بہت ہی کم ہیں (خصوصاً شیخین کریمین سے مروی احادیث)۔ حالانکہ انہوں نے جتنا وقت حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں گزارا اور جتنے معاملات میں حضور ﷺ نے ان سے مشاورت فرمائی وہ سوائے چند ایک کے باقی تمام کو میسر نہیں رہی معلومات اور قربت کا تقاضا تو یہی تھا کہ سب سے زیادہ مرویات حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کی ہوتیں مگر معاملہ اس کے برعکس ہے۔ (اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ ایک الگ موضوع ہے جس پر ائمہ نے بہت لکھا ہے۔)

بعینہٖ محدثین اور عرفاے کاملین کے درمیان بھی روایات کی کثرت یا قلت کا یہی معاملہ کارفرما رہا ہے۔ جہاں تک سوال کے اس حصے کا تعلق ہے کہ صوفیاے کرام کی مرفوع متصل روایات موجود بھی ہیں یا نہیں تو اس کا سادہ جواب یہ ہے کہ ایسی روایات کتب احادیث و تصوف میں ایک معقول تعداد میں موجود ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ ان بزرگوں کے نام سے مسانید جمع نہیں ہوئیں جس کی وجہ سے وہ پردۂ اِخفاء میں چلے گئے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کو قدرت نے جس باریک بینی اور ذوق و عرفان سے نواز رکھا ہے اس کا تقاضا تھا کہ وہ ان اکابر صوفیاء کی اس علمی حیثیت و مرتبہ کو کما حقہ اُجاگر کرتے۔ اُنہیں اَکابر اَسلاف کے ساتھ ساتھ صوفیاے کرام کی ذواتِ مقدسہ سے جس قدر عقیدت و محبت ہے یہ علمی کارنامہ اُسی کا مظہر ہے۔ آپ نے اُمہات الکتب سے ان مرفوع متصل روایات کو تلاش کر کے ''سلسلہ مرویاتِ صوفیاء'' کی صورت میں مرتب فرما دیا ہے۔ اب کم از کم متلاشیانِ علم کو اس سوال کے جواب میں تردّد نہیں ہوگا کہ صوفیاء کے اَسماے گرامی سلسلہ سندِ حدیث میں موجود نہیں۔

یہ کام خود اس سوال کا ''عملی'' جواب ہے۔ لہٰذا اب دنیا کا کوئی شخص ان اکابر صوفیاء کو ائمہ علم حدیث کے گروہ سے خارج نہیں کر سکتا کیونکہ بہت سارے ائمہ تصوف،

ائمہ ولایت اور اکابر اولیاء نے بھی اپنی اپنی کتب میں مرفوع متصل احادیثِ نبوی اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہیں۔

آج میڈیا پر بعض نام نہاد مفکرین ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت مخالف پروپیگنڈے کو ہوا دینے کے لئے تحریری کاوشوں اور مذاکروں میں جلیل القدر ائمہ حدیث و تصوف کی کتب کو تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ کہیں شیخ الاسلام امام ہرویؒ کی **منازل السائرین** کو ردّ کیا جاتا ہے اور کہیں امام سہرورد یؒ کی **عوارف المعارف** کو، کہیں حضرت ابو طالب مکی کی **قوت القلوب** اور کہیں امام قشیری کے **الرسالۃ** پر تنقید کی جاتی ہے، کہیں ابو النصر السراج الطّوسی کی **کتاب اللمع** موضوعِ بحث ہے تو کہیں شیخ اکبر محی الدین ابن العربی کی **الفتوحات المکیۃ** اور **فصوص الحکم** کو تختۂ مشق بنایا جاتا ہے۔ اِن بنیادی کتبِ تصوف کو آج یہ کہہ کر الگ رکھ دیا جاتا ہے کہ یہ صوفیاء کی باتیں ہیں، علم میں ان کی کوئی سند نہیں، حالاں کہ ان امہات الکتب میں بیان شدہ اعلیٰ و اَرفع مضامین اور حقائق اپنی جگہ غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں لیکن ان میں بیان شدہ روایات و احادیث بھی اسی قدر ثقہ اور مستند ہیں جس قدر محدّثین کی کتب میں احادیث مبارکہ کو مستند سمجھا جاتا ہے۔

اِس خالص علمی کاوش سے اہل علم و تحقیق پر واضح ہو جائے گا کہ یہ کتب محض رطب و یابس پر مشتمل کوئی افسانہ یا من گھڑت قصوں، کہانیوں کی مجموعہ نہیں بلکہ یہ وہ عظیم کتب ہیں جن میں تزکیہ نفوس اور تصفیہ قلوب کے لئے ان اکابر ائمہ نے قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ آقاے دوجہاں ﷺ کے ارشادات گرامی سے بھرپور رہنمائی حاصل کی ہے اور کثیر تعداد میں مرفوع متصل احادیث کو اپنی اسناد کے ساتھ درج کیا ہے۔ حتی کہ یہ کتب جلیل القدر ائمہ حدیث نے خود پڑھیں اور آگے ان کی اجازات دیں۔ ان ائمہ میں ایک نمایاں نام حافظ ابن حجر عسقلانی کا بھی ہے۔ یہ وہ نام ہے کہ عرب و عجم میں شرق تا غرب کوئی عالم دین یا کوئی ماہر علوم حدیث ان کی بات کو ردّ نہیں کرسکتا۔ ان کی کتاب فتح

الباری شرح صحیح البخاری عرب یونی ورسٹیوں میں بطور نصاب شامل ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کو دنیا سوائے محدث اور شارحِ صحیح بخاری کے کسی اور حوالے سے جانتی ہے نہ پہچانتی ہے، مگر حقیقتِ حال یہ ہے کہ یہ بہت بڑے محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک جلیل القدر صوفی بھی تھے۔ انہوں نے اپنے مشائخ اور اساتذہ سے ۱۰۶ کتابیں صرف وہ پڑھیں جو تصوف سے متعلق ہیں، ان کی متصل اجازات لیں اور ان کی متصل اسانید کو اپنے ثبت میں درج کیا ہے، جو ان کتب کے مؤلف اولیاء اور صوفیاء تک پہنچتی ہیں۔ مثلاً امام سلمی کی **طبقات الصوفية** اور **کتاب الأربعين**، امام ابو القاسم القشیری کی کتاب **الرسالة** کو انہوں نے سبقاً پڑھا اور اجازت لی اور آگے اجازت دی۔ حضرت شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے حافظ ابن حجر عسقلانی کے ثبت - جو **تجريد أسانيد الکتب المشهورة والأجزاء المنثورة** کے نام سے بھی معروف ہے - سے اَئمہ تصوف اور عرفاء کی ایک سو چھ (۱۰۶) کتب تک کی اسانید اور اجازات کو اپنی الگ کتاب **اَلْمُنْتَقٰی لِأَسَانِيْدِ الْعَسْقَلَانِي إِلَی أَئِمَّةِ التَّصَوُّفِ وَالْعِلْمِ الرَّبَّانِي** میں اِفادۂ خاص و عام کے لئے جمع کر دیا ہے۔

مرویاتِ صوفیاء کے اس سلسلہ کتب کی اشاعت سے اُمید ہے ان لوگوں کی غلط فہمی کا کافی حد تک اِزالہ ہو جائے گا جو محدثین اور صوفیاء کے درمیان بعد المشرقین سمجھتے چلے آرہے تھے۔

زیر نظر کتاب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی مشہور زمانہ کتاب **عوارف المعارف** سے ان کی اپنی مکمل سند کے ساتھ مرفوع متصل احادیث کو جمع کیا ہے۔ یاد رہے کہ اِس کتاب میں امام سہروردیؒ سے مروی صرف مرفوع متصل احادیث کو جمع کیا گیا ہے جب کہ امام سہروردیؒ نے اپنی کتاب میں اِن مرفوع احادیث کے علاوہ بھی دیگر احادیث کثیر تعداد میں مختلف موضوعات کے

تحت شامل کی ہیں۔ علاوہ ازیں کتاب ہٰذا میں عامۃ الناس کی سہولت کے پیشِ نظر احادیث مبارکہ کو موضوع کی مناسبت سے مختلف عنوانات کے تحت درج کیا گیا ہے۔

(ڈاکٹر علی اکبر الازہری)

ڈائریکٹر رِیسرچ

اَلشَّيُخُ شِهَابُ الدِّيُنِ عُمَرُ السُّهُرَوَرُدِيُّ رضی اللہ عنہ

(٥٣٩-٦٣٢ھ)

(صَاحِبُ عَوَارِفِ الُمَعَارِفِ)

تعارف

آپ کا نام شہاب الدین اور کنیت ابو حفص، ابو عبد اللہ، ابو نصر تھی۔ ایک روایت کے مطابق آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے: ابو القاسم عمر بن محمد بن عبد اللہ ابن عبد اللہ عمویہ ابنِ سعد بن حسین بن القاسم بن النضر بن القاسم بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق القرشی التیمی السُّہُرَوردی البغدادی الصوفی الشافعی۔[1]

سُہُرَوَرْدِی کی نسبت سُہُرَورد کی طرف ہے۔[2] سہرورد پہاڑوں میں گھرے ہوئے شہر زنجان کے قریب ایک شہر ہے۔ زنجان بہت بڑا اور مشہور شہر ہے جو آذر بائی جان اور پہاڑوں کے درمیان واقع ہے،[3] اور یہ أبہر اور قزوین کے نزدیک ہے۔[4]

یاقوت حموی نے بیان کیا کہ سہرورد شہر میں صالحین اور علماء کی بہت بڑی تعداد

(١) ١۔ ذهبی، سير أعلام النبلاء، ٢٢: ٣٧٣، ٣٧٤
٢۔ تاج الدين السبكی، طبقات الشافعية، ٨: ٣٣٨

(٢) ١۔ ابن نقطة، تكملة الإكمال، ٣: ٥٥٥ (وكذا ضبطها ابن حجر في التبصير، ٢: ٨٢٨)
٢۔ ضبطها بالفتح السمعاني في الأنساب، ٧: ٣٠٧) وابن الأثير في اللّباب (٢: ١٥٧) ونقل الحافظ ابن ناصر في التوضيح (٥: ٣٧٣) القولين بدون ترجيح

(٣) ياقوت حموي، معجم البلدان، ٣: ٢٨٩

(٤) ياقوت حموي، معجم البلدان، ٣: ١٥٢

پیدا ہوئی۔ جن میں امام ابو نجیب عبد القاہر سہروردیؒ الفقیہ الصوفی الواعظ اور آپ کے بھتیجے الشیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ ہیں جو کہ اپنے وقت کے قال اور حال دونوں میں امام تھے۔(۱)

امام ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ شہاب الدین سہروردیؒ ماہِ رجب ۵۳۹ ہجری میں سہرورد میں پیدا ہوئے۔ آپ عُنفُوانِ شباب ہی میں بغداد تشریف لائے اور اپنے چچا ابو نجیب سہروردی کی صحبت اختیار کی۔ کافی عرصہ تک آپ اُن کی خدمت میں رہے اور آپ سے فقہ، وعظ اور تصوف کا علم حاصل کیا۔ حضرت سہروردیؒ نے کچھ عرصہ حضور غوث الثقلین الشیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی صحبت میں بھی گزارا۔(۲)

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے ریاضت و مجاہدہ کی کٹھن راہ اختیار کی۔ عربی زبان اور علمِ فقہ سیکھا اور حدیثِ مبارک کا سماع کیا۔ پھر خلوت نشینی اور عبادت پر پابندی کو اپنے اوپر لازم قرار دیا۔ آخری عمر میں آپ نے اپنے چچا کے مدرسہ میں مجلس وعظ قائم کی۔ آپ نے ہمیشہ عمدہ گفتگو فرمائی۔ آپ کو عوام و خواص میں مقبولیت حاصل ہوئی اور دور دور تک آپ کا نام بہت مشہور ہو گیا۔ آپ نے بہت سارے ملکوں کا سفر بھی کیا۔ لوگوں کے نفوس پر آپ کی برکات یوں ظاہر ہوئیں کہ آپ کی نگاہِ فیض سے بہت سے گناہ گاروں نے توبہ کر لی۔ آپ کے توسل سے لوگوں کو بارگاہِ قدسیہ تک رسائی نصیب ہوئی، اور آپ کی سنگت اختیار کرنے والے آسمانِ معرفت پر ستاروں کی طرح چمکے۔ حضرت سہروردیؒ نے کئی بار شام اور سلطان خوارزم شاہ کی طرف اپنے پیامبر بھیجے اور آپ کی اس قدر عزت و تکریم کی گئی کہ کسی اور کی ایسی نہ ہوئی۔ آپ نے اپنے آخری حج کے لئے ارادہ کیا جب آپ مقام عشر المئہ پہنچے تو وہیں ۶۳۲ھ میں آپ کا وصال ہو گیا۔(۳)

---

(۱) حموی، معجم البلدان، ۳: ۲۸۹، ۲۹۰

(۲) ۱۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲۲: ۳۷٤

۲۔ ابن نقطة، تکملة الإکمال، ۳: ۵۵۵

(۳) ۱۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲۲: ۳۷۵-۳۷۷

آپؒ کے شیوخ

امام شہاب الدین سہروردیؒ نے اپنے وقت کے جلیل القدر ائمہ حدیث سے اکتسابِ فیض کیا۔ جن میں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

١. شيخ المشائخ أبو النجيب، عبد القاهر بن عبد الله بن محمّد السُّهُرَوردى (٤٩٠-٥٦٣ھ)

یہ آپ کے چچا محترم ہیں جو اپنے زمانے کے عابد، زاہد اور طبقۂ صوفیاء کے پیشوا تھے۔ فقہ میں امام شافعی کے پیروکار تھے۔ آپ طویل عرصہ تک اپنے چچا کی صحبت سے فیض یاب ہوئے اور اُن سے حدیث، فقہ اور سلوک وتصوف کے علوم سیکھے۔ [1]

٢. الشيخ المُسنِد بقية المشائخ، أبو المظفّر هبة بن أحمد بن محمّد، الشبلى البغدادى القصّار الدّقاق المؤذّن (٤٧٠-٥٥٧ھ)

یہ آپ کے دوسرے بڑے شیخ ہیں جن سے آپ نے اِکتسابِ فیض کیا۔ [2]

٣. الشيخ الجليل العالم الصّدوق، مُسنِد العراق أبو الفتح محمّد بن عبد الباقى ابن البطى البغدادى (٤٧٧-٥٦٤ھ)

آپ شیخ سہروردیؒ کے تیسرے بڑے شیخ ہیں۔ [3]

.... ٢ـ تاريخ ابن الدُّبيثيّ (الرقم: ١٠٦٢ـ باختصار الذهبي، المطبوع مع تاريخ بغداد، ١٥: ٢٩٣)

(١) ١ـ ذهبى، سير أعلام النبلاء، ٢٠: ٤٧٥

٢ـ سبكي، طبقات الشافعية، ٧: ١٧٣

(٢) ١ـ ذهبي، سير أعلام النبلاء، ٢٠: ٣٩٣، ٣٩٤

٢ـ ذهبي، سير أعلام النبلاء، ٢٢: ٣٧٤

(٣) ذهبي، سير أعلام النبلاء، ٢٠: ٤٨١-٤٨٤

٤. الشيخ العالم المُسنِد الصّدوق الخيِّر أبو زرعة طاهر ابن الحافظ محمّد بن طاهر المقدسی ثم الرّازی (٤٨٠-٥٦٦ھ)

آپ شیخ سہروردیؒ کے چوتھے بڑے شیخ ہیں۔[1]

٥. الشيخ الجليل الثقة المُسنِد، أبو بكر أحمد بن المُقرِّب البغدادي الكرخي، شيخ دِيِّن كَيِّس متودد صحيح السَّماع (٥٦٣ھ)[2]

٦. الشيخ الإمام العالم الزّاهد العارف القُدوة، شيخ الإسلام عَلَمُ الأولياء الغوث الأعظم محيي الدّين أبو محمّد عبد القادر بن عبد الله الجيلاني الحنبلي شيخ بغداد ﷺ (٤٧١-٥٦١ھ)[3]

٧. الشيخ الفقيه الإمام الصّوفی، سالم بن عبد السّلام بن علوان اليوازنجي (٥٨٢ھ)

آپ نے فقہ شافعی میں نمایاں مقام پایا اور کثرت سے حدیث کا سماع کیا۔ پھر آپ پر حال کا غلبہ ہو گیا اور آپ خلوت نشینی کی طرف مائل ہو گئے۔[4]

آپؒ کے تلامذہ

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے تلامذہ میں سے اجل علماء کی ایک بہت بڑی

(١) ذهبي، سير أعلام النبلاء، ٢٠: ٥٠٣، ٥٠٤

(٢) ذهبي، سير أعلام النبلاء، ٢٠: ٤٧٣

(٣) ١ـ ذهبي، سير أعلام النبلاء، ٢٠: ٤٤٩، ٤٥٠

٢ـ ذهبي، سير أعلام النبلاء، ٢٢: ٣٧٤

(٤) ١ـ السبكي، طبقات الشافعية، ٧: ٧٨٢

٢ـ صفدي، الوافي بالوفيات، ١٥: ٨٣

جماعت شامل ہے۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

١. الإمام، الحافظ، الضياء المقدسي محمّد بن عبد الواحد، الشيخ، القدوة، المحقق، المجدِّد، الحجّة بقية السَّلف، ضياء الدّين أبو عبد الله المقدسي ثم الدّمشقي الصّالحي الحنبلي (٥٦٩-٦٤٣هـ)

(آپؒ نے کثیر کتب تصنیف فرمائیں جن کا تذکرہ امام ذہبیؒ نے سير أعلام النبلاء میں کیا ہے۔[1] اِن کتب میں ایک معروف مجموعۂ احادیث ہے جو الأحاديث المختارة کے نام سے حال ہی میں شائع ہوگیا ہے۔)

٢. الإمام الحافظ ابن النجار، البارع، محدّث العراق، مؤرخ العصر، محب الدّين أبو عبد الله، محمّد بن محمود بن حسن البغدادي (٥٨٧-٦٤٣هـ)۔[2]

٣. الإمام العالم الثّقة الحافظ، شيخ القراء حجّة المحدّثين، أبو عبد الله محمّد بن سعيد الدّبيثي، ثم الواسطي الشّافعي المعدَّل صاحب التّصانيف (٥٥٨-٦٣٧هـ)

آپ حدیث اور شعر و ادب میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔[3]

٤. الإمام الحافظ ابن نقطه، المتّقن الرحال، معين الدّين أبو بكر، محمّد ابن عبد الغني البغدادي الحنبلي (٥٧٠-٦٢٩هـ)۔[4]

---

(١) ذهبي، سير أعلام النبلاء، ٢٣: ١٢٦۔١٣٠

(٢) ذهبي، سير أعلام النبلاء، ٢٣: ١٣١-١٣٤

(٣) ذهبي، سير أعلام النبلاء، ٢٣: ٦٨-٧٠

(٤) ذهبى، سير أعلام النبلاء، ٢٢: ٣٤٧-٣٤٩

٥. القوصى الشيخ الإمام الفقيه المحدِّث الأديب الرئيس، شهاب الدّين أبو المحامد وأبو العرب وأبو الطاهر، إسماعيل بن حامد بن عبد الرّحمن الأنصاري الخزرجي المصرى القوصى الشافعي (٥٧٤-٦٥٣ھ)۔[١]

٦. الإمام المتّقن الصالح المُسنِد، أبو المعالى أحمد بن إسحاق بن أحمد الهمداني الأبَرْقُوهِي (٦١٥-٧٠١ھ)۔[٢]

شیخ سہروردیؒ کے بارے میں ائمہ کرام کی آراء

١. حافظ ابنِ نجار فرماتے ہیں کہ آپ اپنے وقت کے علم حقیقت وطریقت وتصوف کے شیخ تھے۔ آپ پر مریدین کی تربیت، عبادت کا طریق اور دنیا سے بے رغبتی کی سیادت ختم ہو جاتی ہے۔

آپ کڑی ریاضت کی راہ پر چلے۔ آپ نے فقہ اور عربی زبان میں مہارت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث شریف کا بھی سماع کیا۔ تمام ظاہری علوم کی تکمیل کے بعد آپ نے خلوت نشینی اختیار کر لی اور صوم وصلوٰۃ، ذکر واذکار میں مشغول ہوگئے۔ جب آپ آخری عمر میں پہنچے تو خیال گزرا کہ لوگوں کو علم سے مستفید کیا جائے۔ پس آپ نے لوگوں کے لئے وعظ ونصیحت کا مرکز قائم فرمایا۔ پھر آپ نے اپنے چچا حضرت شیخ ابو النجیب سہروردیؒ کے مدرسہ میں، جو کہ دجلہ کے کنارے واقع تھا، مجلس وعظ و تربیت کا انتظام کیا۔ آپ ہمیشہ لوگوں کے ساتھ نفیس گفتگو فرماتے تھے۔ آپ کو ہر خاص و عام کے ہاں بہت مقبولیت حاصل تھی۔ آپ کی ذات گرامی کا بہت شہرہ ہوا اور بہت سارے مریدین نے آپ کی زیارت کی۔ آپ نے بہت مفید تصانیف لکھیں۔[٣]

(١) ذهبى، سير أعلام النبلاء، ٢٣: ٢٨٨، ٢٨٩

(٢) عسقلاني، الدّرر الكامنة، ١: ١٠٢، ١٠٣

(٣) المستفاد من تاريخ ابن النجار، ١٩: ٢٠٩، ٢١٠

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

۲. جلیل القدر امامِ حدیث حافظ منذری آپ کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں: حضرت سہروردیؒ اپنے زمانے کے امام، بہت بڑے زاہد، صوفی اور واعظ تھے۔ آپ نے نہایت مفید کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ طریقت اور مریدین کی تربیت و تزکیہ میں اپنے وقت کے شیخ الکل تھے۔ آپ نے مخلوقِ خدا کو تعلق باللہ کی طرف مائل کیا۔ آپ بڑھاپے میں بھی کثرت سے عبادت کرنے والے تھے۔(۱)

۳. حافظ ذہبیؒ آپ کا تذکرہ ان القابات سے فرماتے ہیں: **السھروردی**: الشیخ، الامام، العالم، القدوہ، الزاہد، العارف، المحدّث، شیخ الاسلام، صوفیاء میں منفرد، شہاب الدین، ابوحفص و ابوعبد اللہ۔ پھر امام ذہبی نے ائمہ کرام کی آپ کے بارے میں تعریفات بیان کرتے ہوئے فرمایا: مجھے خرقہ تصوف ہمارے شیخ المحدّث، الزاہد، ضیاء الدین عیسی بن یحیٰ انصاری نے قاہرہ میں پہنایا اور امام شہاب الدین سہروردیؒ کو خرقہ تصوف و خلافت آپ کے چچا امام الشیخ ابو نجیب سہروردیؒ نے مکہ مکرمہ میں عطا فرمایا تھا۔(۲)

٤. حافظ ابنِ کثیر فرماتے ہیں: آپ اکابر صالحین اور سادات المسلمین میں سے تھے۔ رسلیہ کے مقام پر خلفاء اور حکمران آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے اور آپ کی خدمت میں کثیر مال و دولت نذر کرتے لیکن آپ وہ سارا مال فقراء اور محتاجوں میں بانٹ دیتے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے آپ کے ہمراہ حج کرنے والی ایک جماعت کا تذکرہ کیا ہے۔ اِس کے علاوہ آپ کی شخصیت کے کئی پہلو اِن الفاظ میں بیان کیے ہیں۔

وقد حج مرة في صحبته خلق من الفقراء لا يعلمهم إلّا الله عزّوجلّ، وكانت فيه مرؤة وإغاثة للملهوفين وإعانة، وأمر بالمعروف ونهي عن المنكر، وكان يعظ الناس وعليه ثياب البذلة.(۳)

(۱) منذري، التكلمة، ۳: ۳۸۰، ۳۸۱

(۲) ذهبي، سير أعلام النبلاء، ۲۲: ۳۷۳، ۳۷٤

(۳) ابن كثير، البداية والنهاية، ۷: ۲۰

’’ایک مرتبہ آپ کی سنگت میں گمنام فقراء کے ایک ایسے جم غفیر نے حج کی سعادت حاصل کی جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ با اخلاق اور ضرورت مندوں کی حاجت روائی فرمانے والے تھے۔ اِسی طرح آپ ہمیشہ نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع فرماتے۔ آپ نہایت سادہ اور عام لباس میں لوگوں کو وعظ و نصیحت فرمایا کرتے۔‘‘

آپؒ کی تالیفات

آپ نے مختلف فنون پر مبنی کئی کتب تالیف فرمائیں۔ مشہور مستشرق بروکلمان نے آپ کی تالیفات کی تعداد چالیس تک بیان کی ہے۔[1] اِن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

١. **أدلة العيان إلي البرهان (مخطوط)**

٢. **إرشاد المريدين وممجاد الطالبين**

٣. **أعلام الهدى وعقيدة أرباب التقى**

٤. **عوارف المعارف**

٥. **المشيخة**

٦. **نخبة البيان في تفسير القرآن (مخطوط)**

عوارف المعارف کا مختصر تعارف

عوارف المعارف شیخ شہاب الدین سہروردی کی اوائل عمری کی تصنیف ہے۔ اس کا سن تصنیف ٥٦٠ھ ہے۔ یہ کتاب ہر طبقہ علم میں مستند سمجھی گئی ہے، بلکہ متاخرین کے

(١) بروکلمان، تاریخ الأدب العربی، ٨: ٣٧١۔٣٧٦

سلوک کے علمی حصہ کا بڑا ماخذ یہی کتاب ہے، اصل کتاب عربی میں ہے، فارسی ترجمے بھی ایک سے زائد ہوچکے ہیں، اردو میں بھی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

عنواناتِ اَبواب پر جستہ جستہ نگاہ ڈالنے سے کتاب کے مطالب کا ایک سرسری و اجمالی اندازہ ہوجاتا ہے۔ مثلاً

في ذکر منشاء علوم الصوفیه میں علم تصوف اور علوم متعلقہ کی ابتدائی تاریخ اور ان کے مبداء اور منشاء کا بیان ہے۔ **في ذکر تخصیص الصوفیه بحسن الإستماع** میں کلام الٰہی اور کلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن استماع اور اس کی برکتوں کا ذکر ہے۔

ماہیت تصوف، متصوف، ملامتی اور مصنوعی اہل تصوف پر الگ الگ ابواب ہیں۔ اہلِ خانقاہ و اہلِ صفہ کی باہمی نسبت و تعلقات کا بیان تین ابواب میں ہے۔ صوفیاء کے آدابِ سفر و قیام اور ان کے متعلقات کا بیان بھی تین ابواب میں ہے۔

سماع اور اس کے متعلقات کے آداب و شرائط کا بیان چار ابواب میں ہے۔ دو ابواب میں اخلاق صوفیاء کا بیان ہے پھر اہلِ قرب کے آداب حضوری بیان کیے ہیں۔

جلد دوم کے ابتدائی تین ابواب طہارت، وضو اور اسرار وضو کے بیان میں ہیں پھر نماز اور اس کے فضائل، آداب و اسرار کا بیان اور روزہ اور اس کے فضائل و اسرار کا بیان ہے۔

فضائل شب بیداری، عباداتِ شب کی تقسیم، عبادات روز کی تقسیم پر الگ الگ ابواب ہیں۔

فرائض و آداب مرید، فرائض و آداب شیخ، معرفت نفس و مکاشفہ صوفیاء کا بیان بھی الگ الگ ابواب میں کیا گیا ہے۔

حال و مقام کی تشریح اور ان کا فرق، مقامات کی تفصیل اور اس ضمن میں توبہ،

صبر، ورع، فقر، شکر، خوف و رجا، توکل و رضا کا بیان، احوال کی تشریح، اِسی طرح بعض مصطلحات صوفیہ کی تشریح، جمع وتفرقہ، تجلی و استتار، غیبت وشہود وغیرہ کا بیان بھی نہایت دل نشین انداز میں کیا ہے۔

اکثر اکابر صوفیاء کی طرح شیخ شہاب الدین سہروردیؒ بھی کتاب اللہ و سنت رسول ﷺ پر عبور رکھتے تھے، علوم قرآن کے فاضل اور فقہ و حدیث کے عالم تھے، جو کچھ لکھتے، اُس میں برابر قَالَ اللهُ وَقَالَ الرَّسُوْلُ ﷺ سے استناد کرتے جاتے، یہاں تک کہ جو باب اُصولی و تعلیمی حیثیت رکھتے ہیں، ان میں اکثر کا عنوان ہی کسی آیت کریمہ یا حدیث مبارکہ پر قائم کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اس باب میں جو کچھ بیان ہوگا وہ قرآن و حدیث ہی سے مستنبط ہوگا۔

اَسلاف کی طرح شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے نزدیک تصفیۂ قلوب اور تزکیۂ نفوس براہ راست تعلیمات مصطفوی ﷺ کا ثمر ہیں اور جو شخص اس سرچشمۂ رشد و ہدایت سے جتنا زیادہ سیراب ہوا، اُسی قدر صفائے قلب و تزکیۂ نفس سے بھی بہرہ اندوز ہوا۔

بعض ذہنوں میں یہ خیال پھیلا ہوا ہے یا پھیلا دیا گیا ہے کہ تصوف وطریقت دینِ اسلام سے الگ ایک متوازی دین ہے اور اِس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ خیال سراسر کم علمی اور کم فہمی پر مبنی ہے۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی کتاب **عوارف المعارف** اور دیگر اکابر صوفیاء کی کتب اِس کا بین ثبوت ہیں جن میں قرآن و سنت اور صحابہ کرام و صالحین رضی اللہ عنہم کے اقوال و احوال سے ہٹ کر کوئی چیز نہیں۔

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے نزدیک تفسیر، اُصول تفسیر، حدیث، اُصول حدیث، فقہ، اُصول فقہ کے ساتھ ساتھ علم کلام، علم الفرائض، معانی و بیان، لغت ونحو، وغیرہ سارے علومِ ظاہر فہمِ شریعت میں کام آتے ہیں۔

عوارف المعارف کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ علم باطن کے ساتھ ساتھ علوم ظاہری پر بھی کامل دسترس رکھتے تھے۔ اُنہیں قرآن و حدیث سے استنباطِ احکام میں ملکہ حاصل تھا۔ اُنہوں نے طریقۂ محدثین کے مطابق پوری سند کے ساتھ مرفوع متصل احادیث مبارکہ کو **عوارف المعارف** میں جگہ جگہ بیان کیا ہے جس سے اُن کے علمِ حدیث کے ساتھ حد درجہ شغف اور حدیث کی تشریح و توضیح میں مہارت کا پتہ چلتا ہے۔ آئندہ صفحات میں اُن کی کتاب **عوارف المعارف** میں درج مرفوع و متصل احادیث مبارکہ کو پوری سند کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے۔

عوارف المعارف کی نسبت اَئمہ علم کی رائے

عوارف المعارف کی ثقاہت، صحت اور شہرت کا یہ عالم ہے کہ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ جیسی عبقری شخصیت بقیہ خوبیوں کے باوجود صاحبِ **عوارف المعارف** کے طور پر جانی جاتی ہے۔ اِس کتاب کی ثقاہت اور مقبولیت کا اندازہ اِس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ بہت سارے حفاظ اور محدثین نے اپنے اپنے شیوخ پر اس کی قراءت کی اور شیخ شہاب الدین تک اپنی اپنی اسانید کے ساتھ اس کو بیان کیا۔ بعض نے براہ راست امام سہروردیؒ سے اِس کا سماع کیا۔ جن اکابر علماء و مشائخ نے آپ کا تعارف اِس کتاب کے حوالے سے کروایا ہے اُن میں سے چند ایک کا تذکرہ درج ذیل ہے:

۱. حافظ ابن نجار کہتے ہیں:

میں نے شیخ ابوحفص سہروردیؒ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا اور ایک طویل مدت تک اُن کی صحبت اختیار کی۔ آپ بہت زیادہ سچے اور کریم النفس شخصیت کے مالک تھے، آپ نے تصوف میں ایک کتاب تصنیف کی تھی جس میں آپ نے صوفیاء کے احوال کی شرح کی اور اس کتاب یعنی **عوارف المعارف** کے بارے میں کئی دفعہ گفتگو بھی فرمائی۔[۱]

(۱) ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۲۲: ۳۷۶

۲. حافظ ابن حجر عسقلانی ’**المعجم المفهرس** (۴۰۲، رقم: ۱۷۹۵)‘ میں بیان کرتے ہیں: **عوارف المعارف** شیخ سہروردیؒ کی کتاب ہے۔ شیخ جمال الدین عبد اللہ بن عمر بن علی الصوفی السعودی نے مجھے اِس کی براہِ راست اجازت دی۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بدر محمد بن احمد بن خالد فارقی اور عبد الوہاب بن خالد بن عثمان ابن ابی الحوافر، نے سماعاً اجازت دی، یہ دونوں کہتے ہیں: ہمیں امام قطب الدین محمد بن احمد بن علی القسطلانی نے بتایا: فارقی کہتے ہیں: اُنہوں نے ہمیں پوری کتاب کی مصنف سے سماعاً اجازت دی اور دوسرے (عبد الوہاب بن خالد بن عثمان ابن ابی الحوافر) کہتے ہیں کہ بارھویں باب کے آغاز سے لے کر کتاب کے آخر تک اُن سے سماعاً اور باقی کتاب کی مصنف سے براہ راست سماعاً اجازت لی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے مزید بیان کیا: ہمیں اسکندریہ سے ابو العباس احمد بن محمد بن عبد الغفار ابن خمیس الاسکندرانی نے تحریراً اجازت دی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابو محمد عبد الوہاب بن محمد بن یحیی واسطی نے اجازت دی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں شیخ محی الدین احمد بن ابراہیم الفاروثی نے اجازت دی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں امام سہروردیؒ نے اس کتاب کے بعض حصوں کی سماعاً اور پوری کتاب کی مطلق اجازت دی۔

(حافظ ابن حجر نے مزید فرمایا:) ہمیں عالی سند کے ساتھ ابو ہریرہ بن ذہبی نے، اُنہوں نے ابو نصر بن شیرازی سے اور اُنہوں نے امام سہروردیؒ سے اِس کتاب کی اجازت دی ہے۔

یہ کتاب شیخ عبد اللہ بن عمر الہندی الحلاوی، جو کہ حافظ ابن حجر عسقلانی کے شیخ ہیں، کی مرویات میں سے ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی نے ’’**المجمع المؤسس** (۲: ۷۶، ۷۷)‘ میں فرمایا: وہ امام شہاب الدین سہروردیؒ کی **عوارف المعارف** روایت کرتے تھے۔ جس کا اُنہوں نے امام بدر فارقی سے سماع کیا، اُنہوں نے امام قطب الدین محمد بن

احمد القسطلانی سے اور اُنہوں نے امام سہروردیؒ سے سماع کیا۔

اِسی طرح یہ (کتاب) شیخ احمد بن محمد بن عبد الغفار الکندی الإسکندرانی جو کہ حافظ ابن حجر عسقلانی کے شیخ ہیں، کی مسموعات (سنے ہوئے علوم) میں سے ہے۔ حافظ ابن حجر نے 'المجمع المؤسس (۱: ۴۴۰، ۴۴۱)' میں فرمایا: اُنہوں نے عبد الوہاب بن محمد بن یحیی الواسطی سے ''عوارف المعارف'' کا سماع کیا، اُنہوں نے العز احمد بن ابراہیم الفاروثی سے اس کا سماع کیا، اُنہوں نے کہا: ہمیں مصنف نے اِس کتاب کی پہلی حدیث سنائی اور باقی کتاب کی اجازت عطا فرمائی۔

۳. حافظ ابن کثیر نے 'البداية والنهاية (۷: ۲۰)' میں فرمایا:

الشيخ شهاب الدين صاحب عوارف المعارف ...... شيخ الصوفية ببغداد، كان من كبار الصالحين وسادات المسلمين.

''شیخ شہاب الدین سہروردیؒ صاحب عوارف المعارف...... بغداد کے صوفیاء کے شیخ، کبار صالحین اور مسلمانوں کے سادات میں سے تھے۔''

٤. علامہ سبکی نے ''طبقات الشافعية (۸: ۳۳۸)'' میں فرمایا: **امام عمر بن محمد بن عبد الله...... شهاب الدين السهروردى، صاحبُ عوارف المعارف.**

۵. امام سیوطی نے 'المنجم في المعجم (ص: ۱۴۱)' میں فرمایا: عبد الرحمٰن ابن محمد بن اسماعیل الکرکی زین الدین نے قاضی شریف احمد بن محمد بن محمود الحنفی سے **عوارف المعارف** کا بعض حصہ سنا۔

الغرض **حافظ ابن حجر عسقلانی، امام حافظ ضیاء المقدسی، امام ابن النجار، امام ابن نقطة، امام قطب الدین القسطلانی، امام شعرانی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبد الحق محدث دہلوی** سمیت کئی ائمہ حدیث اور اجل

علماء اسلام نے آپؒ کی اور دیگر ائمہ تصوف کی کئی کتب کو سبقا پڑھا، دراستاً، سماعاً اور قراءۃً شیوخ سے اِن کی اجازت لی اور اپنی اسانید کے ساتھ اپنے اَثبات میں اِن کا ذکر کیا اور اپنے تلامذہ کو اِن کی اجازات عطا کیں۔ جن سے اِن کتب کی ثقاہت اور اِن ائمہ تصوف کی جلالتِ علمی کا پتہ چلتا ہے۔☆

☆ شیخ سہروردیؒ کے مزید حالاتِ زندگی جاننے کے لئے درج ذیل کتب کا مطالعہ کریں:

التقييد لابن نقطة، ٢: ١٨٢، ١٨٣، وتكلمة الإكمال لابن نقطة، ٣: ٥٥٥، ٥٥٦، وتذكرة الحفاظ للذهبي، ٤: ١٤٥٨، وسير أعلام النبلاء للذهبي، ٢٢: ٣٧٥-٣٧٧، وتاريخ الإسلام للذهبي، ٣٦: ٢٨٩، ٢٩٠، حوادث ووفيات: ٥٢١-٥٤٠، والتكملة للمنذري، ٣: ٣٨٠، وتوضيح المشتبه لابن ناصر الدين الدمشقي، ٥: ٣٧٣، ومعجم البلدان لياقوت الحموي، ٣: ٢٨٩، طبقات الشافعية للسبكي، ٨: ٣٣٨، وتاريخ ابن النجار المستفاد منه، ١٩: ٢٠٩، ٢١٠، وذيل تاريخ ابن النجار، ١٥: ٢٩٣۔

إِسْنَادُ الْمُؤَلِّفِ

إِلَى

الشَّيْخِ شِهَابِ الدِّيْنِ عُمَرَ السُّهْرَوَرْدِيِّ رضي الله عنه

﴿شیخ شہاب الدین السُّہرَوردی رضی اللہ عنہ تک مؤلّف کی متّصل سند﴾

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

﴿طريق الإمام الحافظ ابن حجر العسقلاني﴾

أروي عن والدي الشيخ الدّكتور فريد الدّين القادري **عن** الشيخ محمّد عبد الباقي بن علي الأنصاري اللّكنوي **عن** الشيخ صالح بن عبد الله العباسي **عن** الشيخ السيّد محمّد بن علي السّنوسي **عن** الشيخ صالح بن محمّد الفُـلّاني **عن** الشيخ محمّد بن سنّة الفـلّاني **عن** الشّريف محمّد بن عبد الله الولاتي **عن** الشيخ محمّد بن محمّد بن خليل بن أركماش **عن الإمام الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني عن** الإمام جمال الدّين عبد الله بن عمر بن علي الصّوفي **عن** البدر محمّد بن أحمد بن خالد الفارقي وعبد الوهّاب بن خالد بن عثمان ابن أبي الحَوافِر **عن** الإمام قطب الدّين محمّد بن أحمد بن علي القَسْطَلاني **عن الإمام الإمام شهاب الدّين أبي**

حفص عمر بن محمّد السُّهْرَوَرْدِي رضي الله عنه.

﴿ح﴾ **وروى الإمام الحافظ الشّهاب أحمد بن حجر العسقلاني عن** الإمام أبي العباس أحمد بن محمّد بن عبد الغفّار بن الإسكندراني **عن** الإمام أبي محمّد عبد الوهّاب بن محمّد بن يحيى الواسطي **عن** الإمام محيي الدّين أحمد بن إبراهيم الفارُوثي **عن الإمام شهاب الدّين أبي حفص عمر بن محمّد السُّهْرَوَرْدِي** رضي الله عنه (صاحب عوارف المعارف).

﴿ح﴾ **وروى الإمام الحافظ الشّهاب أحمد بن حجر العسقلاني عاليًا عن** الإمام أبي هريرة ابن الذّهبي **عن** الإمام أبي نصر ابن الشّيرازي **عن الإمام شهاب الدّين أبي حفص عمر بن محمّد السُّهْرَوَرْدِي** رضي الله عنه.

﴿ح﴾ وروى الإمام الحافظ الشّهاب أحمد بن حجر العسقلاني أيضًا **عن** الشيخة فاطمة بنت محمّد بن عبد الهادي **عن** الإمام أبي نصر محمّد بن محمّد بن أبي نصر الشّيرازي **عن الإمام شهاب الدّين أبي حفص عمر بن محمّد السُّهُرَوَرْدِي** رضي الله عنه.

اَلأَحَادِيْثُ الْمُتَّصِلَةُ الْمَرْفُوْعَةُ

مِنْ

عَوَارِفِ الْمَعَارِفِ

﴿عوارف المعارف سے ماخوذ مرفوع متصل اَحادیث﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

اَلإِيْمَانُ وَالْفِتَنُ

﴿ایمان اور (اُسے تباہ کرنے والے) فتنے﴾

١/١. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخُنَا شَيْخُ الإِسْلَامِ أَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو طَالِبٍ الزَّيْنَبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَتْنَا كَرِيْمَةُ الْمَرْوَزِيَّةُ، قَالَتْ: حَدَّثَنَا أَبُو الْهَيْثَمِ الْكُشْمِيْهَنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْفِرَبْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيْمَانِ: مَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْداً لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

١: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٨٦٢، الرقم: ٥٦٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخارى فى الصحيح، كتاب الإيمان، باب حلاوةِ الإيمانِ، ١/١٤، الرقم: ١٦، وفى كتاب الإيمان، باب مَنْ كَرِهَ أن يعودَ فِى الكفرِ كَمَا يَكْرَهُ أن يُلقَى فِى النَّارِ مِنَ الإِيْمَانِ، ١/١٦، الرقم: ٢١، ومسلم فى الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، ١/٦٦، الرقم: ٤٣، والنسائى فى السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب طعم الإيمان، ٨/٩٤، الرقم: ٤٩٨٧، وفى باب

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس کو پا لے گا: وہ شخص جسے اللہ ﷻ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں اور جس شخص سے بھی اُسے محبت ہو وہ محض اللہ ﷻ کی وجہ سے ہو، کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالتِ) کفر میں لوٹنے کو وہ اِسی طرح ناپسند کرتا ہو جیسے وہ خود کو آگ میں پھینکا جانا ناپسند کرتا ہے۔‘‘

٢/٢. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَالِمُ ضِيَاءُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ التِّرْيَاقِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ حَسَّانَ

حلاوة الإيمان، ٨/٩٦، الرقم: ٤٩٨٨، وابن ماجه فى السنن، كتاب الفتن، باب الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ، ٢/١٣٣٨، الرقم: ٤٠٣٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٠٣، الرقم: ١٢٠٢١، وأبويعلى فى المسند، ٥/١٩٤، الرقم: ٢٨١٣، وابن حبان فى الصحيح، ١/٤٧٤، الرقم: ٢٣٨، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/١٦٤، الرقم: ٣٠٣٦٠۔

٢: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٥٥، الرقم: ٢٨٠۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في العي، ٤/٣٧٥، الرقم: ٢٠٢٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٩، الرقم: ٢٢٣٦٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/١٣٣، الرقم: ٧٧٠٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٥١، الرقم، ٢٧٦٧۔

بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: اَلْحَيَاءُ وَالْعَيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا کرنا اور گفتگو میں دشواری محسوس کرنا (دونوں) ایمان کی علامتیں ہیں، اور فحش گفتگو و چرب زبانی نفاق کی علامتیں ہیں۔''

٣/٣. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الثِّقَةُ أَبُو الْفَتْحِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ حَمْدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَافِظُ أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْفَرْيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَلْخِيُّ بِسَمَرْقَنْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوْبَ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي آخِيَّتِهِ، يَجُوْلُ وَيَرْجِعُ إِلَى آخِيَّتِهِ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الإِيْمَانِ، فَأَطْعِمُوْا

٣: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ١٩٧، ١٩٨، الرقم: ٩١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن حبان في الصحيح، ٢/٣٨١، والرقم: ٦١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥٥، الرقم: ١١٥٤٣، وأبو يعلي في المسند، ٢/٤٩٢، الرقم: ١٣٣٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٥٢، الرقم: ١٠٩٦٤، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٦٠٧، الرقم: ٢٤٥١، وفي مجمع الزوائد، ١٠/٢٠١۔

طَعَامَكُمُ الْأَتْقِيَاءَ، وَأَوْلُوا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال ایک ایسے گھوڑے کی ہے جو اصطبل میں کھونٹے کے ساتھ بندھا ہوتا ہے، وہ اِدھر اُدھر گھومتا پھرتا ہے اور پھر اصطبل میں ہی لوٹ کر آتا ہے۔ اِسی طرح مومن غلطی کرتا ہے اور پھر ایمان کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اِس لئے تم اپنا کھانا پرہیز گاروں کو کھلاؤ اور صاحبِ ایمان لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور بھلائی کیا کرو۔''

٤/٤. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا ضِيَاءُ الدِّيْنِ أَبُو النَّجِيْبِ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنِ خَلَفٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزَامٍ الْأُبُلِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ الْهُجَيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم هَذِهِ الآيَةَ: ﴿رَبِّ أَرِنِيْ أَنْظُرْ إِلَيْكَ﴾ [الأعراف، ٧: ١٤٣] قَالَ: قَالَ اللهُ: يَا مُوْسَى، إِنَّهُ لَا يَرَانِي حَيٌّ إِلَّا مَاتَ، وَلَا يَابِسٌ إِلَّا تَدَهْدَهَ، وَلَا رَطْبٌ إِلَّا تَفَرَّقَ، إِنَّمَا يَرَانِي أَهْلُ الْجَنَّةِ

٤: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٩٩، ٥٠٠، الرقم: ٣٢٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الحكيم الترمذي في نوارد الأصول في أحاديث الرسول، ٣/٢٠٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٦٧، الرقم: ٣٢٤٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/٢٣٥، والسيوطي في الدر المنثور، ٣/٥٤٤۔

الَّذِيْنَ لَا تَمُوْتُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَبْلَى أَجْسَادُهُمْ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (اے میرے رب! مجھے اپنا جلوہ دکھا تاکہ میں تیرا دیدار کرلوں) اور ارشاد فرمایا: اِس طلب پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! مجھے جو بھی زندہ شخص دیکھے گا مر جائے گا، خشک چیز تباہ ہو جائے گی اور تر و تازہ (خشک ہوکر) بکھر جائے گی۔ مجھے صرف اہلِ جنت ہی دیکھ سکتے ہیں جن کی آنکھیں مردہ اور اجسام بوسیدہ نہیں ہوتے۔''

٥/٥. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الثِّقَةُ أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَافِظُ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ حَمْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطَّابِيُّ، قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّازِقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الأَشْعَثِ، قَالَ: حَدَّثَنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُسْلِمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ

٥: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٧٣٨، الرقم: ٥٠١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب من الدين الفرار من الفتن، ١/١٥، الرقم: ١٩، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب الفرار بالدين من الفتن، ٨/١٢٣، الرقم: ٥٠٣٦، وأبو داود في السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب ما يرخص فيه من البداوة في الفتنة، ٤/١٠٣، الرقم: ٤٢٦٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب العزلة، ٢/١٣١٧، الرقم: ٣٩٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦، الرقم: ١١٠٤٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٤٨، الرقم: ٣٧١١٦۔

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: يُوْشِكُ أَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شِعَابَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب وہ زمانہ آئے گا کہ مسلمان کا بہترین مال اُس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور وادیوں میں اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کی خاطر چلتا پھرے گا۔''

٦/٦. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ طَاهِرٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا وَالِدِي أَبُو الْفَضْلِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْمُقْرِئُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَاجِبُ الطُّوْسِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَا تَرَكْتُ

٦: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٢٨٢، ٢٨٣، الرقم: ١٥٨.

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب ما ينتقي من شؤم المرأة، ٥/١٩٥٩، الرقم: ٤٨٠٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب أكثر أهل الجنة الفقراء وأكثر أهل النار النساء، ٤/٢٠٩٧، الرقم: ٢٧٤٠، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٣٠٦، الرقم: ٥٩٦٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٦٤، الرقم: ٩١٥٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٣٠٥، الرقم: ٢٠٦٠٨.

بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں اور کوئی فتنہ نہیں۔''

٧/٧. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الثِّقَةُ أَبُو الْفَتْحِ بِإِسْنَادِهِ السَّابِقِ إِلَى أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ النَّجَّادُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُدَيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْجُشَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ سَالِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَسْلَمُ لِذِي دِيْنٍ دِيْنُهُ إِلَّا مَنْ فَرَّ بِدِيْنِهِ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ، وَمِنْ شَاهِقٍ إِلَى شَاهِقٍ، وَمِنْ جُحْرٍ إِلَى جُحْرٍ كَالثَّعْلَبِ الَّذِي يَرُوِّغُ. قَالُوا: وَمَتَى ذَلِكَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِذَا لَمْ تَنَلِ الْمَعِيْشَةَ إِلَّا بِمَعَاصِي اللهِ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ الزَّمَانُ حَلَّتِ الْعُزُوْبَةُ. قَالُوا: وَكَيْفَ ذَلِكَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَقَد أَمَرْتَنَا بِالتَّزْوِيْجِ؟ قَالَ: إِنَّهُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ الزَّمَانُ كَانَ هَلَاكُ الرَّجُلِ عَلَى يَدِ أَبَوَيْهِ، فَإِنْ

٧: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٧٣٩، ٧٤٠، الرقم: ٥٠٢ـ

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في كتاب الزهد الكبير، ١٨٣/٢، الرقم: ٤٣٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٤٧/٥، ٤٤٨، الرقم: ٨٦٩٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٩٩/٣، الرقم: ٤١٥٢ـ

لَمْ يَكُنْ لَه أَبْوَانِ فَعَلى يَدَي زَوْجَتِهِ وَوَلِدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَه زَوْجَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَعَلَى يَدَي قَرَابَتِهِ. قَالُوْا: وَكَيْفَ ذٰلِکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: يُعَيِّرُوْنَهُ بِضِيْقِ الْمَعِيْشَةِ فَيَتَكَلَّفُ مَا لَا يُطِيْقُ حَتّٰى يُوْرِدُوْهُ مَوَارِدَ الْهَلَكَةِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عبد اللہ بن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جب کسی صاحبِ دین کی دینداری محفوظ نہ رہے گی، سوائے اُس شخص کے جو اپنے دین کے ساتھ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی جانب اور ایک بلند پہاڑ سے دوسرے بلند پہاڑ کی طرف اور ایک غار سے دوسرے غار کی طرف لومڑی جیسی ہوشیاری سے راہ فرار اختیار کرے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کب ہو گا؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ سب کچھ اُس وقت ہوگا جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے سوا روزی اور کسی طرح حاصل نہ ہوسکے گی جب ایسا زمانہ آ جائے تو اُس وقت مجرد رہنا جائز ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ نے تو ہم کو نکاح کرنے کا حکم دیا ہے (پھر یہ کیسے ہوگا؟) اِس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس زمانے میں انسان کی تباہی اُس کے والدین کے ہاتھوں ہو گی۔ اگر اُس کے والدین نہیں ہوں گے تو اُس کی ہلاکت بیوی اور اولاد کے ہاتھوں ہوگی۔ اگر اُس کی بیوی اور بچے نہ ہوں تو اُس کی بربادی قرابت داروں کے ہاتھوں ہو گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ (اعزا و اقارب) اُس کو تنگیِ معاش پر طعن و تشنیع کا نشانہ بنائیں گے، (اِس سے چھٹکارہ پانے کے لئے) وہ اپنی طاقت سے زیادہ کام کرے گا یہاں تک کہ وہ اسے ہلاکت کے مقامات پر لے جائیں گے۔‘‘

بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ پر نزولِ وحی کا آغاز﴾

٨/١. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخُنَا ضِيَاءُ الدِّيْنِ أَبُو النَّجِيْبِ إِمْلَاءً، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُقْرِئُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ الحَكَّاكِ الْمَكِّيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْصَنْعَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ الْبَغَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلاءُ، فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءً فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ اللَّيَالِيَ ذَوَاتَ الْعَدَدِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرجِعُ إِلَى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى فَاجَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيْهِ، فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اقْرَأْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِىءٍ، فَأَخَذَنِي

٨: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٣٦٢، الرقم: ٢٠٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب بدء الوحي، باب بدء الوحي، ١/٤، الرقم: ٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بدء الوحي إلى رسول الله، ١/١٤٠، الرقم: ١٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٣٢، الرقم: ٢٦٠٠١۔

فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِىءٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَo خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍo اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُo الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِo عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْo﴾

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی کی ابتدا سچے خوابوں سے ہوئی۔ آپ ﷺ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا۔ پھر آپ ﷺ خلوت پسند ہو گئے اور غارِ حراء میں جانے لگے۔ وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت کرتے، اور کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ رضي الله عنها کی طرف لوٹتے اور وہ اُسی طرح کھانے پینے کا بندوبست کر دیا کرتیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس حق آ گیا جب کہ آپ ﷺ غارِ حرا میں تھے، فرشتے نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: پڑھیے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ فرشتے نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبایا، پھر چھوڑتے ہوئے کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے دبایا۔ حتی کہ پھر چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پھر پکڑا اور سہ بارہ دبایا حتی کہ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: (اے حبیب!) اپنے رب کے نام سے (آغاز کرتے ہوئے) پڑھئے جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایاo اس نے انسان کو (رحمِ مادر میں) جونک کی طرح معلق وجود سے پیدا کیاo پڑھیئے اور آپ کا رب بڑا ہی کریم ہےo جس نے قلم کے ذریعے (لکھنے پڑھنے کا) علم سکھایاo جس نے انسان کو (اس کے علاوہ بھی) وہ (کچھ) سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھاo‘‘

لُزُومُ السُّنَّةِ

﴿سنتِ نبوی ﷺ کا التزام﴾

٩/١. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخُنَا شَيْخُ الإِسْلَامِ ضِيَاءُ الدِّيْنِ أَبُوْ النَّجِيْبِ عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ السُّهْرَوَرْدِيُّ إِمْلَاءً مِنْ لَفْظِهِ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ سِتِّيْنَ وَخَمْسِ مِئَةٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّرِيْفُ نُوْرُ الْهُدَى أَبُوْ طَالِبٍ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّيْنَبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَتْنَا كَرِيْمَةُ بِنْتُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيَّةُ الْمُجَاوِرَةُ بِمَكَّةَ، حَرَسَهَا اللهُ تَعَالَى، قَالَتْ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْهَيْثَمِ مُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ الْكُشْمِيْهَنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِي، إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنِي، وَإِنِّي النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ، فَأَطَاعَهُ

٩: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ١٢، الرقم: ٢۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن الرسول، ٦/٢٦٥٦، الرقم: ٦٨٥٤، ومسلم في الصحيح كتاب الفضائل، باب شفقته ﷺ على أمته ومبالغته في تحذيرهم مما يضرهم، ٤/١٧٨٨، الرقم: ٢٢٨٣۔

طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوْا، فَانْطَلَقُوْا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ، فَذَلِكَ مَثَلِي وَمَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیشک میری اور اُس چیز کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اُس شخص کی سی ہے جو ایک قوم کے پاس آیا اور کہا: اے میری قوم! واقعی میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر دیکھا ہے اور میں تم کو علی الاعلان ڈرانے والا ہوں، ہاں چلو بھاگ چلو، اُس کا کہنا اُس کی قوم کے ایک گروہ نے تو مان لیا اور سرِشام وہ گروہ وہاں سے چل کھڑا ہوا، آہستہ آہستہ چل کر دور نکل گیا اور لشکر کی دست برد سے بچ گیا لیکن ایک گروہ نے اُس کی بات جھٹلائی اور جہاں تھے وہیں رہے، وہیں اُن کو صبح ہوئی اور صبح ہی اُس لشکر نے اُن کو آ لیا اور ہلاک کر ڈالا اور تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ پس یہ مثال، میری اور اُن لوگوں کی ہے جنہوں نے میری پیروی کی اور اُن لوگوں کی بھی جنہوں نے میرا کہا نہ مانا اور جو چیز حق تعالیٰ کی طرف سے لایا تھا اُس کی تکذیب کی۔''

١٠/٢. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو زُرْعَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي وَالِدِي الْحَافِظُ الْمَقْدِسِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَزَّازُ،

١٠: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ١٥٥، ١٥٦، الرقم: ٥٨۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأحكام، باب كيف يبايع الإمام الناس، ٦/٢٦٣٣، الرقم: ٦٧٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية وتحريمها في المعصية، ٣/١٤٧٠، الرقم: ١٧٠٩،—

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَخِي مِيْمِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَي بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ عَلِيِّ بْنِ حَفَظَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيَّ، يَقُوْلَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ، يَقُوْلَ: حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا، وَلَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اِس بات پر بیعت کی کہ ہم تنگی اور فراخی، مسرت اور غم ہر حال میں آپ ﷺ کے اَحکام بجا لائیں گے اور ہم اولوا الامر کے اَحکام بجا لانے میں نزاع نہیں کریں گے، ہم جہاں ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہ کھائیں گے۔‘‘

١١/٣. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا ضِيَاءُ الدِّيْنِ عَبْدُ

.... والنسائي في السنن، كتاب البيعة، باب البيعة على السمع والطاعة، ١/١٣٧، الرقم: ٤١٤٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب البيعة، ٢/٩٥٧، الرقم: ٢٨٦٦، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٤١٣، الرقم: ٤٥٤٧۔

١١: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٧١٦، الرقم: ٤٨٨۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فرض الحج مرة في العمر، ٢/٩٧٥،←

الْوَهَّابِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ التِّرْيَاقِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُتْرُكُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوْا عَنِّي، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں (یعنی کچھ بیان نہ کروں) تو تم بھی مجھے چھوڑے رہو (مجھ سے سوالات نہ کرو) اور جب میں تم سے کوئی چیز بیان کروں تو تم اُسے مجھ سے لے لو۔ بے شک تم سے پہلے لوگ انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ سوال کرنے اور اُن سے اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔''

١٢/٤. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَالِمُ ضِيَاءُ الدِّيْنِ أَبُوْ

الرقم: ١٣٣٧، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب في الانتهاء عما نهى عنه رسول الله ﷺ، ٤٧/٥، الرقم: ٢٦٧٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٣١٩/٢، الرقم: ٣٥٩٨، وابن حبان في الصحيح، ١٩٨/١، الرقم: ١٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٢٥/٤، الرقم: ٨٣٩٨۔

١٢: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٧٥، ٧٦، الرقم: ٢٣۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في

أَحْمَدَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْفَتْحِ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ التِّرْيَاقِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْجَبَّارِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرَاحِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عِيْسَى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِکٍ ﷛: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا بُنَيَّ، إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِي قَلْبِکَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ، وَذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِي، وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحْيَانِي، وَمَنْ أَحْيَانِي کَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بیٹے! اگر تجھے اس بات پر قدرت ہو کہ تو صبح اور شام اس حال میں (بسر) کرے کہ تیرے دل میں کسی کے بارے میں کینہ نہ ہو تو ایسا ہی کر، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے فرزند! یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ رکھا (اس کا احیاء کیا) اس نے گویا مجھے زندہ رکھا اور جس نے مجھے زندہ رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔‘‘

.... السنن، کتاب العلم باب ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ٥/٤٦، الرقم: ٢٦٧٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٢٥، الرقم: ٥٩٩١، وفي المعجم الصغير، ٢/١٠٢، الرقم: ٨٥٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٧٢۔

١٣/٥. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا، قَالَ: أَخْبَرَنَا الإِمَامُ عَبْدُ الْجَبَّارِ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنِ اتَّبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لوگوں کو سیدھی راہ کی طرف بلایا اُس کو بھی اُسی قدر ثواب ملتا ہے جتنا اُس کی

١٣: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٢٠٨، ٢٠٩، الرقم: ٩٨۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب العلم، باب من سن سنة حسنة أو سيئة ومن دعا إلى هدى أو ضلالة، ٢٠٦٠/٤، الرقم: ٢٦٧٤، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء فيمن دعا إلى هدى فاتبع أو إلى ضلالة، ٤٣/٥، الرقم: ٢٦٧٤، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب لزوم السنة، ٢٠١/٤، الرقم: ٤٦٠٩، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من سن سنة حسنة أو سيئة، ٧٥/١، الرقم: ٢٠٦، وابن حبان في الصحيح، ٣١٨/١، الرقم: ١١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٧/٢، الرقم: ٩١٤٩۔

اتباع کرنے والوں کو ملتا ہے اور اس سے ان کے اجر سے کچھ کم نہیں ہوتا اور جو کوئی گمراہی کی طرف بلاتا ہے تو اُس پر اُس کی اتباع کرنے والوں کے گناہ کے برابر گناہ ہوتا ہے اور متبعین کے گناہوں میں سے کچھ کم نہیں ہوتا۔‘‘

١٤/٦. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ طَاهِرُ بْنُ أَبِي الْفَضْلِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْمُقَوِّمِيُّ الْقَزْوِيْنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو طَلْحَةَ الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي الْمُنْذِرِ الْخَطِيْبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَلَمَةَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ مَاجَه، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي، فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي، فَتَزَوَّجُوْا فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ، وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ فَإِنَّ الصَّوْمَ وِجَاءٌ لَهُ.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نکاح میری سنت ہے، جس نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ تم لوگ نکاح کرو، قیامت کے روز میں دوسری اُمتوں پر تمہاری کثرت کی بنا پر فخر کروں گا اور جو شخص

١٤: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٢٩٤، الرقم: ١٦٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب ما جاء في فضل النكاح، ١/٥٩٢، الرقم: ١٨٤٦، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٣/١١٦، الرقم: ١٤٣٥۔

صاحبِ حیثیت ہے اُسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھے اُسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھے اِس لئے کہ روزہ شہوت کو دور کر دیتا ہے۔‘‘

١٥/٧. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا بِهِ أَبُوْ زُرْعَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي وَالِدِي الْحَافِظُ الْمَقْدِسِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ السِّمْسَارُ بِأَصْفَهَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَوْرَشِيْدَ قَوْلَهُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ شَدِيْدِ الْحَرِّ، فَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ، وَأَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ يَسْتَظِلُّ بِهِ، فَنَامَ الصَّائِمُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوْا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوْا الرِّكَابَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت انس رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کے ساتھ ایک

١٥: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ١٥٢، الرقم: ٥٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب أجر المفطر في السفر إذا تولى العمل، ٧٨٨/٢، الرقم: ١١١٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٢٦١/٣، الرقم: ٢٠٣٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٤٣/٤، الرقم، ٧٩٤٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٧٩/٢، الرقم: ٨٩٦١، وأبو يعلي في المسند، ٢٠٩/٧، الرقم: ٤٢٠٣۔

سفر میں تھے، ہم میں سے بعض روزہ دار تھے اور بعض روزہ چھوڑنے والے، ہم ایک جگہ سخت گرمی میں پہنچے۔ ہم میں سے بعض اپنے ہاتھوں سے دھوپ سے بچ رہے تھے، اور ہم میں سے سب سے زیادہ سایہ حاصل کرنے والا وہ شخص تھا جس کے پاس چادر تھی اور وہ اُس سے سایہ حاصل کر رہا تھا، پھر روزہ دار تو سو گئے اور روزہ چھوڑنے والے کھڑے رہے، اُنہوں نے خیمے نصب کیے اور سواری کے جانوروں کو پانی پلایا۔ اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا: آج روزہ نہ رکھنے والے اَجر لے گئے۔‘‘

اَلْعِلْمُ

﴿علم کا بیان﴾

١٦/١. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخُ الإِسْلَامِ أَبُوْ النَّجِيْبِ إِمْلَاءً، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ ابْنُ حَفْصٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَالِبِ الزَّيْنَبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَتْنَا كَرِيْمَةُ بِنْتُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيَّةُ، قَالَتْ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْهَيْثَمِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَرَبْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ

١٦: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٢٠ـ٢١، الرقم: ٦ـ

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب من يرد الله به خيرًا يفقهه في الدين، ١/١٣٩، الرقم: ٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب النهي عن المسألة، ٢/٧١٩، الرقم: ١٠٣٧، والترمذي في السنن، كتاب العلم، باب إذا أراد الله بعبد خيرًا فقهه في الدين، ٥/٢٨، الرقم: ٢٦٤٥، وابن ماجه عن معاوية وأبي هريرة رضی الله عنهما، في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٠، الرقم: ٢٢٠ـ٢٢١، والنسائي في السنن الكبرى، كتاب العلم، باب فضل العلم، ٣/٤٢٥، الرقم: ٥٨٣٩، ومالك بعضه في الموطأ، ٢/٩٠٠، الرقم: ١٥٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٤، الرقم: ٧٩٣، والدارمي في السنن، ١/٨٥، الرقم: ٢٢٤ـ

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے، اور میں تو بس تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ دیتا اللہ تعالیٰ ہے۔''

١٧/٢. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخُ الإِسْلَامِ أَبُوْ النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ قَدَّسَ اللهُ رُوْحَهُ إِمْلَاءً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْمُقْرِئُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُوْ بَكْرٍ الْخَطِيْبُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَمْرٍو الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللهُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ، فَرُبَّ

١٧: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٢٨، ٢٩، الرقم: ١١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٣، الرقم: ٢٦٥٦، وأبو داود في السنن، كتاب العلم، باب فضل نشر العلم، ٣/٣٢٢، الرقم: ٣٦٦٠، والدارمي في السنن، ١/٨٦، الرقم: ٢٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٨٣، الرقم: ٢١٦٣٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٤٣، الرقم: ٤٨٩٠۔

حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيْهٍ.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ اُس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے مجھ سے ایک حدیث سنی اور پھر اُس کو خوب یاد رکھا یہاں تک کہ پھر اُس نے دوسرے شخص کو وہ حدیث پہنچائی۔ بہت سے فقیہ اپنے سے کامل فقیہ تک بات پہنچاتے ہیں، اور بہت سے اہلِ علم خود فقیہ نہیں ہوتے۔''

۳/۱۸. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا ضِيَاءُ الدِّيْنِ أَبُوْ النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ إِمْلَاءً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَالِيْنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الدَّاوُدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَمَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عِمْرَانَ السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ:

۱۸: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ۱۲۱، ۱۲۲، الرقم: ٤٨۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة، ٥/٤٨، الرقم: ۲٦٨۲، وأبو حنيفة في المسند، ١/٥٧، وأبو داود في السنن، كتاب العلم، باب الحث على طلب العلم، ٣/٣١٧، الرقم: ٣٦٤١، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨١، الرقم: ٢١٧٢٣، والدارمي في السنن، ١/١١٠، الرقم: ٣٤٢، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٢٢٤، الرقم: ١٢٣١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٢، الرقم: ١٦٩٦۔١٦٩٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥١، الرقم: ١٠٦۔

أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيْلٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، إِنِّي أَتَيْتُکَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ، لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِي عَنْکَ أَنَّکَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَمَا جَاءَ بِکَ، تِجَارَةٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: وَلَا جَاءَ بِکَ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَلَکَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ بِهِ عِلْمًا سَلَکَ اللهُ بِهِ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِکَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانِ فِي الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ النُّجُوْمِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَإِنَّمَا وَرَّثُوْا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظِّهِ أَوْ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت کثیر بن قیسؒ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابو الدردا رضی اللہ عنہ کے ساتھ جامع مسجد دمشق میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا اور کہا: اے ابو الدرداء! میں آپ کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے شہر ''مدینہ'' سے وہ حدیث حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں جس کے بارے میں مجھے علم ہوا ہے کہ آپ نے اُس حدیث کو خود حضور نبی اکرم ﷺ سے بغیر کسی واسطے کے سنا ہے۔ حضرت ابو الدردا رضی اللہ عنہ نے اُن سے پوچھا: آپ یہاں کسی تجارتی کام سے آئے ہیں؟ اُس شخص نے عرض کیا: نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا

کسی اور غرض سے بھی نہیں آئے ہیں؟ اُس نے کہا: نہیں، (یعنی بس صرف اِسی کام کے لئے آیا ہوں)۔ یہ سن کر حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی طلبِ علم میں کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلا دیتا ہے۔ بے شک فرشتے طالبِ علم کی خوشی کے لئے اُس کے پاؤں تلے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اور اُس (طالب علم) کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں۔ بے شک عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔ اور بے شک علماء انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔ بے شک انبیاء کرام علیہم السلام کی وراثت میں درہم و دینار نہیں ہوتی بلکہ اُن کی میراث علم ہے۔ پس جس نے اِسے پایا اُس نے (وراثتِ انبیاء سے) اپنا حصہ پا لیا یا فرمایا: بہت بڑا حصہ حاصل کر لیا۔‘‘

۱۹/٤. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخُنَا ضِيَاءُ الدِّيْنِ أَبُو الْنَجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ إِمْلَاءً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ عَبْدُ الْمَلِكِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ التِّرْيَاقِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْجَرَّاحِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو

۱۹: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ۲۰۰، ۲۰۱، الرقم: ۹٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الاستيصاء بمن طالب العلم، ٥/۳۰، الرقم: ۲٦٥۰، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب الوصاة بطلبة العلم، ۱/۹۱، الرقم: ۲٤۹، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۱/۲٥۲، الرقم: ۲۰٤٦٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷/۱۲٦، الرقم: ۷۰٥۹، وفي مسند الشاميين، ۱/۲۲٦، الرقم: ٤۰٥، والطيالسي في المسند، ۱/۲۹۱، الرقم: ۲۱۹۱۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَارُوْنَ، قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَبَا سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ: مَرْحَباً بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ، وَإِنَّ الرِّجَالَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الأَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ، فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت ہارونؒ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتے تھے تو وہ فرماتے: حضور نبی اکرم ﷺ کی یہ وصیت کیا خوب ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ تمہارے پیروکار ہیں اور بے شک لوگ تمہارے پاس اطرافِ عالم سے مذہبی بصیرت اور دین کو سمجھنے کے لئے آئیں گے۔ پس جو لوگ تمہارے پاس آئیں تم اُنہیں نیکی کی تلقین کیا کرنا۔‘‘

٢٠/٥. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخُنَا شَيْخُ الإِسْلَامِ أَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ الْمُسْتَمْلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَالِمُ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنِ هَوَازِنَ الْقُشَيْرِيُّ،

٢٠: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٨، ٤٩، الرقم: ١٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، المقدمه، باب فصل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨١، الرقم: ٢٢٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٨، الرقم: ٩، وأبو يعلي في المسند، ٥/٢٢٣، الرقم: ٢٨٣٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٧٨، الرقم: ٢٣٦، والبيهقي في الشعب الإيمان، ٢/٢٥٣، الرقم: ١٦٦٣، والربيع في المسند، ١/٢٩، الرقم: ١٨۔

قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ الْأَصْفَهَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَامِرٍ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاتِكَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُطْلُبُوْا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ، فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم طلب کرو خواہ چین میں ہو (یعنی اُس کے لئے خواہ تمہیں ملک چین ہی جانا پڑے)۔ کیونکہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

٢١/٦. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا شَيْخُ الْإِسْلَامِ أَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْمَالِيْنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الدَّاوُدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ الْحَمَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِمْرَانَ عِيْسَى السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامَ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ حَمْزَةَ،

٢١: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٦٧، ٤٦٨، الرقم: ٢٩٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الدارمي في السنن، المقدمة، باب التوبيخ لمن يطلب العلم لغير الله، ١/١١٦، الرقم: ٣٧٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٦٦، الرقم: ١٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٨٤۔

قَالَ: حَدَّثَنِي نُعْمَانُ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ يُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، أَوْ يُرِيْدُ أَنْ يُقْبَلَ بِوُجُوْهِ النَّاسِ إِلَيْهِ، أَدْخَلَهُ اللهُ تَعَالَى جَهَنَّمَ.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے علم کو اس لئے حاصل کیا کہ وہ اِس کے ذریعہ علماء پر فخر و مباہات کرے یا نادانوں سے اُس کے ذریعہ جھگڑا کرے یا اُس کی یہ آرزو ہو کہ اِس علم کے باعث شرفاء اُس کی طرف رجوع کریں اور اُس کے پاس آئیں تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دوزخ میں ڈال دے گا۔‘‘

۲۲/۷. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخُنَا أَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الرَّئِيْسُ أَبُوْ عَلِيِّ بْنُ نَبْهَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَاذَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغْوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ آيَةٌ إِلَّا وَلَهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ، وَلِكُلِّ حَرْفٍ حَدٌّ، وَلِكُلِّ حَدٍّ مَطْلَعٌ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا

۲۲: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ۳۸، ۳۹، الرقم: ۱٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: عبد الرزاق في المصنف، ۳/۳۵۸، الرقم: ۵۹٦۵، وابن المبارك في الزهد: ۲۳، الرقم: ۹۳، وابن حزم في الإحكام، ۳/۲۸۱۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

سَعِيْدٍ مَا الْمَطْلَعُ؟ قَالَ: يَطْلَعُ قَوْمٌ يَعْمَلُوْنَ بِهِ. قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ: أَحْسِبُ أَنَّ قَوْلَ الْحَسَنِ هَذَا إِنَّمَا ذَهَبَ إِلَى قَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: مَا مِنْ حَرْفٍ أَوْ آيَةٍ إِلَّا وَقَدْ عَمِلَ بِهَا قَوْمٌ أَوْ لَهَا قَوْمٌ سَيَعْمَلُوْنَ بِهَا. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت حسن بصریؒ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن پاک کی ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے اور ہر حرف کے لیے ایک حد ہے اور ہر حد کے لئے ایک مطلع ہے۔ شیخ ابو نجیب سہروردی فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے دریافت کیا کہ اے ابوسعید! مطلع سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ہر قوم کے لئے مطلع وہی ہے جس پر وہ عمل کرتی ہے، ابو عبید نے فرمایا: حضرت حسن کا قول حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول کی طرف گیا ہے جس کو حجاج نے شعبہ سے اور شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: کوئی حرف یا کوئی آیت ایسی نہیں ہے کہ اس پر ایک قوم نے عمل نہ کیا ہو، یا یہ کہ اس پر عنقریب کوئی قوم عمل کرنے والی ہے۔‘‘

٢٣/٨. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الثِّقَةُ أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي بْنِ سُلَيْمَانَ (إِجَازَةً)، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ حَمْدُ بْنُ

٢٣: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٨٩١، الرقم: ٥٧٠۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٦٤، الرقم: ٢٤٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٣٦، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١/٤١٤، والعسقلاني في لسان الميزان، ٦/٢٣٨، الرقم: ٨٤١۔

أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَافِظُ أَبُو نُعَيْمٍ الأَصْفَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ الكَشِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْوَرُ بْنُ عِيْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَاسِيْنُ الزَّيَّاتُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ: إِنَّ مِنْ مَعَادِنِ التَّقْوَى تَعَلُّمَکَ إِلَى مَا قَدْ عَلِمْتَ عِلْمًا مَا لَم تَعْلَمْ، وَالنَّقْصَ فِيْمَا عَلِمْتَ قِلَّةَ الزِّيَادَةِ فِيْهِ.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ تقویٰ اور پرہیزگاری کی کانیں ہیں جن کے ذریعے تم اپنے علم میں اس علم کا اضافہ کرتے ہو جس کو تم نہیں جانتے اور تمہیں بھی آ گاہی ہو جاتی ہے کہ تمہارے علم میں کتنی کمی ہے اور کس قدر کمی کے ساتھ اُس میں اضافہ ہوا ہے۔''

٢٤/ ٩. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الثِّقَةُ، أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ حَمْدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَافِظُ أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رَزِيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيْلَ بْنَ عَيَّاشٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الأَلْهَانِيُّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضي الله عنه، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم

٢٤: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٧١٨، الرقم: ٤٨٩۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في شعب الإيمان، فصل في تعليم القرآن، ٢/ ٤٠٦، الرقم: ٢٢١٤، والجرجاني في تاريخ الجرجان، ١/ ٥٠٥، الرقم: ١٠٢٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥/ ٤٨٩۔

قَالَ: مَنْ عَلَّمَ عَبْدًا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ فَهُوَ مَوْلَاهُ، لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَخْذُلَهُ وَلَا يَسْتَأْثِرَ عَلَيْهِ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ فَصَمَ عُرْوَةً مِنْ عُرَى الْإِسْلَامِ.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت بھی سکھائی تو وہ اس کا مولیٰ (استاد) ہے اُس کو چاہیے کہ وہ اُس (استاد) کو رسوا نہ کرے اور نہ خود کو اُس پر ترجیح دے جو ایسا کام کرتا ہے وہ اسلام سے ایک مضبوط رشتے کو توڑتا ہے۔‘‘

فَضَائِلُ الصَّحَابَةِ رضی الله عنہم

﴿صحابہ کرام رضی الله عنہم کے فضائل کا بیان﴾

٢٥/١. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْفَضْلِ حَمْدُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَافِظُ أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنہ، قَالَ: لَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم مِنْ تَبُوْكَ، قَالَ حِيْنَ دَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ: إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مِنْ مَسِيْرٍ، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ، قَالُوْا: وَهُمْ فِي الْمَدِيْنَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

٢٥: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ١٨٣-١٨٤، الرقم: ٧٨-

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب نزول النبي الحجر، ١٦١٠/٤، الرقم: ٤١٦١، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب ثواب من حبسه عن الغزو مرض أو عذر آخر، ١٥١٨/٣، الرقم: ١٩١١، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب من حبسه العذر عن الجهاد، ٩٢٣/٢، الرقم: ٢٧٦٤، وأبو يعلي في المسند، ١٩٣/٤، الرقم: ٢٢٩٣، وعبد بن حميد في المسند، ٣٣٢/١، الرقم: ١٠٥٧، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٦٧/١٢-

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس ہوئے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مدینہ میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں کہ جب تم دور دراز کے سفر کر رہے تھے اور وادیوں کو عبور کر رہے تھے تو وہ بھی اِس دوران تمہارے ساتھ تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) وہ تو مدینہ میں رہ گئے تھے (پھر ہمارا اُن کا ساتھ کس طرح ہوا)؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اُن کو عذر نے روک لیا تھا (مگر ثواب میں وہ تمہارے ساتھ شریک ہیں)۔''

٢/٢٦. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَالِمُ رَضِيُّ الدِّيْنِ أَبُو الْخَيْرِ أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْقَزْوِيْنِيُّ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْقَاضِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فَنْجَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِزْمَةَ، قَالَ: حَدَّثنَا يُوْسُفُ بْنُ عَاصِمٍ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَخِيْهِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ

٢٦: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ١١٦، ١١٧، الرقم: ٤٥۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب من سورة الملائكة، ٣٦٣/٥، الرقم: ٣٢٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٧٨/٣، الرقم: ١١٧٦٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٦٧/٦، الرقم: ٦٠٩٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩٥/٧، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣٧١/١٢، الرقم: ٦٧١٢۔

زَيْدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ ۢ بِالْخَيْرٰتِ بِإِذْنِ اللهِ﴾ [فاطر، ٣٥: ٣٢] كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اِس ارشاد کے بارے میں فرمایا: ﴿سو اُن میں سے اپنی جان پر ظلم کرنے والے بھی ہیں اور اُن میں سے میانہ رو بھی ہیں اور اُن میں سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نیکیوں میں سبقت لے جانے والے بھی ہیں﴾ (اِس آیت میں جو تین قسم کے لوگ بیان کئے گئے ہیں) یہ سب کے سب جنتی ہیں۔''

٣/٢٧. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الإِمَامُ رَضِيُّ الدِّيْنِ أَبُوْ الْخَيْرِ أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْقَزْوِيْنِيُّ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدٌ الْخَلِيْلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدٌ الْفُرَّخْزَادِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّعَالَبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ فَنْجَوَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِيْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ،

٢٧: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ١٤، الرقم: ٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤١/٤٥٥، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٤/٨٤، وابن جرير الطبري في جامع البيان، ٢٩/٥٥، ٥٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٤١٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٨/٢٦٧۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حِيْنَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَاعِيَةٌ﴾ [الحاقة، ٦٩: ١٢] قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: سَأَلْتُ اللهَ ﷻ أَنْ يَّجْعَلَهَا أُذُنَکَ يَا عَلِيُّ، قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدُ، وَمَا کَانَ لِي أَنْ أَنْسَى. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب یہ آیت ﴿اور محفوظ رکھنے والے کان اُسے یاد رکھیں﴾ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا: اے علی! میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ تمہارے کان ایسے بنا دے (جو سنیں اور یاد رکھیں)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اِس کے بعد میں کوئی بات نہیں بھولا اور میں بھول بھی کیسے سکتا تھا۔''

٢٨/٤. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي فِي کِتَابِهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو بَکْرِ بْنِ زَکَرِيَّا الطَّرِيْثِيْثِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ الْأَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ

٢٨: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ١٠٧، الرقم: ٤١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٣/٢٧٦، الرقم: ٧٢٤٠، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/١٧٣، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ١/١٦٢، ١٦٣، الرقم: ١٦٨۔

أَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا عَلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَرَأَى فَقْرَهُمْ وَجَهْدَهُمْ وَطِيْبَ قُلُوْبِهِمْ فَقَالَ: أَبْشِرُوا يَا أَصْحَابَ الصُّفَّةِ، فَمَنْ بَقِيَ مِنْكُمْ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي أَنْتُمْ عَلَيْهِ الْيَوْمَ رَاضِيًا بِمَا هُوَ فِيْهِ فَإِنَّهُ مِنْ رُفَقَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ اصحاب صفہ کے پاس تشریف لے گئے جب آپ ﷺ نے اُن کا فقر، عبادت میں اُن کا مجاہدہ اور (اِس حال میں بھی) اُن کی خوش دلی کو ملاحظہ فرمایا تو اُن سے فرمایا: اے اصحابِ صفہ! تمہیں بشارت ہو کہ تم میں سے جو کوئی اِسی طرح اِن خوبیوں پر قائم رہے گا۔ اور اپنی اِس حالت پر خوش رہے گا جس پر آج تم ہو تو وہ یقیناً قیامت کے دن میرا رفیق ہوگا۔‘‘

اَلطَّهَارَةُ

﴿طہارت کا بیان﴾

٢٩/١. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخُنَا ضِيَاءُ الدِّيْنِ أَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ إِمْلَاءً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُوْرٍ الْحَرِيْمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْخَطِيْبُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ، فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا، وَلَا يَسْتَطِبْ بِيَمِيْنِهِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے

٢٩: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٥٠٦، الرقم: ٣٢٩.

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: النسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب النهي عن الاستطابة بالروث، ١/٣٨، الرقم: ٤٠، أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة، ١/٣، الرقم: ٨، وابن حبان في الصحيح، ٤/٢٨٨، الرقم: ١٤٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٠، الرقم: ٧٤٠٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٩١، الرقم: ٤٣٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٦٢، الرقم: ١٢٨.

شک میں تمہارے لئے بمنزلہ تمہارے باپ کے ہوں میں تم کو یہ تعلیم دیتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی رفع حاجت کے لئے جائے تو وہ قبلہ رخ نہ بیٹھے اور نہ قبلہ کی طرف پشت کرے اور نہ سیدھے ہاتھ سے استنجا کرے۔‘‘

٢/٣٠. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخُنَا شَيْخُ الإِسْلَامِ أَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُوْرٍ الْمُقْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْخَطِيْبُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، هُوَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ عليه الصلاة والسلام أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

٣٠: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٥١١، الرقم: ٣٣٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، ١/٢، الرقم: ٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، ١/١٠٨، الرقم: ٢٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٩، الرقم: ١٩٣٠٥، وأبو يعلي في المسند، ١٣/١٨٠، الرقم: ٧٢١٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١١، الرقم: ٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٠، الرقم: ٦٧٠٢۔

بے شک یہ شیاطین موجود ہوتے ہیں تو جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لئے جائے تو اُس کو یوں کہنا چاہیے: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثَ (میں ناپاکی اور ناپاکوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں)۔‘‘

٣/٣١. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخُنَا أَبُو النَّجِيْبِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الطَّائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَافِظُ الْفَرَّاءَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيْحِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ابْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَخَّرْتُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ مَكْتُوْبَةٍ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

٣١: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٥١٣، الرقم: ٣٣٩۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في السواك، ١/٣٥، الرقم: ٢٣، والدارمي في السنن، كتاب الصلاة، باب ينزل الله إلى السماء الدنيا، ١/٤١٤، الرقم: ١٤٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١١٤، الرقم: ١٧٠٧٣، وأبو عوانة في المسند، ١/١٦٣، الرقم: ٤٧٤، وأبو يعلى في المسند، ١١/١٥٠، الرقم: ٦٢٧٠۔

فرمایا: اگر میں اپنی اُمت پر یہ بات دشوار نہ جانتا تو عشاء کی نماز تہائی رات تک موخر کرتا اور ہر فرض نماز کی ادائیگی کے وقت مسواک (کرنے) کا حکم دیتا۔‘‘

٤/٣٢. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَالِمُ ضِيَاءُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ التِّرْيَاقِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ يَحْيَى بْنِ ضَمْرَةَ السَّعْدِيِّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ، فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْمَاءِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وضو کا بھی ایک شیطان ہوتا ہے جس کا نام ’’ولہان‘‘ ہے، لہٰذا تم پانی کے وسوسوں سے پرہیز کرو۔‘‘

٣٢: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٥٢٢، الرقم: ٣٤٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في كراهية الإسراف في الوضوء بالماء، ١/٨٥، الرقم: ٥٧، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٢٦٧، الرقم: ٥٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٣٦، الرقم: ٢١٢٧٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٩٧، الرقم: ٩٠١۔

۳۳/٥. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ إِجَازَةً، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ خَلَفٍ إِجَازَةً، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيْدٍ الْخَلَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ عَلَى نَهَرٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ أَفْرَغَ فَضْلَهُ فِي النَّهَرِ وَقَالَ: يُبْلِغُهُ اللهُ ﷻ قَوْماً يَنْفَعُهُمْ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت ابو درداء ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک نہر پر بیٹھ کر وضو فرمایا، جب آپ ﷺ وضو سے فارغ ہوگئے تو آپ ﷺ نے وضو سے بچا ہوا پانی نہر میں ڈال دیا اور فرمایا: اللہ رب العزت یہ پانی اُن لوگوں تک پہنچائے گا جن کے لئے یہ نافع ہوگا۔‘‘

۳۳: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ۸۳۸، الرقم: ٥٥١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في كتاب الزهد الكبير، ۳۲۸/۲، الرقم: ۸۷۹، والتميمي في المجروحين، ۱٤٧/۳، الرقم: ۱۲٥٥۔

اَلصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ

﴿نماز اور روزہ کا بیان﴾

١/٣٤. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَالِمُ رَضِيُّ الدِّيْنِ أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْقَزْوِيْنِيُّ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخَلِيْلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيْدٍ الفَرَخْزَاذِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَافِظُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ، عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ عزوجل: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ، قَالَ اللهُ عزوجل: مَجَّدَنِي عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

٣٤: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٥٢٩، ٥٣٠، الرقم: ٣٤٩۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، ١/٢٩٦، الرقم: ٣٩٥، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة فاتحة الكتاب، ٥/٢٠١، الرقم: ٢٩٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٨٥، الرقم: ٧٨٢٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٩، الرقم: ٢١٩٨۔

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: حَمِدَنِي عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، قَالَ: فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ، قَالَ: هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِم وَلَا الضَّالِيْنَ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں بانٹ دیا ہے چنانچہ جب میرا بندہ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْم کہتا ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعظیم کی۔ جب وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد کی۔ جب وہ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ کہتا ہے تو حق تعالی فرماتا ہے: میرے بندے نے سب کام میرے سپرد کر دیئے ہیں اور جب وہ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَاِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ کہتا ہے تو اُس وقت معبود برحق فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان (معاملہ) ہے۔ جب وہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَo صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ لا عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْنَo کہتا ہے تو خداوند بزرگ و برتر فرماتا ہے: یہ سب میرے بندے کے لئے ہے اور جو کچھ اس نے سوال کیا وہ پورا (اُس کو عطا) ہوگا۔‘‘

۲/۳۵. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا شَيْخُ الْإِسْلَامِ ضِيَاءُ

۳۵: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٥٥٦، الرقم: ٣٧١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: عبد الله بن۔

الدِّيْنِ أَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ خَيْرُوْنَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ زَكَرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِلْخَطَايَا، إِقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِکَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ o﴾ [هود، ١١: ١١٤]. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نمازِ پنجگانہ کی ادائیگی گناہوں کا کفارہ ہے۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔﴾''

٣٦/٣. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَالِمُ ضِيَاءُ الدِّيْنِ عَبْدُ

.... المبارك في المسند: ٢١، الرقم: ٣٨، وفي الزهد: ٣١٧، الرقم: ٩٠٧، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/١٤٧، الرقم: ٨١۔

٣٦: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٥٨٩، الرقم: ٣٩٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في تعجيل الإفطار، ٣/٨٣، الرقم: ٧٠٠، وابن حبان في الصحيح، ٤/٥٥٨، الرقم: ١٦٧٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢٧٦، الرقم: ٢٠٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٧، الرقم: ٧٢٤٠۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

الْوَهَّابِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ التِّرْيَاقِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ قُرَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم حِكَايَةً عَنْ رَبِّهِ: قَالَ اللهُ عزوجل: أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا وہ بندہ مجھے محبوب ترین ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔''

٣٧/٤. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ طَاهِرٌ، عَنْ أَبِيْهِ أَبِي الْفَضْلِ الْحَافِظِ الْمَقْدِسِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا السَّيِّدُ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

٣٧: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٥٩٤، ٥٩٥، الرقم: ٤٠٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٠٦، الرقم: ٣٢٤٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٧٩، الرقم: ٨١٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٥٣، والسلمي في آداب الصحبة، ١/١٠٦، الرقم: ١٦٣۔

عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنكَدِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ: اصْطَنَعْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ طَعَاماً، فَلَمَّا قُدِّمَ إِلَيْهِمْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: دَعَاكُمْ أَخُوْكُمْ وَتَكَلَّفَ لَكُمْ ثُمَّ تَقُوْلُ: إِنِّي صَائِمٌ؟ أَفْطِرْ وَاقْضِ يَوْمًا مَكَانَهُ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا اور ان کی خدمت میں پیش کیا گیا (اور سب لوگ دستر خوان پر بیٹھے) تو ایک صحابی نے عرض کیا: میں (نفلی) روزے سے ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے بھائی نے تم کو (کھانے پر) بلایا ہے اور تمہارے لئے تکلیف اُٹھائی ہے اور تم کہتے ہو کہ میں روزے سے ہوں! آؤ کھانا کھاؤ اور اِس کی بجائے کسی اور دن روزہ رکھ لینا۔‘‘

اَلأَخْـلَاقُ الْحَسَنَةُ

﴿ اَخلاقِ حسنہ کا بیان ﴾

٣٨/١. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ضِيَاءُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا التِّرْيَاقِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْجَرَّاحِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمَحْبُوبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَأَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ أَوْ أَخُو الْعَشِيْرَةِ. ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ، فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ ثُمّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ يَتْرُكُهُ النَّاسُ أَوْ

٣٨: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٢٤، ٤٢٥، الرقم: ٢٤٥۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب المداراة مع الناس، ٥/٢٢٧١، الرقم: ٥٧٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب مداراة من يتقي فحشه، ٤/٢٠٠٢، الرقم: ٢٥٩١، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في المداراة، ٤/٣٥٩، الرقم: ١٩٩٦، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حسن العشرة، ٤/٢٥١، الرقم: ٤٧٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٨، الرقم: ٢٤١٥٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٤٥، الرقم: ٢٠٩٣٩۔

يَدَعُهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِهِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے کاشانۂ نبوت میں اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اُس وقت میں بھی آپ ﷺ کے پاس موجود تھی۔ (اِس موقع پر) آپ ﷺ نے فرمایا: قبیلے کا بُرا بیٹا ہے (یا فرمایا) بُرا بھائی ہے؟ (یہ فرما کر) آپ ﷺ نے اُسے اندر آنے کی اجازت مرحمت فرما دی اور اُس کے ساتھ نرمی سے بات چیت فرمائی۔ جب وہ شخص چلا گیا تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے پہلے تو اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو فرمایا، لیکن پھر آپ نے اُس کے ساتھ نرم لہجے میں بات چیت فرمائی (اس کی کیا وجہ ہے)؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! لوگوں میں سے بدترین شخص وہ ہے جسے لوگ اُس کی بدزبانی سے بچتے ہوئے اس کو اچھے انداز سے رخصت کر دیں۔‘‘

٣٩/٢. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَالِمُ ضِيَاءُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَلِيٍّ بِإِسْنَادِهِ الْمُتَقَدِّمِ إِلَى التِّرْمِذِيِّ رضي الله عنه قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ شَيْءٍ يُوْضَعُ فِي الْمِيْزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ

٣٩: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٠٤، الرقم: ٢٢٣۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في حسن الخلق، ٤/٣٦٣، الرقم: ٢٠٠٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٧١، الرقم: ٤٠٠١، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٨٢، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٤٥٨، الرقم: ٥٦٨٨۔

الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میزانِ عمل میں رکھی جانے والی چیزوں میں حسن خلق سے زیاد کوئی چیز گراں بار نہیں ہے اور حسن خلق کا مالک اپنے اچھے اخلاق کی بدولت نمازی اور روزہ دار کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔‘‘

٤٠/٣. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَالِمُ ضِيَاءُ الدِّيْنِ أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ الْكَرُوْخِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ التِّرْيَاقِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْجَرَّاحِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا قَالَ لِي: أُفٍّ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ صَنَعْتَهُ؟ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ: لِمَ تَرَكْتَهُ؟ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا، وَمَا مَسَسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وَلَا شَمَمْتُ مِسْكاً قَطُّ وَلَا عِطْراً كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

٤٠: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٢٢، ٤٢٣، الرقم: ٢٤٢۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في خلق النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٣٦٨/٤، الرقم: ٢٠١٥، وفي الشمائل المحمدية، ٢٨٥/١، الرقم: ٣٤٦، والعسقلاني في فتح الباري، ٥٧٧/٦، الرقم: ٣٣٦٨۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس برس تک خدمت کی اس طویل عرصہ میں آپ نے مجھے اُف تک نہیں کہا اور اگر (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت کے بغیر) میں نے کبھی کوئی کام کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ کیوں ایسا کیا اور اگر کوئی کام رہ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخلاق میں سب سے زیادہ بلند تھے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک کفِ دست سے زیادہ ریشم وحریر کو اور نہ کسی اور چیز کو نرم پایا۔ اِسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاکیزہ پسینے سے زیادہ معطر میں نے مشک یا کسی اور خوشبو کو نہیں پایا۔''

٤١/٤. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا ضِيَاءُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْكَرُوْخِيُّ، قَالَ: أَخبَرَنَا التِّرْيَاقِيُّ، قَالَ: أَخبَرنَا أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ إِنَاءِ أَخِيْكَ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

٤١: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٤٤، ٤٤٥، الرقم: ٢٦٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في طلاقة الوجه وحسن البشر، ٤/٣٤٧، الرقم: ١٩٧٠، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١١٤، الرقم: ٣٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٦٠، الرقم: ١٤٩٢٠، عبد بن حميد في المسند، ١/٣٢٩، الرقم: ١٠٩٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٤٧، الرقم: ٤٧٢٧۔

ہر نیکی صدقہ ہے اور یہ بھی نیکی ہے کہ تم اپنے کسی مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرو اور یہ بھی نیکی ہے کہ تم اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالو۔‘‘

٤٢/٥. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الصَّالِحُ أَبُو زُرْعَةَ، ابْنُ الْحَافِظِ أَبِي الْفَضْلِ مُحَمَّدُ ابْنُ طَاهِرٍ الْمَقْدِسِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ الْمَلِيْحِيُّ، قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيْدِ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْحَجَّاجِ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ، عَنْ يَزِيْدَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قالت: كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ عَشَرَةٌ، تَكُوْنُ فِي الرَّجُلِ وَلَا تَكُوْنُ فِي ابْنِهِ، وَتَكُوْنُ فِي الِابْنِ وَلَا تَكُوْنُ فِي أَبِيْهِ، وَتَكُوْنُ فِي الْعَبْدِ وَلَا تَكُوْنُ فِي سَيِّدِهِ، يَقْسِمُهَا اللهُ تَعَالَى لِمَنْ أَرَادَ بِهِ السَّعَادَةَ: صِدْقُ الْحَدِيْث ، وَصِدْقُ الْيَأْسِ، وَأَنْ لَا يَشْبَعَ وَجَارُهُ وَصَاحِبُهُ جَائِعَانِ، وَإِعْطَاءُ السَّائِلِ، وَالْمُكَافَاةِ بِالصَّنَائِعِ، وَحِفْظُ الْأَمَانَةِ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ، وَالتَّذَمُّمُ لِلصَّاحِبِ، وَإِقْرَاءُ الضَّيْفِ، وَرَأْسُهُنَّ

٤٢: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٣٩٧، ٣٩٨، الرقم: ٢١٨۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في شعب الإيمان، ٦/١٨٣، الرقم: ٧٧٢٠، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٤/١٥١، الرقم: ٦٤٦٨، وحكيم الترمذي في نوادر الأصول في أحاديث الرسول، ٢/٣١١، وأبو بكر القرشي في مكارم الأخلاق، ١/٢٦، الرقم: ٣٦۔

الْحَيَاءُ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: مکارم اخلاق دس ہیں بسا اوقات وہ کسی شخص میں ہوتے ہیں لیکن اس کے بیٹے میں نہیں ہوتے اور کبھی وہ بیٹے میں ہوتے ہیں لیکن باپ میں نہیں ہوتے، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ خادم میں ہوتے ہیں اور اُس کے آقا میں نہیں ہوتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے یہ سعادت عطا فرماتا ہے اور وہ دس اخلاق یہ ہیں: ۱: سچ بولنا۔ ۲: دنیا سے بالکل نا اُمیدی رکھنا۔ ۳: اگر اُس کا پڑوسی اور دوست بھوکا ہو تو خود پیٹ بھر کر نہ کھائے۔ ۴: مانگنے والے کو عطا کرنا۔ ۵: احسانات کا بدلہ دینا۔ ۶: امانت میں دیانت کا خیال رکھنا۔ ۷: صلہ رحمی (رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنا)۔ ۸: دوست سے کیئے عہد کو پورا کرنا۔ ۹: مہمان نوازی کرنا۔ اور ۱۰: ان تمام خوبیوں کا سرچشمہ حیاء ہے۔‘‘

اَلإِخْـلَاصُ

﴿اخلاص کا بیان﴾

٤٣/١. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخُنَا شَيْخُ الإِسْلَامِ أَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّرِيْفُ أَبُو طَالِبٍ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّيْنَبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا كَرِيْمَةُ الْمَرْوَزِيَّةُ، قَالَتْ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْهَيْثَمِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمَكِّيِّ الْكُشْمِيْهَنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرَبْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ

٤٣: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٩٠٤، الرقم: ٥٧٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري فى الصحيح، كتاب الإيمان، باب ماجاءَ أَنَّ الأعمال بِالنِيّةِ والحِسْبَةِ وَ لِكُلِّ امْرِيءٍ مَانَوَى، ١/٣٠، الرقم: ٥٤، وفي كتاب العتق، باب الخطا والنسيان في العتاقة والطلاق ونحوه ولا عتاقه إلا لوجه اللّٰه، ٢/٨٩٤، الرقم: ٢٣٩٢، وفى كتاب المناقب، باب هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤١٦، الرقم: ٣٦٨٥، وفى كتاب الأيمان والنذور، باب النية فى الأيمان، ٦/٢٤٦١، الرقم: ٦٣١١، وفى كتاب الحيل، باب فى ترك الحيل وأن لكل امرىء مانوى في الأيمان وغيرها، ٦/٢٥٥١، الرقم: ٦٥٥٣، وفى كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي، ١/٣، الرقم: ١، ومسلم فى الصحيح، كتاب الإمارة، باب قوله إنما الأعمال بالنية وأنه يدخل فيه الغزو۔

إِبْرَاهِيْمَ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِيءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، پس جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہی شمار ہو گی، اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔‘‘

.... وغيره من الأعمال، ١٥١٥/٣، الرقم: ١٩٠٧، والترمذی فی السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، ١٧٩/٤، الرقم: ١٦٤٧، وأبو داود فی السنن، كتاب الطلاق، باب فيما عني به الطلاق والنيات، ٢٦٢/٢، الرقم: ٢٢٠١، والنسائی فی السنن، كتاب الأيمان والنذور، باب النية في اليمين، ١٣/٧، الرقم: ٣٧٩٤، وابن ماجه فی السنن، كتاب الزهد، باب النية، ١٤١٣/٢، الرقم: ٤٢٢٧۔

٤٤/٢. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا ضِيَاءُ الدِّيْنِ أَبُو النَّجِيْبِ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ خَيْرُوْنَ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَخْلَصَ لِلَّهِ تَعَالَى الْعِبَادَةَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ظَهَرَتْ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے چالیس دن خلوص سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تو حکمت کے چشمے اُس کے دل سے پھوٹ کر اُس کی زبان پر آ جاتے ہیں۔''

٤٤: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٣٨٥، الرقم: ٢٠٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن شيبة في المصنف، كتاب الزهد، باب ما ذكر عن نبينا ﷺ، ٧/٨٠، الرقم: ٣٤٣٤٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٢٨٥، الرقم: ٤٦٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٤، الرقم: ١٣، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجه، ١/٥٨، الرقم: ٧٩٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/٧٠۔

٣/٤٥. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ زُرْعَةَ طَاهِرُ بْنُ أَبِي الْفَضْلِ الْمَقْدِسِيُّ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ الشِّيْرَازِيُّ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ سَعِيْدٍ، وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ، وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُو؟ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ الْخَصَّافَ، وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ بَشَّارٍ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا يَعْقُوْبَ الشَّرُوْطِيَّ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ غَسَّانَ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ عَلِيٍّ الْهُجَيْمِيَّ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ حُذَيْفَةَ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ جِبْرَائِيْلَ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ رَبَّ الْعِزَّةِ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: هُوَ سِرٌّ مِنْ سِرِّي اسْتَوْدَعْتُهُ قَلْبَ مَنْ أَحْبَبْتُ مِنْ عِبَادِي. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے

٤٥: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ١٢١، ١٢٢، الرقم: ٤٨۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٨٧، الرقم: ٤٥١٣، والعسقلاني في فتح الباري بشرح صحيح البخاري، ٤/١٠٩ (مختصراً)۔

پوچھا کہ اخلاص کیا ہے؟ حضرت جبریل نے عرض کیا: میں نے اللہ رب العزت سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرے رازوں میں سے ایک راز ہے، جسے میں اپنے بندوں میں سے اُس شخص کے دل کے سپرد کرتا ہوں، جس سے میں محبت کرتا ہوں۔‘‘

٤/٤٦. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ طَاهِرُ بْنُ أَبِي الْفَضْلِ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ خَلَفٍ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ مَنْصُوْرٍ الضُّبَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَشْرَسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَجِيءُ الإِخْلَاصُ وَالشِّرْكُ يَجْثُوَانِ بَيْنَ يَدَيِ الرَّبِّ تَعَالَى، فَيَقُوْلُ الرَّبُّ لِلإِخْلَاصِ: اِنْطَلِقْ أَنْتَ وَأَهْلُكَ إِلَى الْجَنَّةِ، وَيَقُوْلُ لِلشِّرْكِ: اِنْطَلِقْ أَنْتَ وَأَهْلُكَ إِلَى النَّارِ.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اخلاص اور شرک دونوں گھٹنوں کے بل ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے، خداوند تعالیٰ اخلاص کو حکم دے گا: تو اور اہل اخلاص (دونوں) جنت میں چلے جاؤ اور شرک سے فرمائے گا کہ تو اور اہلِ شرک (دونوں) دوزخ میں چلے جاؤ۔‘‘

٤٦: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٣٥٩، ٣٦٠، الرقم: ٢٠٢۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٤٩٧/٥، الرقم: ٨٨٧٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٣٨٦/٦۔

اَلْمَحَبَّةُ

﴿محبت کا بیان﴾

١/٤٧. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا شَيْخُ الْإِسْلَامِ أَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ مَنْصُوْرِ بْنُ خَيْرُوْنَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ، إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ زَكَرِيَّا، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى

٤٧: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ١١١، ١١٢، الرقم: ٤٢۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشي العدوي، ١٣٤٩/٣، الرقم: ٣٤٨٥، وفي كتاب الأدب، باب ما جاء في قول الرجل ويلك، ٢٢٨٥/٥، الرقم: ٥٨١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من أحب، ٢٠٣٢/٤، الرقم: ٢٦٣٩، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء أن المرء مع من أحب، ٥٩٥/٤، الرقم: ٢٣٨٥، وقال: هذا حديث صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب إخبار الرجل الرجل بمحبته إياه، ٣٣٣/٤، الرقم: ٥١٢٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١٢٩/١، الرقم: ٣٥٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١٠٤/٣، ١٦٨، ١٧٨، الرقم: ١٢٠٣٢، ١٢٧٣٨، ١٢٨٤٦، وابن حبان في الصحيح، ٣٠٨/١٠، الرقم: ١٠٥، وأبو يعلى في المسند، ٣٧٢/٥، الرقم: ٣٠٢٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٥٤/٨، الرقم: ٨٥٥٦۔

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ الْأَصْفَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى قِيَامُ السَّاعَةِ؟ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَثِيْرَ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ، أَوْ قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَثِيْرَ عَمَلٍ، إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ، أَوْ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ: فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَيءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُم بِهَا. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ حضور نبی اکرم ﷺ (اُس شخص کو جواب دیئے بغیر) نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: وہ سائل کہاں ہے؟ اُس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا: تم نے قیامت کے لیے کیا سامان تیار کر رکھا ہے؟ اُس نے عرض کیا: میں نے اِس کے لئے نہ تو بہت سی نمازیں پڑھی ہیں اور نہ ہی بہت زیادہ روزے رکھے ہیں، یا کہا: میں نے اِس کے لئے زیادہ اَعمال تیار نہیں کیے، سوائے اِس کے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ یا فرمایا: تم (قیامت کے روز) اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے قبولِ

اسلام کے بعد مسلمانوں کو کبھی اتنا خوش و خرم نہیں دیکھا جس قدر کہ وہ اِس ارشادِ رسول اللہ ﷺ سے مسرور ہوئے۔‘‘

۲/۴۸. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا ضِيَاءُ الدِّيْنِ أَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو طَالِبٍ الزَّيْنَبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا كَرِيْمَةُ الْمَرْوَزِيَّةُ، قَالَتْ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْهَيْثَمِ الْكُشْمِيْهَنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبدِ اللهِ الْفِرَبْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

۴۸: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ۹۲۷، الرقم: ۹۸۶۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاری فی الصحیح، کتاب بدء الخلق، باب ذِکرِ المَلاَئِکَةِ، ۱۱۷۵/۳، الرقم: ۳۰۳۷، وفی کتاب الأدب، باب المِقَةِ مِن اللّٰهِ تَعَالَی، ۲۲۴۶/۵، الرقم: ۵۶۹۳، وفی کتاب التوحید، باب کَلَام الرَّبِّ مَعَ جِبرِیْلَ، ونِداءِ اللّٰهِ الملائِکَةَ، ۲۷۲۱/۶، الرقم: ۷۰۴۷، ومسلم فی الصحیح، کتاب البر والصلة والآداب، باب إذا أحب اللّٰه عبداً حببه إلی عباده، ۲۰۳۰/۴، الرقم: ۲۶۳۷، ومالك فی الموطأ، کتاب الشعر، باب ما جاء فی المتحابین فی اللّٰه، ۹۵۳/۲، الرقم: ۱۷۱۰، وابن حبان فی الصحیح، ۸۶/۲، الرقم: ۳۶۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴۱۳/۲، الرقم: ۹۳۴۱، ۱۰۶۸۵، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱۶۰/۳، الرقم: ۲۸۰۰، والبیهقی فی کتاب الزهد الکبیر، ۳۰۱/۲، الرقم: ۸۰۵، وابن عمر الأزدی فی مسند الربیع، ۴۵/۱،الرقم: ۶۷، وابن راهویه في المسند، ۳۶۶/۱، الرقم: ۳۷۵۔

اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْداً نَادَى جِبْرِيْلَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ أَحَبَّ فُلَاناً فَأَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَاناً فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَيُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے (اور حکم دیتا ہے) کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اُس سے محبت کرو تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اُس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اُس سے محبت کرو پھر آسمان والے بھی اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور زمین (والوں کے دلوں) میں بھی اُس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔''

٣/٤٩. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو زُرْعَةَ طَاهِرُ بْنُ الْحَافِظِ أَبِي

٤٩: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ١٨٧، ١٨٨، الرقم: ٨١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب خلق آدم وذريته، ١٢١٣/٣، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة، والآداب، باب الأرواح جنود مجندة، ٢٠٣١/٤، الرقم: ٢٦٣٨ (عن عائشة)، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب من يؤمر أن يجالس، ٢٦٠/٤، الرقم: ٤٨٣٤، وابن حبان في الصحيح، ٤٢/١٤، الرقم: ٦١٦٨، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤٦٦/٤، الرقم: ٨٢٩٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٦١/٢، الرقم: ١٥٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٩٥/٢، الرقم: ٧٩٢٢۔

الْفَضْلِ الْمَقْدِسِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْفَضْلُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ، قَالَ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ ابْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُكَرَّمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْأَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (عالم ارواح میں) تمام روحیں باہم گروہوں میں رہتی تھیں، جن کا (اُس وقت) تعارف تھا اُن کے درمیان (دنیا میں بھی) اُلفت ہوگئی اور جو (اُس وقت) ایک دوسرے سے اجنبی تھیں ان کا (یہاں بھی) اختلاف رہا۔''

٥٠/ ٤. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ طَاهِرُ بْنُ الْحَافِظِ أَبِي الْفَضْلِ الْمَقْدِسِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ نَامُوَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ الْقَاضِي، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَسْبَاطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ،

٥٠: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٢١٣، الرقم: ١٠٠۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في التاريخ الكبير، ٤/ ١٣٠، الرقم: ٢٦٠٦، وأحمد بن حنبل في الزهد: ١٤٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/ ٢٥، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/ ١١٦، الرقم: ٢٠٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٤٤٩۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: أَحَبُّ شَيْءٍ إِلَى اللهِ اَلْغُرَبَاءُ، قِيْلَ: وَمَا الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: اَلْفَرَّارُوْنَ بِدِيْنِهِمْ يَجْتَمِعُوْنَ إِلَى عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو مسافر سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سے مسافر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو اپنا دین بچا کر بھاگے پھرتے ہیں، وہ سب قیامت کے دن حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کے پاس اکھٹے ہوں گے۔''

٥١/٥. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ضِيَاءُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ التِّرْيَاقِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْجَرَّاحِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمَحْبُوبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ

٥١: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٧٤، الرقم: ٣٠٣۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الأمر بالإيمان بالله تعالى ورسوله ﷺ، ١/٤٨، الرقم: ١٧، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في التأني والعجلة، ٤/٣٦٦، الرقم: ٢٠١١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٠، الرقم: ٢٣٧٤، وفي المعجم الصغير، ٢/٦٧، الرقم: ٧٩٢، وفي المعجم الكبير، ١٢/٢٣٠، الرقم: ١٢٩٦٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٠٤، الرقم: ٢٠٠٦٠، وفي شعب الإيمان، ٦/١٤١، الرقم: ٧٧٢٩۔

الْمُفَضَّلِ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: إِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ تَعَالَى: اَلْحِلْمُ وَالأَنَاةُ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضي الله عنهما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اَشج عبد القیس سے فرمایا: تمہارے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں: ایک حلم؛ دوسری وقار وتمکنت۔''

٥٢/ ٦. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ زُرْعَةَ طَاهِرُ بْنُ أَبِي الْفَضْلِ فِي كِتَابِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ الشِّيْرَازِيُّ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيْءٍ مِفْتَاحٌ، وَمِفْتَاحُ الْجَنَّةِ حُبُّ الْمَسَاكِيْنِ وَالْفُقَرَاءِ الصُّبَّرِ هُمْ جُلَسَاءُ اللهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے

٥٢: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٨٧، ٨٨، الرقم: ٢٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٣/ ٣٣٠، الرقم: ٤٩٩٣ (عن عمر بن الخطاب)، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٦/ ٤٤٣۔

فرمایا: ہر شے کی ایک کنجی ہے اور جنت کی کنجی، محتاجوں اور صبر کرنے والے فقیروں سے محبت کرنا ہے کہ یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی مجلس میں ہوں گے۔‘‘

اَلذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ وَالاِسْتِغْفَارُ

﴿ذکر و دعا اور استغفار کا بیان﴾

١/٥٣. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ حَمْدُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَافِظُ أَبُو نُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَقْدِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْأَشْعَثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فُضُلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ، يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ وَيَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَإِذَا رَأَوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا إِلَى حَاجَتِكُمْ، فَتَحُفُّهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ،

٥٣: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ١١٩، ١٢٠، الرقم: ٤٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب فضل ذكر الله عزوجل، ٥/٢٣٥٣، الرقم: ٦٠٤٥، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٣٩، الرقم: ٨٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٩٩، الرقم: ٥٣١، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٤٥، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٨، الرقم: ٢٣١٦، والنووي في رياض الصالحين، ١/٣٢٥۔

فَيَقُوْلُ اللهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مَا يَقُوْلُ عِبَادِي؟ قَالُوْا، يَحْمَدُوْنَکَ وَيُسَبِّحُوْنَکَ وَيُمَجِّدُوْنَکَ، فَيَقُوْلُ: وَهَلْ رَأَوْنِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ وَلَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَوْا: لَوْ رَأَوْکَ كَانُوْا أَشَدَّ تَسْبِيْحًا وَتَحْمِيْدًا وَتَمْجِيْدًا، فَيَقُوْلُ: مَا يَسْأَلُوْنِي؟ قَالُوْا: يَسْأَلُوْنَکَ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: فَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالُوْا: لَا، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ وَلَوْ رَأَوْهَا؟ قَالُوْا: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوْا لَهَا أَشَدَّ طَلَبًا، وَعَلَيْهَا أَكْثَرَ حِرْصًا. قَالُوْا: وَيَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالُوْا: لَا، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ وَلَوْ رَأَوْهَا؟ قَالُوْا: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذاً، وَأَشَدَّ فِرَارًا، فَيَقُوْلُ: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: فِيْهِمْ فُـلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، فَيَقُوْلُ اللهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالَى: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کراماً کاتبین کے علاوہ کچھ فرشتے ایسے بھی ہیں جو راستوں میں پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو نداء دیتے ہیں کہ ادھر اپنے مقصد کی طرف دوڑ آؤ۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ آسمان کی بلندی تک اُن پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں۔ پھر (جب وہ واپس اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں تو) اُن سے اُن کا رب پوچھتا ہے، حالانکہ وہ اُن سے بہتر جانتا ہے، کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکیزگی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا اُنہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: تجھے تو اُنہوں نے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو اُن کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں، تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا اُنہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اُنہوں نے اُسے دیکھا تو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو گا؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اُسے دیکھ لیں تو اُس کی بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت رکھنے والے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا اُنہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اُنہوں نے اسے دیکھا تو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو وہ اس سے بہت زیادہ پناہ مانگیں اور گریز کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ان میں فلاں ایسا بھی تھا جو (ذکر کے لیے نہیں بلکہ) اپنی کسی حاجت کے لیے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ (یعنی میرے اولیاء اللہ) ایسے ہم نشیں ہیں کہ اُن کے پاس بیٹھنے والا کبھی بدبخت و محروم نہیں رہتا۔‘‘

۲/۵٤. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخُنَا ضِيَاءُ الدِّيْنِ أَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ إِمْلَاءً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي

٥٤: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٢١٧، الرقم: ١٠٢.

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، أبواب التطوع، باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، ٣٩١/١، الرقم: ١١١٣، وفي كتاب الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارة، ٢٣٤٥/٥، الرقم: ٦٠١٩، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في صلاة الاستخارة، ٣٤٥/٢، الرقم: ٤٨٠، ←

كِتَابِهِ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْكَنْجَرُوْذِيَّ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الإِسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، قَالَ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ أَوْ أَرَادَ الْأَمْرَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُکَ بِعِلْمِکَ، وَأَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ، وَأَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ - يُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ - خَيْرٌ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَمَعَادِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، فَاقْدُرْهُ لِي ثُمَّ بَارِکْ لِي فِيْهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُهُ شَرًّا لِي - مِثْلَ ذَالِکَ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کرنا اُسی طرح سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھاتے۔ آپ ﷺ فرماتے: جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل

.... وقال الترمذي: حديث صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستخارة، ٢/٨٩، الرقم: ١٥٣٨، والنسائي في السنن، كتاب النكاح، باب كيف الاستخارة، ٦/٨٠، الرقم: ٣٢٥٣، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الاستخارة، ١/٤٤٠، الرقم: ١٣٨٣۔

نماز پڑھے، پھر یوں کہے: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام (اپنے مقصد کا نام لے) میرے دین، میری معاش، میرے اُخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے بہتر ہے تو اُسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے آسان کر دے، اور اِس میں مجھے برکت دے اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اُخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے برا ہے تو اسے مجھ سے دور رکھ اور اس سے مجھے دور رکھ اور میرے لیے بھلائی کو مقدر فرما خواہ وہ کہیں بھی ہو۔ پھر مجھے اِس سے راضی کر دے۔''

۳/۵۵. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا أَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ التِّريَاقِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ

۵۵: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ۷۹۶، الرقم: ۵۳۲۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب من سورة البقرة، ۵/۲۱۹، الرقم: ۲۹۸۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۳۰۵، الرقم: ۱۱۰۵۱، وابن حبان في الصحيح، ۳/۲۷۸، الرقم: ۹۹۷، وأبو يعلى في المسند، ۸/۴۱۷، الرقم: ۴۹۹۹، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/۴۰، الرقم: ۴۰۔

عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ، وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً، فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَإِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ، وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللهِ فَلْيَحْمَدِ اللهَ، وَمَنْ وَجَدَ الْأُخْرَى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ﴾ [البقرة، ٢: ٢٦٨]. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم پر شیطان اور فرشتے دونوں اثر انداز ہوتے ہیں، شیطان اسے شر کے ساتھ خوفزدہ کرتا ہے اور حق کی تکذیب کراتا ہے جبکہ فرشتہ بھلائی کا وعدہ اور حق کی تصدیق کراتا ہے۔ پس اگر انسان کو بھلائی ملے تو وہ سمجھ لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اگر شیطان اُس پر اثر انداز ہو تو اللہ تعالیٰ کے حضور شیطان سے پناہ مانگے۔ اِس کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿شیطان تمہیں (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے روکنے کے لئے) تنگ دستی کا خوف دلاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔﴾“

٤/٥٦. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا أَبُو زُرْعَةَ طَاهِرُ بْنُ أَبِي

٥٦: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٨٦٣، الرقم: ٥٦٥ـ

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ماجاء في عقد التسبيح باليد، ٥/٥٢٢، الرقم: ٣٤٩٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٦٩، الرقم: ٤١٤، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٨١، الرقم: ١٩٦٦ـ

الْفَضْلِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَفٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ بْنُ حَيْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدِ بْنُ مُؤَمَّلٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَدْعُوْ: اَللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَسَمْعِي وَبَصَرِي وَأَهْلِي وَمَالِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔ خدایا! تو اپنی محبت مجھے میری جان، میری سماعت، میری بصارت، میرے اہل عیال اور مال سے اور سرد پانی کی (محبت) سے بھی زیادہ عطا فرما۔''

٥٧/٥. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَالِمُ رَضِيُّ الدِّيْنِ أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْقَزْوِيْنِيُّ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ الْخَلِيْلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْقَاضِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْفُرَّخزَادِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ السُّفْيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْيَقْطِيْنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ

٥٧: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٧٨٦، الرقم: ٥٢٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٠٦، الرقم: ١١١٩١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٣٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥١٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٨/٥٢٩۔

الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا﴾ [الشمس، ٩١: ٩] وَقَفَ ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت سعید بن ابی ہلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ یہ آیت تلاوت فرماتے: ﴿بے شک وہ شخص فلاح پا گیا جس نے اِس (نفس) کو (رذائل سے) پاک کر لیا (اور اس میں نیکی کی نشوونما کی)۔﴾ تو آپ توقف فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! میرے نفس کو تقوی سے مزین فرما تو ہی اِس کا وارث اور مولا ہے اور اِس کی نشوونما فرما تو ہی اس کا بہترین تزکیہ فرمانے والا ہے۔''

٥٨/٦. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا شَيْخُ الْإِسْلَامِ أَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ رحمه الله، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُوْرِ بْنُ خَيْرُوْنَ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو

٥٨: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٨١٨، ٨١٩، الرقم: ٥٤٢۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: النسائي في السنن الكبرى، ٦/١١٧، الرقم: ١٠٢٨٢، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٢/٤٩٦، الرقم: ٣٧٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٩٧، الرقم: ٢٣٢١٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٣٩، الرقم: ٦٤٣ (رواه كلهم عن حذيفة رضي الله عنه)۔

مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ سُلَيْمٍ الْمَدَائِنِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي رَجُلٌ ذَرِبُ اللِّسَانِ وَأُكْثِرُ ذٰلِکَ عَلَى أَهْلِي، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الإِسْتِغْفَارِ، فَإِنِّي أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مِئَةَ مَرَّةٍ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے: حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ایک تیز زبان شخص ہوں (جو منہ میں آئے کہہ دیتا ہوں اِس وجہ سے) اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ اکثر ایسا کرتا رہتا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: تم استغفار کیوں نہیں کرتے؟ میں تو دن رات میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔''

اَلْمُجَاهَدَةُ

﴿مجاہدہ کا بیان﴾

۱/۵۹. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخُنَا أَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ نَبْهَانَ مُحَمَّدٌ الْكَاتِبُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَاذَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا دَعْلَجٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْبَغْوِيُّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الْقَاسِمِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَإِعْمَالُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلًا. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناپسندیدہ حالات میں وضو کے وقت اعضاء کو اچھی طرح دھونا اور قدموں کا مسجدوں کی طرف بڑھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، تمام خطاؤں کو خوب دھو ڈالتا ہے۔‘‘

۵۹: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ۱۷۵، الرقم: ۷۰۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ۱/۲۲۳، الرقم: ٤٥٦، وأبو يعلي في المسند، ۱/۳۷۹، الرقم: ٤٨٨، والبزار في المسند، ۲/۱٦۱، الرقم: ٥۲٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۹٦، الرقم: ۳۰٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۳٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲/۱۰۲، الرقم: ٤۷۷۔

٢/٦٠. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَالِمُ رَضِيُّ الدِّيْنِ أَبُو الْخَيْرِ أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْقَزْوِيْنِيُّ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ الْخَلِيْلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْقَاضِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْفَرْخَزَادِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خُرْجَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حُمَيْدٍ الْحِمْصِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ، عَنْ وَبْرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَيَدْفَعُ بِالْمُسْلِمِ الصَّالِحِ عَنْ مِئَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ جِيْرَانِهِ الْبَلَاءَ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نیک اور صالح مسلمان کے ذریعہ اُس کے پڑوس میں سے سو گھر والوں سے بلاؤں کو ٹال دیتا ہے۔‘‘

٦٠: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ١٧١، الرقم: ٦٥۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٣٩، الرقم: ٤٠٨٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٤٦، الرقم: ٣٨٨٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٦٤، والمناوي في فيض القدير، ٢/٢٦١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٠٤۔

اَلزُّهْدُ وَالْقَنَاعَةُ

﴿زُہد اور قناعت کا بیان﴾

١/٦١. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ زُرْعَةَ طَاهِرٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا وَالِدِي الْحَافِظُ أَبُو الْفَضْلِ الْمَقْدِسِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْحِبَالُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعَلَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ السَّعْدِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ لَهُ: أَعْطِهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ، وَمَا

٦١: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٢٥٥، ٢٥٦، الرقم: ١٤٨ـ

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأحكام، باب رزق الحكام والعاملين عليها، ٢٦٢٥/٦، الرقم: ٦٧٤٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب إباحة الأخذ لمن أعطي من غير مسألة ولا إشراف، ٢٧٣/٢، الرقم: ١٠٤٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٧٥/٢، الرقم: ٢٣٥٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٨٣/٦، الرقم: ١١٨٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٧/١، الرقم: ١٠٠ـ

جَاءَکَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَکَ.

قَالَ سَالِمٌ: فَمِنْ أَجْلِ ذَلِکَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَسْأَلُ أَحَداً شَيْئاً وَلَا يَرُدُّ شَيْئاً أُعْطِيَهُ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مجھے کچھ عطا فرماتے تھے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتا: یا رسول اللہ! یہ چیز آپ اُس شخص کو مرحمت فرما دیں جو مجھ سے زیادہ اس کا ضرورت مند ہے، یہ سن کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: اِسے لے لو اور یا تو اِسے اپنے خرچ میں لے آؤ یا دوسروں کو دے دو۔ جب تمہارے پاس ایسا کوئی مال آئے جس کے تم مشتاق نہیں، اور نہ تم نے اُس کو مانگا تھا تو اُس کو قبول کر لو اور جو نہ آئے اُس کی طمع مت کرو۔‘‘

حضرت سالم کہتے ہیں اس ارشادِ گرامی کی وجہ سے حضرت عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہما کسی سے کوئی چیز طلب نہیں کرتے تھے اور اگر کوئی شخص کوئی چیز اُنہیں بطورِ عطیہ پیش کرتا تو اُس کو کبھی ردّ نہیں کرتے تھے۔‘‘

٢/٦٢. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو زُرْعَةَ طَاهِرٌ، عَنْ وَالِدِهِ أَبِي

٦٢: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٦٣، ٤٦٤، الرقم: ٢٩٣۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الذهد، باب في التوكل على الله، ٤/٥٧٤، الرقم: ٢٣٤٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب القناعة، ٢/١٣٨٧، الرقم: ٤١٤١، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٣٢٠، الرقم: ٥٤٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٩٤، الرقم: ١٠٣٦٢۔

الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشَّاوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُمَيْلَةَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَصْبَحَ آمِنًا فِي سِرْبِهِ، مُعَافًى فِي بَدَنِهِ، عِنْدَهُ قُوْتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت عبد اللہ بن محصن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے اہل وعیال میں اِس حال میں صبح کی کہ وہ بے خوف تھا، اُس کا جسم تندرست تھا اور اُس کے پاس ایک دن کی روزی موجود تھی تو گویا اُس کے لئے دنیا کا ہر طرف سے احاطہ کر دیا گیا (یعنی ساری دنیا اُس کی گرفت میں آ گئی)۔''

٣/٦٣. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَنْ وَالِدِهِ أَبِي الْفَضْلِ الْمَقْدِسِيِّ الْحَافِظِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطِيْبُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَخِي مِيْمِي، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

٦٣: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٢٨١، الرقم: ١٥٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٥، الرقم: ٢٤٠٣٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٤٥، الرقم: ٨١۔

مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: حَدَّثَنا أَبُو الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِذَا جَاءَهُ فَيْءٌ قَسَمَهُ مِنْ يَوْمِهِ، فَأَعْطَى الآهِلَ حَظَّيْنِ، وَالْأَعْزَبَ حَظًّا وَاحِدًا، فَدُعِيْنَا وَكُنْتُ أُدْعَى قَبْلَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، فَأَعْطَانِي حَظَّيْنِ وَأَعْطَاهُ حَظًّا وَاحِداً، فَسَخِطَ حَتَّى عَرَفَ ذَلِکَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي وَجْهِهِ وَمَنْ حَضَرَهُ، فَبَقِيَتْ مَعَهُ سِلْسِلَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَرْفَعُهَا بِطَرَفِ عَصَاهُ وَتَسْقُطُ وَهُوَ يَقُوْلُ: كَيْفَ أَنْتُمْ يَوْمَ يَكْثُرُ لَكُمْ مِنْ هَذَا؟ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، فَقَالَ عَمَّارٌ: وَدِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَوْ قَدْ أَكْثَرَ لَنَا مِنْ هَذَا.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب مالِ غنیمت آتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کو اُسی دن تقسیم فرما دیتے تھے، تقسیم اِس طرح ہوتی تھی کہ شادی شدہ کو دو حصے اور مجرد کو ایک حصہ دیا جاتا تھا، ایک بار ہمیں مالِ غنیمت کے لئے بلایا گیا اور مجھے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے پہلے طلب فرمایا اور مجھے دو حصے مرحمت فرمائے اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو ایک حصہ دیا۔ (وہ حصہ اُنہوں نے لے لیا) لیکن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اس قدر ملول ہوئے کہ اُن کے چہرے سے تمام حاضرین اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اندازہ کر لیا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اس قدر حصہ ملنے سے کوفت اور ملال ہوا ہے۔ اُس وقت تمام مالِ غنیمت تقسیم ہو چکا تھا صرف سونے کی ایک زنجیر باقی رہ گئی تھی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عصائے مبارک کی نوک سے

اُس کو اٹھاتے لیکن وہ پھسل کر گر جاتی۔ اُس وقت آپ ﷺ نے حاضرین سے فرمایا: جب تمہارے پاس یہ (سونا) زیادہ ہو جائے گا تو اُس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی؟ کسی شخص نے کوئی جواب نہیں دیا۔ صرف حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہماری خواہش ہے کہ کاش! ہمارے پاس اِس سے زیادہ مال ہوتا (اُنہوں نے اپنی ضرورت کی طرف اشارہ کیا)۔

٦٤/٤. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو زُرْعَةَ، عَنْ أَبِيْهِ الْفَضْلِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْخَلَّالُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيْدٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْأَعْوَادِ يَقُوْلُ: مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن ابو سعید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: جو قلیل اور کفایت

٦٤: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٦٢، الرقم: ٢٨٩۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن حبان في الصحيح، باب صدقة والتطوع، ١٢١/٨، الرقم: ٢٢٣٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦٥/٦، الرقم: ٢٩٥١٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧٧/٣، الرقم: ٢٥٤١، وفي المعجم الكبير، ٢٦٢/٨، الرقم: ٨٠٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٩٧/٥، الرقم: ٢١٧٦٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٣٣/٣، الرقم: ٣٤١٢۔

کرنے والی چیز ہے وہ اُس چیز سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور لہو و لعب میں مشغول کر دے۔‘‘

٥/٦٥. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ، عَنْ أَبِيْهِ أَبِي الْفَضْلِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ خَوْرَشِيْذَ قُوْلَةَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَخِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: ثَلَاثٌ مُنَجِّيَاتٌ، وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ، فَأَمَّا الْمُنَجِّيَاتُ: فَخَشْيَةُ اللهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَّةِ، وَالْحُكْمُ بِالْحَقِّ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَالْاِقْتِصَادُ عِنْدَ الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَشُحٌّ مُطَاعٌ وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں نجات کا اور تین چیزیں ہلاکت کا باعث ہیں، نجات کا ذریعہ تو یہ چیزیں ہیں: (۱) ظاہر و باطن میں خدا سے ڈرنا، (۲) رضا مندی کی کیفیت ہو یا غصہ کی ہر دو حالت میں انصاف کرنا، (۳) مفلسی اور تونگری دونوں صورتوں میں میانہ روی کو اپنانا، اور ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں: (۱) انتہائی بخل کرنا، (۲) خواہشِ نفس کی پیروی کرنا، (۳) خود

٦٥: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٧٠، الرقم: ٢٩٩۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في شعب الإيمان، ٥/٤٥٢، الرقم: ٧٢٥٢، والعسقلاني في لسان الميزان، ٢/٣٦٣، الرقم: ١٤٨٣۔

پسندی اختیار کرنا۔‘‘

٦٦/٦. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ خَيْرُوْنَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْ سَفَرٍ فَبَدَأَ بِفَاطِمَةَ رضي الله عنها فَرَآهَا قَدْ أَحْدَثَتْ فِي الْبَيْتِ سِتْرًا وَزَوَائِدَ فِي يَدَيْهَا، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجَعَ وَلَمْ يَدْخُلْ، ثُمَّ جَلَسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ وَيَقُوْلُ: مَا لِي وَلِلدُّنْيَا، مَا لِي وَلِلدُّنْيَا. فَرَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّهُ إِنَّمَا رَجَعَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ السِّتْرِ وَالزَّوَائِدِ، فَأَخَذَتِ السِّتْرَ وَالزَّوَائِدَ وَأَرْسَلَتْ بِهِمَا مَعَ بِلَالٍ وَقَالَتْ لَهُ: اِذْهَبْ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقُلْ لَهُ: قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ، فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ، فَأَتَى بِهِ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: قَالَتْ فَاطِمَةُ: قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: قَدْ فَعَلَتْ بِأَبِي وَأُمِّي، قَدْ فَعَلَتْ بِأَبِي وَأُمِّي، إِذْهَبْ فَبِعْهُ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

٦٦: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٨٣٠، ٨٣١، الرقم: ٥٤٨۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: عبد الله بن المبارك في الزهد، ١/٤١٧، الرقم: ١١٨٣۔

’’حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ اُنہوں نے گھر میں پردہ لٹکایا ہے اور اُن کے ہاتھوں میں کچھ زائد (از ضرورت) چیزیں بھی موجود ہیں، یہ حالت دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس ہوگئے اور مکان کے اندر تشریف نہیں لے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر بیٹھ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین کو کریدتے جاتے اور فرماتے جاتے: میرا دنیا سے کیا تعلق، میرا دنیا سے کیا تعلق، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب یہ علم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پردہ لٹکانے اور زائد اشیاء کی وجہ سے واپس تشریف لے گئے تھے تو آپ نے وہ پردہ اور زائد چیزیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ارسال کر دیں اور اُن سے کہا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جائیں اور اُن سے عرض کریں: میں نے اِن تمام چیزوں کو صدقہ کر دیا ہے اب آپ جس طرح چاہیں اِنہیں تصرف میں لائیں۔ پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ اُن چیزوں کو لے کر حضرت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ سب چیزیں پیش کر کے عرض کیا: (یا رسول اللہ) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے: میں نے اِن تمام چیزوں کو صدقہ کر دیا ہے آپ جس طرح چاہیں اِنہیں تصرف میں لائیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: میرے والدین اُس پر قربان! اُس نے ویسا ہی کیا، میرے والدین اُس پر قربان! اُس نے ویسا ہی کیا، اِنہیں لے جاؤ اور بیچ ڈالو۔‘‘

۶۷/۷. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الصَّالِحُ أَبُوْ زُرْعَةَ طَاهِرُ بْنُ أَبِي الْفَضْلِ الْحَافِظُ الْمَقْدِسِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي وَالِدِي، قَالَ: أَخْبَرَنَا

۶۷: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ۲۵۵، ۲۵۶، الرقم: ۱۴۸۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن الجعد في المسند، ۱/۹۵، الرقم: ۱۲۸۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۲۶۸، الرقم: ۳۵۰۴، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۵/۳۸۸۔

أَبُوْ مُحَمَّدٍ الصَّرِيْفِيْنِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ حُصَيْنٍ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ دَارَ أَبِي سَعِيْدٍ فَضَمَّنِي وَإِيَّاهُ الْمَجْلِسُ، فَحَدَّثَ أَنَّهُ أَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ طَعَامٌ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى بَطْنِهِ حَجَراً مِنَ الْجُوْعِ فَقَالَتْ لِي امْرَأَتِي: ائْتِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَدْ أَتَاهُ فُلَانٌ فَأَعْطَاهُ، وَأَتَاهُ فُلَانٌ فَأَعْطَاهُ. قَالَ: فَذَهَبْتُ أَطْلُبُ فَأَتَيْتُهُ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي: أَلْتَمِسُ شَيْئًا، فَانْتَهَيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ وَيَقُوْلُ: مَنْ يَّسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ، وَمَنْ سَأَلَنَا شَيْئًا فَوَجَدْنَاهُ أَعْطَيْنَاهُ وَوَاسَيْنَاهُ، وَمَنِ اسْتَعَفَّ عَنَّهُ وَاسْتَغْنَى فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّنْ سَأَلَنَا قَالَ: فَرَجَعْتُ وَمَا سَأَلْتُهُ، فَرَزَقَ اللهُ تَعَالَى حَتَّى مَا أَعْلَمُ أَهْلَ بَيْتٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ أَكْثَرُ أَمْوَالًا مِنَّا.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت ہلال بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان ٹھہرا، ہم دونوں ایک جگہ بیٹھے تو باتوں باتوں میں اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ ایک دن جب وہ صبح کو اُٹھے تو گھر میں ان کے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا انہوں نے بھوک سے مجبور ہو کر اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا۔ (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اُس وقت میری بیوی نے کہا کہ تم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ۔ فلاں شخص اور فلاں جب آپ ﷺ کے پاس مانگنے آئے تو آپ ﷺ نے اُن کو

بہت کچھ عطا کیا تھا۔ (تم بھی جاؤ اور حضور نبی اکرم ﷺ سے کچھ مانگو آپ ﷺ ضرور کچھ نہ کچھ عطا کریں گے) میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے چاہا کہ میں آپ ﷺ سے کچھ مانگوں، اُس وقت حضور نبی اکرم ﷺ خطبہ میں یہ ارشاد فرما رہے تھے:

''جس نے سوال سے بچنا چاہا اللہ تعالیٰ اس کو مانگنے سے محفوظ رکھے گا اور جو اللہ تعالیٰ سے غنا طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو غنی فرما دے گا۔ اور جو ہم سے کچھ مانگے اگر وہ چیز ہمارے پاس موجود ہوئی تو ہم اس کو دے دیں گے اور اس کی غمخواری کریں گے اور جو کوئی طلب نہ کرے اور اس سے بے نیازی کا اظہار کرے تو وہ ہم کو سوال کرنے والے سے زیادہ عزیز ہے۔

''حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ مبارک ارشاد سن کر میں اُلٹے قدموں واپس آ گیا اور آپ ﷺ سے کچھ نہ مانگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد میرے رزق میں اتنی وسعت عطا فرمائی کہ میں انصار میں سے کسی ایک ایسے شخص سے واقف نہیں جو مجھ سے زیادہ تونگر ہو (یعنی میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار بن گیا)۔''

اَلْفَقْرُ وَالتَّوَاضُعُ

﴿فقر وتواضع کا بیان﴾

١/٦٨. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو زُرْعَةَ، عَنِ الْمُقَوِّمِيِّ بِإِسْنَادِهِ إِلَى ابْنِ مَاجَه الْحَافِظِ الْقَزْوِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنا أَبِي، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛، قَالَ: مَا أَكَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ. قَالَ: فَعَلَامَ كَانُوْا يَأْكُلُوْنَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفَرِ.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت انس بن مالک ﷛ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نہ تو میز پر کھانا تناول فرمایا اور نہ ہی طشتریوں (ٹرے) میں۔ اِس پر حضرت قتادہؒ نے حضرت انس ﷛ سے دریافت کیا: پھر کس چیز پر کھانا تناول فرماتے تھے؟ حضرت انس ﷛ نے

٦٨: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٦٠٨، الرقم: ٤١٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأطعمة، باب ما كان النبي وأصحابه يأكلون، ٥/٢٠٦٦، الرقم: ٥٠٩٩، والترمذي في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما جاء علام كان يأكل رسول الله ﷺ، ٤/٢٥٠، الرقم: ١٧٨٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب الأكل على الخوان والسفرة، ٢/١٠٩٥، الرقم: ٣٢٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٠، الرقم: ١٢٣٤٧۔

جواب دیا: دستر خوانوں پر۔‘‘

٢/٧٩. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ زُرْعَةَ طَاهِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَاهِرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي وَالِدِي، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الشَّافِعِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللهُ تَعَالَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُسْلِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، وَيَلْبَسُ الصُّوْفَ.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ غلام کی دعوت بھی قبول فرما لیتے تھے، گدھے پر سواری بھی کر لیتے تھے اور صوف کا لباس زیب تن فرما لیتے تھے۔‘‘

٦٩: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٩٧، الرقم: ٣٠۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب آخر، ٣/٣٣٧، الرقم: ١٠١٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب البراءة من الكبر والتواضع، ٢/١٣٩٨، الرقم: ٤١٧٨، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/١٢٩، الرقم: ٢٠٤ (عن أبي موسى رضي الله عنه)، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٢٠، الرقم: ٣٩٨٩، والطيالسي في المسند، ١/٢٨٥، الرقم: ٢١٤٨۔

٣/٧٠. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ طَاهِرٌ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَوْمَ كَلَّمَ اللهُ تَعَالَى مُوْسَى عليه السلام كَانَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ، وَسَرَاوِيْلُ مِنْ صُوْفٍ، وَكِسَاءٌ مِنْ صُوْفٍ، وَكُمَّهُ مِنْ صُوْفٍ، وَنَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ غَيْرِ ذَكِيٍّ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (کوہِ طور) کلام فرمایا تو وہ صوف کا جبہ صوف کی شلوار اور صوف کی چادر جس کی آستینیں بھی صوف کی تھیں زیب تن کئے ہوئے تھے اور آپ کے پاؤں میں گدھے کی کھال کی جوتیاں تھیں جو بغیر دباغت کئے ہوئے چمڑے کی تھیں۔‘‘

٧٠: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ١٠١، ١٠٢، الرقم: ٣٣

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الحاكم في المستدرك على الصحيحين، كتاب الإيمان، ٨١/١، الرقم: ٨٦، وفي تفسير سورة طه، ٤١١/٢، الرقم: ٣٤٣١، وسعيد بن منصور في السنن، ١٥٢/٥، الرقم: ٩٦٠، والبزار في المسند، ٤٠٠/٥، الرقم: ٢٠٣١، والديلمي في مسند الفردوس، ٥٣٠/٥، الرقم: ٨٩٩٠۔

٤/٧١. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو زُرْعَةَ، عَنْ أَبِيهِ الْحَافِظِ الْمَقْدِسِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا، وَلَا يَبْغِي بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی نازل فرمائی۔ تم تواضع اختیار کرو اور کوئی شخص ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی نہ کرے۔‘‘

٥/٧٢. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو زُرْعَةَ إِجَازَةً، عَنِ ابْنِ خَلَفٍ إِجَازَةً، عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقْرِئُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ الْيَمَامِيِّ، عَنْ

٧١: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٠٩، ٤١٠، الرقم: ٢٣٣.
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الأدب المفرد، ١/١٥٣، الرقم: ٤٢٦، والسلمي في آداب الصحبة، ١/٦٤، الرقم: ٥٦.

٧٢: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤١١، ٤١٢، الرقم: ٢٣٦.
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١٠.

سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ رَأْسِ التَّوَاضُعِ أَنْ تُبْدَأَ بِالسَّلَامِ عَلَى مَنْ لَقِيْتَ، وَتَرُدُّ عَلَى مَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ، وَأَنْ تَرْضَى بِالدُّوْنِ مِنَ الْمَجْلِسِ، وَأَنْ لَا تُحِبَّ الْمِدْحَةَ وَالتَّزْكِيَةَ وَالْبِرَّ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اعلیٰ تواضع کی نشانی یہ ہے کہ تم جس سے بھی ملو اُس کو پہلے سلام کرو اور جو تمہیں سلام کرے اُس کا جواب دو۔ مجلس میں کمتر جگہ پر بیٹھنے میں تمہیں عار نہ ہو اور تمہیں یہ خواہش نہ ہو کہ کوئی تمہاری تعریف کرے یا تم خود ستائی کرو یا کوئی تم پر احسان کرے۔‘‘

٦/٧٣. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْخُنَا أَبُو النَّجِيْبِ ضِيَاءُ الدِّيْنِ إِمْلَاءً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْمَالِيْنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الدَاوُدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ الْحَمَوِيُّ السَّرْخَسِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِمْرَانَ عِيْسَى بْنُ عُمَرَ السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ: زَحَمْتُ رَسُوْلَ

٧٣: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٢٧، ٤٢٨، الرقم: ٢٥١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الدارمي في السنن، المقدمة، باب في تواضع رسول الله ﷺ، ١/٤٨، الرقم: ٧٢۔

اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَفِي رِجْلِي نَعْلٌ كَثِيْفَةٌ فَوَطِئْتُ بِهَا عَلَى رِجْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَنَفَحَنِي نَفْحَةً بِسَوْطٍ فِي يَدِهِ وَقَالَ: بِسْمِ اللهِ أَوْجَعْتَنِي. قَالَ: فَبِتُّ لِنَفْسِي لَائِمًا أَقُوْلُ: أَوْجَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَبِتُّ بِلَيْلَةٍ كَمَا يَعْلَمُ اللهُ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا رَجُلٌ يَقُوْلُ: أَيْنَ فُـلَانٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: هٰذَا وَاللهِ الَّذِي كَانَ مِنِّي بِالْأَمْسِ. قَالَ: فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مُتَخَوِّفٌ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ: إِنَّکَ وَطِئْتَ بِنَعْلِکَ عَلَى رِجْلِي بِالْأَمْسِ فَأَوْجَعْتَنِي فَنَفَحْتُکَ نَفْحَةً بِالسَّوْطِ، فَهٰذِهِ ثَمَانُوْنَ نَعْجَةً فَخُذْهَا بِهَا.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’ایک عربی نژاد شخص سے حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ اُس شخص نے کہا: غزوۂ حنین میں حضور نبی اکرم ﷺ کو مجھ سے تکلیف پہنچی وہ اِس طرح کہ میرے بھاری جوتوں سے آپ ﷺ کا مقدس پاؤں دب گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس میں ایک کوڑا تھا آپ ﷺ نے اس سے مجھے ایک ہلکی سی ضرب لگائی اور فرمایا: بسم اللہ تم نے مجھے بہت تکلیف پہنچائی۔ آپ ﷺ کے اِس ارشادِ گرامی کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں رات بھر اپنے آپ کو اس بات پر ملامت کرتا رہا کہ میری وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچی ہے۔ میرا اللہ جانتا ہے میں نے رات کیسے گذاری، جب صبح ہوئی تو ایک شخص آواز لگا رہا تھا: فلاں شخص کہاں ہے؟ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! وہ میں ہی ہوں کہ جس سے کل یہ خطا سرزد ہوئی تھی، اُس نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور میں لرزاں و ترساں آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہی وہ شخص ہو جس نے جوتے سے میرا پاؤں دبا کر مجھے اذیت پہنچائی تھی اور میں نے تمہیں ایک کوڑا مارا تھا؟ اُس کے بدلے میں یہ ۸۰ بھیڑیں ہیں اِنہیں لے جاؤ۔‘‘

اَلصَّبْرُ وَالْعَفْوُ

﴿صبر اور درگزر کرنے کا بیان﴾

١/٧٤. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ طَاهِرٌ، عَنْ أَبِيْهِ الْحَافِظِ الْمَقْدِسِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الصَّرِيْفِيْنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ حُبَابَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ الَّذِي يُعَاشِرُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مومن جو لوگوں کے ساتھ رہن سہن رکھتا ہو اور اُن کی اذیت پر صبر کرتا ہو، اُس مومن شخص سے کہیں بہتر ہے جو لوگوں سے میل جول نہ رکھتا ہو اور نہ اُن کی اذیت پر صبر کرتا ہو۔‘‘

٧٤: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٢٣، الرقم: ٢٤٣۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في شعب الإيمان، ٦/٢٦٦، الرقم: ٨١٠٢، وفي الأربعون الصغرى: ١٦٧، الرقم: ١١٣۔

٢/٧٥. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ضِيَاءُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الكَرُوْخِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا التِّرْيَاقِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْجَرَّاحِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمَحْبُوبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا تَكُوْنُوا إِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ: إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا، وَإِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا، وَلَكِنْ وَطِّنُوْا أَنْفُسَكُمْ، إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوْا، وَإِنْ أَسَاؤُوا فَلَا تَظْلِمُوْا. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! ہر ایک کے پیچھے چلنے والے نادان نہ بن جاؤ کہ کہنے لگو اگر لوگ ہمارے ساتھ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے، بلکہ تم خود کو اس بات کا عادی بناؤ کہ اگر لوگ احسان کریں تو تم بھی احسان کرو اور اگر وہ ظلم کریں تو تم (اُس کے بدلے) ظلم نہ کرو۔''

٧٥: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٤١، ٤٤٢، الرقم: ٢٦٣۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الاحسان والعفو، ٣٦٤/٤، الرقم: ٢٠٠٧، والبزار في المسند، ٢٢٩/٧، الرقم: ٢٨٠٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٣١/٣، الرقم، ٣٨١٢۔

٣/٧٦. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ضِيَاءُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ الْهَرَوِيُّ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ التِّرْيَاقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثنا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيِّ، عَنْ عَبدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَمْ أَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ قَالَ: كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے خادم کو کتنی بار معاف کروں، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزانہ ستر بار۔‘‘

٧٦: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٧٣٤، الرقم: ٥٠٠۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في الصحيح، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في العفو عن الخادم، ٤/٣٣٦، الرقم: ١٩٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق المملوك، ٤/٣٤١، الرقم: ٥١٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٠، الرقم: ١٥٥٧٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٥١، الرقم: ٣٤٥٨۔

اَلْجُوْدُ وَالسَّخَاءُ

﴿فیاضی اور سخاوت کا بیان﴾

۱/۷۷. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْهِ الْحَافِظِ الْمَقْدِسِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِمَامُ جَامِعِ أَصْفَهَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْجُرْجَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُحَمَّدَآبَاذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْبُخْتَرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ ابْنُ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ الْأَشْعَرِيِّيْنَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ وَقَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوْا فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے فرمایا:

۷۷: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٣٥، ٤٣٦، الرقم: ٢٥٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الشركة، باب الشركة في الطعام والنهد والعروض وكيف قسمة، ٢/ ٨٨٠، الرقم: ٢٣٥٤، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل الأشعريين، ٤/ ١٩٤٤، الرقم: ٢٥٠٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٢٤٧، الرقم: ٨٧٩٨، وأبو يعلي في المسند، ١٣/ ٢٩٣، الرقم: ٧٣٠٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ١٣٢، والرقم: ٢٠٢٢٣۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

جب جنگ میں قبیلہ اشعر کے لوگ بہت تنگدست ہو جاتے اور اُن کے اہل و عیال کے لئے کھانے پینے کی تنگی ہو جاتی تو تو ان کے پاس جو کچھ (کھانے کا) سامان ہوتا اُسے وہ ایک چادر میں جمع کر لیتے اور پھر وہ ایک برتن سے اُس کھانے کو مساوی طور پر سب میں تقسیم کر دیتے تھے۔ ایسے لوگ مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں۔‘‘

٢/٧٨. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا ضِيَاءُ الدِّيْنِ أَبُو النَّجِيْبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ، إِمْلَاءً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْمَالِيْنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الدَّاوُدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ السَّرْخَسِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِمْرَانَ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، قَالَ: مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا.

٧٨: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٥٩، ٤٦٠، الرقم: ٢٨٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ٥/٢٢٤٤، الرقم: ٥٦٨٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب ما سئل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم شيأ قط فقال لا، وكثرة عطائه، ٤/١٨٠٥، الرقم: ٢٣١١، والدارمي في السنن، المقدمة، باب في سخاء النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ١/٤٧، الرقم: ٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٧، الرقم: ١٤٣٣٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٩، الرقم: ٣١٨١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٩١، الرقم: ٥٩٧٤، وأبو يعلى في المسند، ٤/٦، الرقم: ٢٠٠١۔

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: إِذَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ وَعَدَ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی ’’نہیں‘‘ ارشاد نہیں فرمایا۔ ابن عیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ موجود نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سوال پورا کرنے کا) وعدہ فرما دیتے۔‘‘

اَلأَدَبُ وَالتَّكْرِيْمُ

﴿ادب وتکریم بجا لانے کا بیان﴾

٧٩/١. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَالِمُ ضِيَاءُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو النَّصْرِ التِّرْيَاقِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنْ نَاصِحٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی کا اپنی اولاد کو اخلاق وتہذیب سکھانا ایک صاع کی مقدار میں صدقہ دینے سے بہتر ہے۔‘‘

٧٩: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٩١، الرقم: ٣٢١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في أدب الولد، ٤/٣٣٧، الرقم: ١٩٥١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٥٠، الرقم: ٧، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٠/٣٥٨، الرقم: ٧٢١، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٩/٦٣۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٢/٨٠. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الثِّقَةُ أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ حَمْدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَافِظُ أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِي قَبِيْلٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيْرَنَا، وَيَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ.

رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے بڑوں کا احترام نہ کیا، ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے علماء کا حق نہ پہچانا۔‘‘

٨٠: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٧٢٢، ٧٢٣، الرقم: ٤٩٤۔
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٣٢٣/٥، الرقم: ٢٢٨٥٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٢٧/١، والمناوي في فيض القدير، ٣٨٩/٥۔

اَلأُخُوَّةُ وَالْفُتُوَّةُ

﴿اُخوت ومودّت کا بیان﴾

١/٨١. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو زُرْعَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا وَالِدِي أَبُو الْفَضْلِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَانَ الْعَدْلُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمّدِ بْنِ مَحْمِشٍ الزِّيَادِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِرْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْكِرْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَلَا إِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَحَابِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوٌ مِنْهُ تَدَاعَى سَائِرُهُ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

٨١: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٧٨، الرقم: ٣٠٩۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رحمة الناس والبهائم، ٥/٢٢٣٨، الرقم: ٥٦٦٥، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، ٤/١٩٩٩، الرقم: ٢٥٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٧٠، الرقم: ١٨٣٩٨، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٢٣٥، الرقم: ٣٨٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٣، الرقم: ٦٢٢٣، وفي شعب الإيمان، ٦/٤٨١، الرقم: ٨٩٨٥۔

’’حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ باہمی محبت و مودت میں مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی سی ہے کہ جب بدن کا ایک حصہ بیمار ہو جاتا ہے تو باقی تمام اعضاء (تکلیف کے باعث) بخار بے خوابی اور بخار میں اس کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔‘‘

٢/٨٢. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَالِمُ ضِيَاءُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ التِّرْيَاقِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تُمَارِ أَخَاكَ، وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی سے بحث اور جھگڑا نہ کرو اور نہ اُس سے ایسا وعدہ کرو جس کے تو خلاف کرے (یعنی پورا نہ کر سکے)۔‘‘

٨٢: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٦٦، الرقم: ٢٩٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في المراء، ٤/٣٥٩، الرقم: ١٩٩٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٤٢، الرقم، ٣٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٣٤٠، الرقم: ٤٨٣١۔

٨٣/٣. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ خَيْرُوْنَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَحَامِلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عُمَرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ كَثِيْرٍ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوْا: مَا هَذَا؟ قَالَ: إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْبِغْضَةَ فَإِنَّهَا هِيَ الْحَالِقَةُ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو بہت زیادہ نمازیں پڑھنے اور صدقہ دینے سے بہتر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلى الله عليك وسلم! وہ کیا ہے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ عمل دو شخصوں کے درمیان صلح کرانا ہے۔ تم بغض سے الگ رہو کیونکہ یہ دین کو برباد کرتا ہے۔‘‘

٨٣: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٧٤٨، الرقم: ٥١٠۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب منه، ٤/٦٦٣، الرقم: ٢٥٠٩، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في إصلاح ذات البين، ٤/٢٨٠، الرقم: ٤٩١٩، ومالك في الموطأ، ٢/٩٠٤، الرقم: ١٦٠٨، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٣/١٤٥۔

٨٤/٤. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو زُرْعَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْبَزَّازُ، قَالَ: أَخْبَرنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ مُحَمّدٍ الْبَغَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ قَالَ لِأَخِيْهِ: جَزَاکَ اللهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے (مسلمان) بھائی سے جَزَاکَ اللهُ خَيْرًا کہا تو اُس نے اللہ تعالیٰ کی کمال تعریف کی۔''

٨٤: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٨٣، الرقم: ٣١٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: عبد الرزاق في المصنف، ٢/٢١٦، الرقم: ٣١١٨، والطبراني في المعجم الصغير، ٢/٢٩١، الرقم: ١١٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤١٥، الرقم: ١٤١٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/١٥٠، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١١/٢٠٢، الرقم: ٥٩٠٦۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

اَلْمِزَاحُ

﴿مزاح کا بیان﴾

١/٨٥. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْعَالِمُ ضِيَاءُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ التِّرْيَاقِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عِيْسَى الْحَافِظُ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَضَّاحِ الْكُوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيْسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التِّيَاحِ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى إِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لِأَخٍ لِي صَغِيْرٍ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟ وَالنُّغَيْرُ عُصْفُوْرٌ صَغِيْرٌ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے ساتھ گھل

٨٥: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٤٩، الرقم: ٢٧٥۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الانبساط إلى الناس وقال ابن مسعود خالط الناس، ٥/٢٢٧٠، الرقم: ٥٧٧٨، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الصلاة على البسط، ٢/١٥٤، الرقم: ٣٣٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب المزاح، ٢/١٢٢٦، الرقم: ٣٧٢٠، وابن حبان في الصحيح، ٦/٢٥١، الرقم: ٢٥٠٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٣٥١، الرقم: ٤٠٤٢۔

مل جاتے تھے، آپ ﷺ اکثر میرے چھوٹے بھائی سے (بطور مزاح) اِرشاد فرماتے: اے ابوعمیر! نُغَیر نے کیا کیا؟ نُغَیر چڑیا کے چھوٹے سے بچے کو کہتے ہیں۔‘‘

٢/٨٦. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ طَاهِرُ ابْنُ الْحَافِظِ الْمَقْدِسِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُطَهَّرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَكِيْمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، احْمِلْنِي عَلَى جَمَلٍ، فَقَالَ: أَحْمِلُكَ عَلَى ابْنِ النَّاقَةِ، قَالَ: أَقُوْلُ لَكَ: احْمِلْنِي عَلَى جَمَلٍ وَتَقُوْلُ أَحْمِلُكَ عَلَى ابْنِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ عليه السلام: فَالْجَمَلُ ابْنُ النَّاقَةِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اُونٹ پر بٹھا دیجئے (مجھے اونٹ عطا کیجئے)۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اُونٹ کے بچے پر سوار کرا دوں گا۔ اُس

٨٦: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٤٦، ٤٤٧، الرقم: ٢٧٠۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في المزاح، ٤/٣٥٧، الرقم: ١٩٩١، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في المزاح، ٤/٣٠٠، الرقم: ٤٩٩٨، والبخاري في الأدب المفرد: ١٠٢، الرقم: ٢٦٨، وأبو يعلى في المسند، ٦/٤١٢، الرقم: ٣٧٧٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٢٦٩، الرقم: ١٨٩٩۔

شخص نے عرض کیا: حضور! میں نے تو اونٹ کی سواری کی درخواست کی ہے اور آپ فرما رہے ہیں کہ تجھے اُونٹنی کے بچہ پر سوار کراؤں گا؟ اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُونٹ بھی تو اُونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔''

٣/٨٧. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْكَرْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ الْحَرْبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الْحَسَنِ بْنُ مِحْصَنٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ، قَالَ: إِنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ بِخَزِيْرَةٍ طَبَخْتُهَا لَهُ وَقُلْتُ لِسَوْدَةَ وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَهَا: كُلِي فَأَبَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: كُلِي فَأَبَتْ، فَقُلْتُ: لَتَأْكُلِنَّ أَوْ لَأُلَطِخَنَّ بِهَا وَجْهَكِ، فَأَبَتْ، فَوَضَعْتُ يَدِي فِي الْخَزِيْرَةِ فَلَطَخْتُ بِهَا وَجْهَهَا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ، فَوَضَعَ فَخِذَهُ لَهَا وَقَالَ لِسَوْدَةَ: اِلْطَخِي وَجْهَهَا، فَلَطَخَتْ بِهَا وَجْهِي، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ أَيْضًا، فَمَرَّ عُمَرُ رضي الله عنه عَلَى الْبَابِ، فَنَادَى يَا عَبْدَ اللهِ، يَا عَبْدَ اللهِ، فَظَنَّ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ سَيَدْخُلَ، فَقَالَ: قُوْمَا فَاغْسِلَا وَجُوْهَكُمَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: فَمَا زِلْتُ أَهَابُ

٨٧: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٤٥٠، الرقم: ٢٧٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبو يعلي في المسند، ٧/٤٤٩، الرقم: ٤٤٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٣١٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٤/٩٠۔

عُمَرَ لِهَيۡبَةِ رَسُوۡلِ اللهِ ﷺ إِيَّاهُ. رَوَاهُ فِي الۡعَوَارِفِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خزیرہ (ایک قسم کا سوپ) لے کر حاضر ہوئی جو کہ میں نے خاص طور پر آپ ﷺ کے لئے پکایا تھا، اُس وقت حضور نبی اکرم ﷺ اُم المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور میرے درمیان تشریف فرما تھے، میں نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تم بھی کھاؤ، اُنہوں نے انکار کیا، میں نے پھر کہا: کھاؤ، اُنہوں نے انکار کیا، تب میں نے کہا کہ تمہیں کھانا پڑے گا ورنہ میں یہ خزیرہ تمہارے منہ پر مل دوں گی۔ اُنہوں نے جب اِس مرتبہ بھی انکار کیا تو میں نے خزیرہ میں ہاتھ ڈالا اور وہ اُن کے چہرے پر مل دیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا اور (حضرت) سودہ (رضی اللہ عنہا) سے اشارے سے فرمایا: تم بھی (حضرت) عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے منہ پر خزیرہ مل دو، چنانچہ اُنہوں نے بھی میرے منہ پر خزیرہ مل دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے پھر تبسم فرمایا۔ اتنے میں دروازے کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے اور آوازیں دینے لگے: اے عبد اللہ، اے عبد اللہ۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو خیال گزرا کہ شاید وہ اندر آئیں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: دونوں (جلدی سے) کھڑی ہو جاؤ اور اپنے منہ دھو ڈالو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اُس وقت سے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ڈرنے لگی۔ کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ بھی اُن کا لحاظ فرماتے تھے۔‘‘

آدَابُ اللِّبَاسِ

﴿ آدابِ لباس کا بیان ﴾

٨٨/١. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو زُرْعَةَ، عَنْ أَبِيْهِ الْحَافِظُ أَبِي الْفَضْلِ الْمَقْدِسِيُّ، قَالَ: أَخْبرنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ الأَدِيْبُ بِنَيْسَابُوْرَ، قَالَ: أَخْبرَ الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيْرَةٌ، فَقَالَ: مَنْ تَرَوْنَ أَكْسُوْ هَذِهِ؟ فَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ائْتُوْنِي بِأُمِّ خَالِدٍ، قَالَتْ: فَأُتِيَ بِي فَأَلْبَسَنِيْهَا بِيَدِهِ وَقَالَ: أَبْلِي وَأَخْلِقِي، يَقُوْلُهَا مَرَّتَيْنِ، وَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمٍ فِي الْخَمِيْصَةِ أَصْفَرَ وَأَحْمَرَ وَيَقُوْلُ: يَا أُمَّ

٨٨: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ١٥٨، ١٥٩، الرقم: ٦٠ـ

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب اللباس، باب ما يدعى لمن لبس ثوبا جديدا، ٢١٩٨/٥، الرقم: ٥٥٠٧، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٧٢/٢، الرقم: ٢٣٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٩٤/٢٥، الرقم: ٢٤٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٨٢/٥، الرقم: ٦٢٨٩ـ

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

خَالِدٍ، هَذَا سَنَا وَالسَّنَا هُوَ الْحَسَنُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’حضرت اُم خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں کچھ کپڑے (لباس) پیش کئے گئے۔ اُس میں سے ایک چھوٹی سیاہ چادر (خمیصہ) بھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے میں یہ کسے پہناؤں گا؟ یہ سن کر حاضرین خاموش ہو گئے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُم خالد کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ میں حاضر خدمت ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے مجھے وہ کملی پہنائی اور دو بار فرمایا: اِس کو پہنو اور بوسیدہ ہونے تک استعمال کرو اور آپ ﷺ اُس کملی میں موجود سرخ اور زرد دھاریوں کو دیکھنے لگے پھر فرمایا: اے ام خالد! یہ سَنَا ہے اور سَنَا حبشہ کی زبان میں خوبصورت کو کہتے ہیں۔‘‘

اَلسَّمَاعُ

﴿سماع کا بیان﴾

١/٨٩. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ طَاهِرُ بْنُ أَبِي الْفَضْلِ، عَنْ أَبِيْهِ الْحَافِظِ الْمَقْدِسِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْخَوَافِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ وَثَّابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضی الله عنه دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ وَتَضْرِبَانِ بِدُفَّيْنِ، وَرَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم مُسَجًّى بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم عَنْ وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَقَالَ: دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيْدٍ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُوْنَ أَنَا أَسْأَمُ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

’’اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اُن

٨٩: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٣٠١، الرقم: ١٦٩۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ٦٠٨/٢، الرقم: ٨٩٢، وابن حبان في الصحيح، باب اللعب واللهو، ١٧٧/١٣، الرقم: ٥٨٦٨۔

کے گھر تشریف لائے، اُس وقت دو بچیاں آپ کے سامنے گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں اور حضور نبی اکرم ﷺ بھی اُس وقت چادر مبارک اُوڑھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (بچیوں کو) جھڑکا۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے چہرۂ انور سے چادر مبارک ہٹا کر فرمایا: اے ابوبکر! اِن بچیوں کو رہنے دو (یعنی انہیں گانے دو) کہ یہ عید کا دن ہے۔

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ وہ مجھے اپنی چادر (مبارک) میں چھپائے ہوئے تھے اور میں اُن حبشیوں کو دیکھتی رہی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ میں اتنی دیر تک اُنہیں دیکھتی رہی کہ حتی کہ میں خود اُکتا گئی (تھک گئی)۔ (یعنی حضور ﷺ نے دیکھنے سے نہیں ہٹایا)''

فَضِيْلَةُ الْمَوْتِ فِي السَّفَرِ

﴿حالتِ سفر میں موت کی فضیلت کا بیان﴾

٩٠/١. عَنِ السُّهْرَوَرْدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ ابْنُ أَبِي الْفَضْلِ الْحَافِظُ الْمَقْدِسِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُوْ مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَقِيْهُ الأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَرَّشِيْذَ قَوْلَهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُيَيُّ بنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ، قَالُوْا: وَلِمَ ذٰلِکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيْسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطَعِ أَثَرِهِ مِنَ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ فِي الْعَوَارِفِ.

٩٠: أخرجه السهروردي في عوارف المعارف: ٢٠٣، ٢٠٤، الرقم: ٩٧۔
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: النسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الموت بغير مولده، ٤/٧، الرقم: ١٨٣٢، وفي السنن الكبرى، ١/٦٠٢، الرقم: ١٩٥٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٤٤، الرقم: ٤٧٣٧، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٩٩، الرقم: ٥٢١، والمناوي في فيض القدير، ٢/٣٣٦۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا مدینہ منورہ میں جہاں اُس کی پیدائش ہوئی تھی اُسی جگہ پر انتقال ہوگیا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور پھر فرمایا: کاش! یہ شخص اپنے مولد کی بجائے کہیں اور فوت ہوتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اِس میں کیا مصلحت ہے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کہیں اور وفات پاتا ہے تو اُس کے جائے ولادت سے جائے وفات تک کی تمام جگہ پیمائش کر کے اُسے جنت میں عطا کر دی جاتی ہے۔‘‘

مَصَادِرُ التَّخْرِيْج

١. **القرآن الحکیم۔**

٢. ابن اثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (٥٥٥۔٦٣٠ھ/١١٦٠۔١٢٣٣ء)۔ **اللباب في تهذيب الأنساب۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ٢٠٠٠ء۔

٣. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٤. اَزدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبيب۔** بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ١٤١٥ھ۔

٥. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد۔** بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٦. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **التاريخ الكبير۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٧. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٨. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠۔٢٩٢ھ/ ٨٢٥۔٩٠٥ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٩. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ الأربعون الصغری۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۸ء۔

١٠. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ الزهد الکبیر۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ١٩٩٦ء۔

١١. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

١٢. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

١٣. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ المدخل إلی السنن الکبری۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ١٤٠٤ھ۔

١٤. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠-٢٧٩ھ/ ٨٢٥-٨٩٢ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

١٥. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠-٢٧٩ھ/ ٨٢٥-٨٩٢ء)۔ الشمائل المحمدیة والخصائص المصطفویة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ١٤١٢ء۔

١٦. جرجانی، ابو قاسم حمزہ بن یوسف (٤٢٨ھ)۔ تاریخ جرجان۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ١٤٠١ھ/١٩٨١ء۔

١٧. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣۔ ٢٣٠ھ/ ٧٥٠۔ ٨٤٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

١٨. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١۔ ٤٠٥ھ/ ٩٣٣۔ ١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

١٩. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد التمیمی (٢٧٠۔ ٣٥٤ھ/ ٨٨٤۔ ٩٦٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

٢٠. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد التمیمی (٢٧٠۔ ٣٥٤ھ/ ٨٨٤۔ ٩٦٥ء)۔ **المجروحین**۔ حلب، شام: دار الوعی، ١٣٩٦ھ۔

٢١. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **تلخيص الحبير في أحاديث الرافعي الكبير**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ١٣٨٤ھ/ ١٩٦٤ء۔

٢٢. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

٢٣. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة**۔ طبع الہند، ١٣٤٨ھ۔

٢٤. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٢٥. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **لسان الميزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٢٦. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **المعجم المفهرس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٨ھ۔

٢٧. ابن حزم، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (٣٨٤۔٤٥٦ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٤ء)۔ **الإحكام في أصول الأحكام**۔ فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتعریف، ١٤٠٤ھ۔

٢٨. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ٩٧٥ھ)۔ **كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٢٩. حسینی، ابراہیم بن محمد (١٠٥٤۔١١٢٠ھ)۔ **البيان والتعريف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠١ھ۔

٣٠. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول في أحاديث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٩٢ء۔

٣١. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن إسحاق (٢٢٣۔٣١١ھ/٨٣٨۔٩٢٤ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/ ١٩٧٠ء۔

٣٢. خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢۔ ٤٦٣ھ/ ١٠٠٢۔١٠٧١ء)۔ **تاريخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٣٣. خوارزمی، ابو المؤید محمد بن محمود (٥٩٣۔٦٦٥ھ)۔ **جامع المسانيد**۔ بیروت، لبنان۔

٣٤. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١-٢٥٥ھ/٧٩٧-٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٣٥. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مهدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥ھ/٩١٨-٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/ ١٩٦٦ء۔

٣٦. ابو داود، سلیمان بن اشعث سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ/٨١٧-٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٣٧. دیلمی، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (٤٤٥-٥٠٩ھ/ ١٠٥٣-١١١٥ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٦ء۔

٣٨. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (٦٧٣-٧٤٨ھ)۔ **سير أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٣ھ۔

٣٩. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (٦٧٣-٧٤٨ھ)۔ **معجم شيوخ الذهبي**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ۔

٤٠. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (٦٧٣-٧٤٨ھ)۔ **ميزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

٤١. ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (١٦١-٢٣٧ھ/٧٧٨-٨٥١ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٤٢. ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (٧٣٦-٧٩٥ھ)۔ **جامع العلوم والحكم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٨ھ۔

٤٣. زرکلی، خیر الدین الزرکلی۔ **الأعلام**۔ بیروت، لبنان: دار العلم للملایین، ۱۹۸۰ء۔

٤٤. زیلعی، جمال الدین عبد اللہ بن یوسف بن محمد (۷٦۲ھ)۔ **تخریج الأحادیث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب: دار ابن خزیمہ، ۱٤۱٤ھ۔

٤٥. سبکی، تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ بن تمام انصاری (٦۸۳۔۷۵٦ھ/۱۲۸٤۔۱۳۵۵ء)۔ **طبقات الشافعیہ**۔ قاہرہ، مصر: فیصل عیسی البابی الحلبی، ۱۳۸۳ھ/۱۹٦٤ء۔

٤٦. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱٦۸۔۲۳۰ھ/۷۸٤۔۸٤۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

٤۷. سعید بن منصور، ابو عثمان الخراسانی، (۲۲۷ھ)۔ **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ۱٤۱٤ھ۔

٤۸. سلمی، ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین (۳۲۵-٤۱۲ھ)۔ **آداب الصحبة**۔ طنطا، مصر: دار الصحابہ للتراث، ۱٤۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

٤۹. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹۔۹۱۱ھ/۱٤٤۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة۔

۵۰. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹۔۹۱۱ھ/۱٤٤۵۔۱۵۰۵ء)۔ **شرح سنن ابن ماجه**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

۵۱. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹۔۹۱۱ھ/۱٤٤۵۔۱۵۰۵ء)۔ **المنجم في المعجم**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۹۹۵ء۔

٥٢. شہاب الدین، ابو حفص عمر بن محمد بن عبد اللہ ابن عبد اللہ عمویہ ابنِ سعد بن حسین بن القاسم السُّہرَوردی (٥٣٩-٦٣٢ھ)۔ **عوارف المعارف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٩ء۔

٥٣. شہاب الدین، ابو حفص عمر بن محمد بن عبد اللہ ابن عبد اللہ عمویہ ابنِ سعد بن حسین بن القاسم السُّہرَوردی (٥٣٩-٦٣٢ھ)۔ **عوارف المعارف**۔ قاہرہ، مصر: دار المعارف۔

٥٤. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/ ٧٧٦-٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٥٥. صفدی، صلاح الدین خلیل بن ایبک، (٧٦٤ھ)۔ **الوافي بالوفیات**۔ بیروت، لبنان، دار إحیاء التراث العربی۔

٥٦. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤-٣١٠ھ/٨٣٩-٩٢٣ء)۔ **جامع البیان عن تأویل أي القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

٥٧. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

٥٨. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٥٩. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٦٠. طیالسی، ابوداود سلیمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٤ھ/٧٥١-٨١٩ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٦١. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/٩٧٩-١٠٧١ء)۔ التمهيد۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلاميه، ١٣٨٧ھ۔

٦٢. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

٦٣. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/٧٤٤-٨٢٦ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٦٤. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩-٥٧١ھ/١١٠٥-١١٧٦ء)۔ تاريخ مدينة دمشق (المعروف بـ: تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

٦٥. عمر کحالہ، عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، بیروت، لبنان، دار احیاء التراث العربی

٦٦. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠-٣١٦ھ/٨٤٥-٩٢٨ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٦٧. قرشی، عبد بن محمد ابو بکر، (٢٠٨-٢٨١ھ)۔ مکارم الأخلاق۔ القاھرہ، مصر: مکتبۃ القرآن، ١٤١١ھ/١٩٩٠ء

٦٨. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوين في أخبار قزوين۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

٦٩. قضاعی، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ مسند الشهاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

۷۰. ابن کثیر، ابو الفداء اِسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷٤ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱٤۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۷۱. لالکائی، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ٤۱۸ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱٤۰۲ھ۔

۷۲. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲٤۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۷۳. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱٤۰٦ھ/۱۹۸٥ء۔

۷٤. ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳٦۔۷۹۸ء)۔ **کتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۷٥. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤۔۷٤۲ھ/۱۲٥٦۔۱۳٤۱ء)۔ **تهذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱٤۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۷٦. مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰٦۔۲٦۱ھ/ ۸۲۱۔ ۸۷٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۷۷. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤۱۔٦۰۰ھ)۔ **الأحادیث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضة الحدیثیہ، ۱٤۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۷۸. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹٥۲۔

١٠٣١ھ/١٠٤٥۔١٦٢١ء)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

٧٩. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١۔٦٥٦ھ/ ١١٨٥۔١٢٥٨ء)۔ **الترغيب والترهيب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

٨٠. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥۔٣٠٣ھ/ ٨٣٠۔٩١٥ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

٨١. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ/ ٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

٨٢. ابن نقطہ، ابو بکر محمد بن عبد الغنی۔ **تكملة الإكمال**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: جامعہ اُم القری، ١٤١٠ھ۔

٨٣. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١۔٦٧٧ھ/١٢٣٣۔١٢٧٨ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٨٤. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١۔٦٧٧ھ/١٢٣٣۔١٢٧٨ء)۔ **شرح صحيح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/١٩٥٦ء۔

٨٥. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/ ١٣٣٥۔١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٨٦. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٨٧. یاقوت بغدادی، یاقوت بن عبد اللہ ابو عبداللہ (م ٦٢٦ھ)۔ معجم البلدان۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٨٨. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/٨٢٥-٩١٩ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش